e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 63 Sunday , November 29 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۶) شمارہ نمبر(۶۳) لکھنؤ، بروز اتوار ۲۹-نومبر ۲۰۲۶ء، مطابق ۱۸/ جمادی الثانی-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

راہل گاندھی 10 دسمبر کو سہارنپور سے انتخابی مہم کا آغاز کریں گے

سہارنپور، 28 نومبر (یو این آئی) لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی 10 دسمبر کو اقلیتوں اور دلتوں کی اکثریت والے مغربی اتر پردیش کے سہارنپور سے اسمبلی انتخابات کی مہم کا آغاز کریں گے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ لوک سبھا انتخابات میں کانگریس پارٹی نے سہارنپور کی نشست جیت کر اپنی بڑھتی ہوئی سیاسی طاقت کا مظاہرہ کیا تھا۔ کانگریس قیادت نے حال ہی میں عمران مسعود کو ریاستی کانگریس کا کارگزار صدر مقرر کیا ہے۔ عمران مسعود نوجوان مسلمانوں میں گہرا اثر ورسوخ رکھتے ہیں اور سیاسی طور پر کافی سرگرم ہیں۔ دو روز قبل ہی کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے راہل گاندھی کی خطابت، جدوجہد اور سرگرمیوں کی تعریف کر چکے ہیں۔ مغربی اتر پردیش میں کانگریس پارٹی عمران مسعود کو آگے کرکے سماجوادی پارٹی پر زیادہ سے زیادہ نشستیں حاصل کرنے کے لیے دباؤ بنا رہی ہے۔

دہلی-این سی آر: گھنے کہرے کے ساتھ آلودگی میں اضافہ

دہلی-این سی آر میں سردی کا اثر اب دھیرے دھیرے بڑھنے لگا ہے۔ ہفتہ کی صبح لوگوں کی روزمرہ سرگرمیوں کا آغاز ہلکے کہرے کے درمیان ہوا۔ ہندوستانی محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) کی پیش گوئی اور تازہ اعداد وشمار کے مطابق درجہ حرارت میں مسلسل کمی اور موسم کے بدلتے مزاج کے باعث جلد ہی لوگوں کو شدید سردی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق 28 نومبر کو دہلی میں کم سے کم درجہ حرارت 9 ڈگری سیلسیس درج کیا گیا، جبکہ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 25 ڈگری سیلسیس کے آس پاس رہنے کا امکان ہے۔ ہوا میں نمی کی مقدار بھی زیادہ ہے جو صبح کے وقت 95 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ محکمہ موسمیات نے آئندہ چند دنوں کے لیے ’کہرے‘ کا الرٹ جاری کیا ہے۔ آئی ایم ڈی سے دستیاب معلومات کے مطابق 29 اور 30 نومبر کو درمیانے درجے کا کہرا چھائے رہنے کا امکان ہے۔ ان دنوں کم سے کم درجہ حرارت 10 ڈگری سیلسیس تک رہ سکتا ہے۔

حدبندی بل کے خلاف انڈیا اتحاد متحد، مخالفت کا فیصلہ

خواتین کو موجودہ 543 نشستوں پر ہی 33 فیصد ریزرویشن دیا جائے، حدبندی کے نام پر ریاستوں کی سیاسی نمائندگی سے چھیڑ چھاڑ قبول نہیں: اپوزیشن

جس داغی الیکشن کمیشن نے کروڑوں لوگوں کو ووٹر لسٹ سے ہٹایا، اسی کو حدبندی کی ذمہ داری سونپی جارہی: کھرگے

میٹنگ کے بعد کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے کچھ اہم نکات سامنے رکھے اور بل سے متعلق تشویش کا بھی اظہار کیا۔ انھوں نے کہا کہ ”جس داغی الیکشن کمیشن نے ملک کے کروڑوں لوگوں کو ووٹر لسٹ سے ہٹایا ہے، اسے ہی حدبندی کی ذمہ داری سونپی جارہی ہے۔ یہ ہمیں بالکل بھی قبول نہیں ہے۔“ کھڑگے کا کہنا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار خود کٹہرے میں کھڑے ہیں اور انہی کی قیادت میں حدبندی ہوگی تو مزید بے ضابطگیاں دیکھنے کو ملیں گی۔ وہ کہتے ہیں کہ ”جب ووٹ چوری کے لیے حکم الیکشن کمیشن سے جاتا ہے، تو حدبندی میں یہ لوگ کچھ بھی کرسکتے ہیں۔“

نئی دہلی (ایجنسی) اپوزیشن جماعتوں کے انڈیا اتحاد نے حدبندی سے متعلق آئینی ترمیمی بل کی متحد ہوکر سختی سے مخالفت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انڈیا اتحاد کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ خواتین کے لیے ریزرویشن فوری طور پر لوک سبھا کی موجودہ نشستوں کی بنیاد پر نافذ کیا جائے اور حدبندی کے نام پر ریاستوں کے درمیان نمائندگی کے توازن کو تبدیل نہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ لوک سبھا کی نشستوں میں اضافے کی تجویز میں درج فہرست ذاتوں (ایس سی) اور درج فہرست قبائل (ایس ٹی) کے لیے ریزرویشن اور ان کی سیاسی نمائندگی کے حوالے سے بل میں کوئی واضح انتظام نہیں کیا گیا ہے۔ مجوزہ نظام میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی سیاسی نمائندگی سے متعلق آئینی دفعات کو نظرانداز کیا جارہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ آئین کے آرٹیکل 330 کے تحت محفوظ نشستوں اور آبادی کے تناسب سے متعلق سوالات پر بھی سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حدبندی کی بنیاد مردم شماری کے نئے اعداد وشمار ہونے چاہئیں۔

کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کے مطابق اتحاد کے رہنماؤں کا یہ بھی کہنا تھا کہ خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن دینے کے لیے حدبندی کی شرط عائد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ریزرویشن لوک سبھا کی موجودہ 543 نشستوں پر ہی فوری طور پر نافذ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ریاستوں کے درمیان لوک سبھا کی نشستوں میں نمائندگی کا موجودہ تناسب آئندہ 25 برسوں تک برقرار رکھا جانا چاہیے، تاکہ کسی بھی ریاست کے ساتھ ناانصافی نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ تمام جماعتوں نے مشترکہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ مودی حکومت کی جانب سے لایا جانے والا آئینی ترمیمی بل جمہوریت کے لیے ایک بڑا خطرہ ہے اور اتحاد اس کی مخالفت کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس بل کی مخالفت کے پیچھے کئی اہم وجوہات ہیں۔ مسٹر کھرگے نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے پہلے 400 پار کا نعرہ دیا تھا، جسے ملک کے عوام نے ناکام بنا دیا۔ اب لوک سبھا کی رکنیت بڑھا کر 850 کرنے کے ذریعے ہمیشہ اقتدار میں رہنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت حدبندی کی آڑ میں ملک کے جمہوری نظام اور ریاستوں کی سیاسی نمائندگی کو متاثر کرنا چاہتی ہے۔ مسٹر کھرگے نے کہا کہ حکومت نے اپریل میں بھی آئینی ترمیمی بل منظور کرانے کی کوشش کی تھی، لیکن اسے دو تہائی اکثریت حاصل نہیں ہوسکی تھی۔ اب حکومت سیاسی جماعتوں کو توڑ کر اور اپوزیشن میں پھوٹ ڈال کر اپنی اکثریت حاصل کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ انہوں نے ترنمول کانگریس، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی اور شیوسینا میں ہونے والی تقسیم کا ذکر کرتے ہوئے اسے اپوزیشن جماعتوں کو کمزور کرنے کی سیاسی کوشش قرار دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت کا مقصد پارلیمنٹ کے جمہوری ڈھانچے کو کمزور کرنا ہے۔ چین کے پارلیمانی نظام کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے پارلیمانی نظام کو اس سمت لے جانے کی کوشش نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے نظریات اور منواسمرتی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آئین کی بنیادی روح اور جمہوری اقدار کا تحفظ کرنا اپوزیشن کی ذمہ داری ہے۔

میٹنگ میں مسٹر کھرگے کے علاوہ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی، ترنمول کانگریس کے ابھیشیک بنرجی اور ڈیرک اوبرائن، راشٹریہ جنتادل کے منوج کمار جھا اور ابھے کشواہا، سماجوادی پارٹی کے رام جی لال سمن، مارکسوادی کمیونسٹ پارٹی کے اے رحیم، بھارتیہ کمیونسٹ پارٹی کے پی سنتوش کمار، انڈین یونین مسلم لیگ کے ای ٹی محمد بشیر، ریولوشنری سوشلسٹ پارٹی کے این کے پریم چندرن، نیشنل کانفرنس کے چودھری محمد رمضان، شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے اروند ساونت، جھارکھنڈ مکتی مورچہ کے بیدیا ناتھ رام اور آزاد راجیہ سبھا رکن کپل سبل سمیت دیگر رہنما شریک ہوئے۔ میٹنگ میں کانگریس رہنما پرینکا گاندھی واڈرا، کے سی وینوگوپال، جے رام رمیش، پون کھیڑا، سید ناصر حسین، پرمود تیواری اور گورو گوگوئی بھی موجود تھے۔ ذرائع کے مطابق میٹنگ میں ڈی ایم کے، عام آدمی پارٹی اور بیجو جنتا دل کو بھی مدعو کیا گیا تھا، لیکن ان کا کوئی نمائندہ شریک نہیں ہوا۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) کی سپریا سولے بھی اجلاس میں موجود نہیں تھیں۔

خواتین سے کیا گیا وعدہ پورا کرنے کیلئے ہم پُرعزم ہیں

پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس سے قبل پی ایم مودی نے کہا، حوصلے بلند، ہمت اٹل اور ارادے مضبوط ہیں

نئی دہلی: (ایجنسی) وزیراعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز کہا کہ ان کی حکومت خواتین کے تحفظات (ریزرویشن) سے متعلق اپنا وعدہ ”پورا کرنے کے لیے پُرعزم“ ہے، اور اس کی مخالفت کرنے والے پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں میں زیادہ نمائندگی حاصل کرنے سے ”خواتین کو نہیں روک سکیں گے“۔ ان کا یہ بیان پیر کے روز پارلیمنٹ کا اجلاس دوبارہ شروع ہونے سے قبل سامنے آیا ہے۔ یہ خصوصی اجلاس 3 دسمبر تک جاری رہنے کی توقع ہے، جس میں بڑے پیمانے پر یہ امکان ظاہر کیا جارہا ہے کہ حکومت لوک سبھا کی نشستوں کی تعداد بڑھا کر 850 تک کرتے ہوئے حلقہ بندیوں (ڈی لیمیٹیشن) اور خواتین کے 33 فیصد ریزرویشن کو آپس میں جوڑنے والی ایک آئینی ترمیم کو دوبارہ بحال کرے گی۔

’ایکس‘ پر شیئر کی گئی ایک پوسٹ اور ویڈیو میں وزیراعظم نے کہا کہ خواتین کا ریزرویشن ایک ایسا معاملہ ہے جس کی وہ طویل عرصے سے پیروی کر رہے ہیں اور گزشتہ برسوں کے دوران متعدد خواتین نے یہ مطالبہ اٹھایا ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ ”ہم نے اپنی ناری شکتی سے ایک وعدہ کیا تھا، اور ہم اسے پورا کرنے کے لیے پُرعزم ہیں۔“ ویڈیو میں انہوں نے کہا کہ ”خواتین کا ریزرویشن ایک ایسی لڑائی ہے جو میں طویل عرصے سے لڑ رہا ہوں۔ بہت سی خواتین نے یہ مسئلہ اٹھایا ہے۔ مجھے ملک کی تمام خواتین کی دعائیں حاصل ہیں۔ ہم اس کی راہ میں حائل ہر رکاوٹ کو شکست دیں گے۔ وہ تمام جماعتیں جو اس کی مخالفت کررہی ہیں، وہ خواتین ریزرویشن بل کو کبھی نہیں روک پائیں گی۔“ ملک بھر کی خواتین کے ساتھ اپنی ملاقاتوں اور بات چیت کو یاد کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا کہ بہت سی خواتین نے ذاتی طور پر ان کے سامنے یہ معاملہ اٹھایا تھا، جبکہ کئی دیگر خواتین نے اپنے خدشات کے بارے میں انہیں خطوط بھی لکھے تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ جانتے ہیں کہ حکومت کو ملک کی 100 فیصد ناری شکتی کی دعائیں حاصل ہیں اور انہوں نے ہر خاتون کو یقین دلایا کہ خواتین کے ریزرویشن کی راہ میں حائل تمام رکاوٹیں دور کر دی جائیں گی۔ وزیراعظم نے کہا کہ ”ہمارا اعتماد بلند ہے، ہمارا حوصلہ غیر متزلزل ہے اور ہمارا عزم پختہ ہے۔“

ڈی ایم کے نے کی حدبندی بل کی حمایت، شاہ سے بھی ملاقات

لوک سبھا میں اپوزیشن کی نشستوں میں ردوبدل، ڈی ایم کے کی نشستیں انڈیا اتحاد سے الگ، سپریہ سولے کی جگہ بھی بدلی

حدبندی بل کی حمایت کے بدلے سپریہ سولے کو مرکزی وزارت ملنے کا دعویٰ

نئی دہلی: شرد پوار کی قیادت والی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی-ایس پی) مبینہ طور پر ڈی لمیٹیشن بل کی حمایت کرے گی۔ اس کے بدلے پارٹی کی رکن پارلیمنٹ سپریہ سولے کو مرکزی کابینہ میں وزیر بنایا جاسکتا ہے۔ این ڈی ٹی وی نے ذرائع کے حوالے سے یہ دعویٰ کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق پارٹی نے مہاراشٹر حکومت میں بھی ایک کابینی وزیر اور دو وزرائے مملکت کے عہدوں کا مطالبہ کیا ہے۔ پارٹی کے رکن اسمبلی جتیندر آہواڑ نے جمعہ کو کہا تھا کہ شرد پوار سے تبادلۂ خیال کے بعد ڈی لمیٹیشن بل کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

نئی دہلی: (ایجنسی) ڈی لمیٹیشن بل کے معاملے میں دراوڑ منیترا کژگم (ڈی ایم کے) نے مرکزی حکومت کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے کے بعد پارٹی کے کئی ارکان پارلیمنٹ نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ ملاقات میں ڈی ایم کے کی رکن پارلیمنٹ کنیموژی اور اے راجا بھی شامل تھے۔ ملاقات کے بعد کنیموژی نے کہا کہ پارٹی نے بل کے حوالے سے حکومت کے سامنے جو شرائط اور مطالبات رکھے تھے، انہیں مجوزہ بل میں شامل کرلیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے ڈی ایم کے نے اس کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کنیموژی نے بتایا کہ ڈی ایم کے سربراہ ایم کے اسٹالن نے ہفتہ کی صبح پارٹی کے ارکان پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کیا تھا، جس میں ڈی لمیٹیشن بل کے حوالے سے پارٹی کا موقف طے کیا گیا۔ اجلاس کے بعد پارٹی نے بل کی حمایت کا اعلان کیا اور اپنے فیصلے سے وزیر داخلہ امت شاہ کو آگاہ کرنے کے لیے ارکان پارلیمنٹ ان کی رہائش گاہ پہنچے۔

وہیں پارلیمنٹ کے اجلاس سے قبل لوک سبھا میں اپوزیشن جماعتوں کے ارکان کی نشستوں کے انتظام میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ لوک سبھا سکریٹریٹ نے ڈی ایم کے اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) سمیت کئی جماعتوں کے ارکان پارلیمنٹ کی نشستیں تبدیل کردی ہیں۔ اب ڈی ایم کے کے ارکان پارلیمنٹ انڈیا اتحاد کے دیگر ارکان سے الگ بیٹھیں گے۔ یہ تبدیلی ایسے وقت میں کی گئی ہے جب ڈی ایم کے نے مرکزی حکومت کے ترمیم شدہ ڈی لمیٹیشن بلوں کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے سے پارلیمنٹ کے اس اجلاس میں حکومت کو ضروری دو تہائی اکثریت حاصل کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

لوک سبھا سکریٹریٹ کی 28 نومبر 2026 کی فہرست کے مطابق مجموعی طور پر 97 ارکان پارلیمنٹ کے نشستوں یا ڈویژن نمبروں میں تبدیلی کرتے ہوئے نئے نمبر الاٹ کیے گئے ہیں یا پرانے نمبروں کو دوبارہ مختص کیا گیا ہے۔ اس تبدیلی میں این سی پی (شرد چندر پوار) کی رکن پارلیمنٹ سپریہ سولے کی نشست بھی شامل ہے۔ انہیں اب ڈی ایم کے کی کنیموژی اور دیانیدھی مارن کے ساتھ بیٹھنے کی جگہ دی گئی ہے۔ ڈی ایم کے نے اسی سال کے اوائل میں انڈیا اتحاد سے الگ ہونے کے بعد لوک سبھا میں علیحدہ نشستوں کا مطالبہ کیا تھا۔ پارٹی کی رکن پارلیمنٹ کنیموژی نے مئی میں لوک سبھا سکریٹریٹ کو خط لکھ کر نشستیں الگ کرنے کی درخواست کی تھی۔

تمل ناڈو میں کانگریس کی جانب سے ڈی ایم کے سے تعلقات ختم کرکے حکومت سازی میں وجے کی پارٹی تملگا ویٹری کژگم (ٹی وی کے) کی حمایت کرنے کے بعد دونوں جماعتوں کے درمیان دوریاں بڑھ گئی تھیں۔ اس کے بعد ڈی ایم کے نے لوک سبھا میں الگ بیٹھنے کا مطالبہ کیا تھا۔ ہفتہ کو چنئی میں ایم کے اسٹالن کی صدارت میں منعقدہ اجلاس میں پارٹی نے ترمیم شدہ ڈی لمیٹیشن بلوں کی حمایت کے حق میں قرارداد بھی منظور کی۔

یوگی حکومت میں یوپی پستی سے نکل کر ترقی کی بلندیوں پر پہنچا: نائب صدر

کاشی تمل سنگمم 5.0 کا افتتاح، یہ سنگمم سناتن روایتوں کا جشن بن گیا ہے: سی ایم یوگی

وارانسی (یو این آئی) کاشی کے نمو گھاٹ پر کاشی تمل سنگمم 5.0 کا افتتاح نائب صدر جمہوریہ سی پی رادھا کرشنن نے کیا۔ نائب صدر جمہوریہ سی پی رادھا کرشنن نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے ساتھ ان کا کئی برس پرانا تعلق ہے۔ پارلیمنٹ میں دونوں ایک دوسرے کی باتیں سنتے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش کبھی زوال کی جانب بڑھ رہا تھا، لیکن آج وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں ترقی کی بلندیوں کی طرف گامزن ہے۔ یوگی حکومت میں نہ صرف رام مندر کی تعمیر ہوئی ہے بلکہ رام راج کے تصور کو بھی حقیقت کا روپ دیا گیا ہے۔ کاشی تمل سنگمم 0.5 کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی دعوت پر انہوں نے چھوٹی دیوالی کے موقع پر ایودھیا میں منعقدہ دیپوتسو میں شرکت کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ آج اتر پردیش میں خواتین کہیں بھی محفوظ طریقے سے آ جا سکتی ہیں۔ ریاست ملک کی تیسری سب سے بڑی معیشت بن چکی ہے اور سال 2029 تک ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت کے طور پر ابھرے گی۔ انہوں نے مرکزی وزیر تعلیم پرہلاد جوشی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے کاموں سے ہمیشہ ایک الگ شناخت قائم کرتے ہیں۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ تمل ناڈو سے آنے والے ہر شخص کی 2 خاص خواہشات ہوتی ہیں۔ پہلی کاشی کے روحانی ماحول کو محسوس کرنا اور دوسری بابا وشوناتھ کے درشن کرنا۔ مسٹر رادھا کرشنن نے کہا کہ تمل زبان بولنے والوں کے دلوں میں کاشی کا ایک خاص مقام ہے۔ کاشی اور تمل ناڈو کے درمیان صدیوں پرانے ثقافتی اور روحانی تعلقات رہے ہیں۔ تمل ناڈو سے آئے ہوئے جولاہوں نے بھی کبھی کاشی کو اپنا جائے روزگار بنایا تھا۔

وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا ہے کہ کاشی تمل سنگمم سناتن روایتوں کا جشن بن گیا ہے۔ یہاں زبانیں اگرچہ الگ الگ ہیں، لیکن سب کے جذبات اور ثقافت ایک ہیں۔ یہی وزیر اعظم نریندر مودی کے ایک بھارت، شریشٹھ بھارت کے عزم کا مقصد ہے۔ کاشی تمل سنگمم 0.5 کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے ماں گنگا کے مقدس کنارے واقع کاشی میں تمل ناڈو سے آئے تمام شرکا کا استقبال کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس بار تمل زبان کی علمی روایت سے جڑنے کا موقع ملا ہے۔ تمل ناڈو سے آئے مہمان کاشی کے ساتھ پریاگ راج اور ایودھیا کی بھی سیر کریں گے۔ یوگی نے کہا کہ سنگمم کا مطلب صرف دریاؤں کی لہروں کا آپس میں ملنا نہیں، بلکہ ایک دوسرے کی روایتوں کو آگے بڑھانا بھی ہے۔ کاشی اور تمل ناڈو نے صدیوں سے ایک دوسرے کی ثقافتی اور روحانی روایتوں کو زندہ رکھا ہے۔ آج بھی کاشی کے گھاٹوں پر تمل ناڈو کی زندہ دل ثقافت کی جھلک دیکھنے کو ملتی ہے۔

انتخاب لڑنے کے لیے عمر کم کرنے کا مطالبہ سپریم کورٹ سے مسترد

نئی دہلی۔ (ایجنسی) سپریم کورٹ نے انتخاب لڑنے کے لیے عمر کم کرنے کا مطالبہ کرنے والی عرضی پر سماعت سے انکار کردیا ہے۔ وکیل نے کہا کہ یہ ایک اہم معاملہ ہے۔ 61ویں آئینی ترمیم کے ذریعے ووٹ دینے کی عمر 21 برس سے گھٹا کر 18 برس کردی گئی تھی۔ لیکن لوک سبھا کا رکن بننے کے لیے کم از کم عمر 25 برس ہے، اور راجیہ سبھا کا رکن بننے کے لیے 30 برس مقرر ہے۔ یہی ضابطہ ریاستی اسمبلی اور قانون ساز کونسل کے لیے بھی نافذ ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ یہ درست عرضی نہیں ہے۔ اس پر وکیل نے کہا کہ شاید مدعا علیہ کو اس بارے میں مطلع کیا جاسکتا ہے۔ مدعا علیہ عرضی گزار کو بتا سکتا ہے کہ اس کی درخواست کا کیا نتیجہ نکلا۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ اس معاملے میں آپ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ سے رجوع کرسکتے ہیں۔ اس پر وکیل نے کہا کہ پھر میں اپنی عرضی واپس لے لیتا ہوں۔ جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس اپریش کمار سنگھ کی بنچ نے عرضی واپس لینے کی اجازت دے دی۔

نیتن یاہو خود چھوڑ سکتے ہیں وزیر اعظم کی کرسی، جلد حکومت بنا سکتے ہیں آئزن کوٹ!

تل ابیب (ایجنسی) اسرائیل میں نئی حکومت کی تشکیل کے حوالے سے سیاسی رسہ کشی جاری ہے۔ وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو اب اقتدار میں شراکت داری کے متبادل پر غور کر رہے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق انہوں نے اپوزیشن لیڈر اور یاشر پارٹی کے سربراہ گادی آئزن کوٹ کو روٹیشن نظام کے تحت وزیر اعظم بنانے کی تجویز پیش کرنے کی تیاری کی ہے۔ اس کے تحت نیتن یاہو خود دوسرے وزیر اعظم کا کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہو سکتے ہیں۔ ’دی ٹائمز آف اسرائیل‘ کی رپورٹ کے مطابق ’چینل 13‘ نے دعویٰ کیا ہے کہ نیتن یاہو اقتدار میں شراکت داری کی اس تجویز کا اعلان کرنے کی تیاری کررہے ہیں۔ حالانکہ وزیر اعظم دفتر کے حکام کے درمیان اس تجویز کو لے کر اختلافات ہیں۔ دوسری جانب سرکاری نشریاتی ادارے ’کان‘ کے مطابق یہ تجویز غیر رسمی ذرائع سے آئزن کوٹ تک پہنچائی جاسکتی ہے، تاکہ لیکوڈ پارٹی ضرورت پڑنے پر اس سے خود کو الگ کرسکے۔

چین کی مدد سے پاکستان خلا میں جاسوسی نیٹورک بنا رہا ہے

سی ڈی ایس نے کیا متنبہ، ہندوستان کا ہدف اپنی ضرورت کے مطابق کافی تعداد میں سیٹلائٹس تیار کرنا ہونا چاہیے

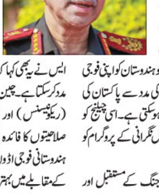

نئی دہلی: (ایجنسی) ہندوستان کو درپیش سیکورٹی چیلنجز اب صرف زمین، سمندر اور آسمان تک محدود نہیں رہ گئے ہیں۔ جنگ کا ایک نیا محاذ خلا بھی بن چکا ہے۔ چین اپنی خلائی صلاحیتوں کو مسلسل مضبوط کررہا ہے اور اب اس کی مدد سے پاکستان بھی اس سمت میں تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اس درمیان ہندوستان کے چیف آف ڈیفنس اسٹاف (سی ڈی ایس) جنرل این ایس راجا سبرامنی نے خبردار کیا ہے کہ پاکستان کی بڑھتی ہوئی خلائی صلاحیت کو ہندوستان کو اپنی فوجی حکمت عملی میں شامل کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ”چین کی مدد سے پاکستان کی خفیہ نگرانی اور اہداف کی شناخت کرنے کی صلاحیت بہتر ہوسکتی ہے۔ اسی چیلنج کو دیکھتے ہوئے ہندوستان نے اپنے 52 سیٹلائٹ پر مشتمل نگرانی کے پروگرام کو آگے بڑھانا شروع کردیا ہے۔“

نئی دہلی واقع وویکانند انٹرنیشنل فاؤنڈیشن میں ’جنگ کے مستقبل اور کثیرالجہتی کارروائیوں کو انجام دینے کے لیے ہندوستان کی تیاری‘ موضوع پر منعقدہ پروگرام میں جنرل سبرامنی نے خلائی جنگ کے بدلتے ہوئے چیلنجز پر بات کی۔ انہوں نے کہا کہ چین کی مدد سے پاکستان کی خلائی صلاحیت بہتر ہورہی ہے۔ پاکستان کی اپنی خلائی تنظیم سپارکو (اسپیس اینڈ اپر ایٹموسفیئر ریسرچ کمیشن) بھی مقامی صلاحیتیں تیار کرنے میں مصروف ہے۔ سی ڈی ایس نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان کو یہ فرض کرکے چلنا چاہیے کہ ترکی بھی پاکستان کی مدد کرسکتا ہے۔ چین کے پاس موجود آئی ایس آر یعنی انٹیلی جنس، نگرانی اور جاسوسی (ریکونیسنس) اور پی این ٹی یعنی پوزیشننگ، نیویگیشن اور ٹائمنگ جیسی صلاحیتوں کا فائدہ پاکستان کو مل سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان ہندوستانی فوجی اڈوں، سرحدی سرگرمیوں اور فوجی وسائل کی نگرانی کرنے کی پہلے کے مقابلے میں بہتر پوزیشن میں آسکتا ہے۔

’معاملہ خواتین ریزرویشن کا ہے ہی نہیں، حدبندی بل جمہوریت کا خاتمہ کردے گا‘

راہل گاندھی کا الزام، ڈی لمیٹیشن کے ذریعے ملک کا انتخابی نقشہ از سر نو ترتیب دے کر سیاسی فائدہ حاصل کرنا چاہتی ہے بی جے پی

نشستوں میں اضافے پر سوال

راہل گاندھی نے الزام لگایا کہ خواتین کے ریزرویشن کی آڑ میں لوک سبھا کی نشستیں موجودہ 543 سے بڑھا کر 850 کرنے کی تیاری کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کے ریزرویشن کا بل 2023 میں ہی منظور ہو چکا ہے اور اسے موجودہ 543 نشستوں پر بھی نافذ کیا جاسکتا ہے۔ ایسے میں نشستوں کی تعداد 850 کرنے کی ضرورت کیا ہے؟

انتخابی نقشہ بدلنے کا الزام

انہوں نے کہا کہ نشستوں کی تعداد 850 ہونے سے انتخابی حلقوں کی جغرافیائی حدود میں تبدیلی کی وسیع گنجائش پیدا ہو جائے گی۔ ان کے بقول، بی جے پی اپنے مخالف طبقات کی سیاسی نمائندگی کمزور کرسکتی ہے اور اپوزیشن رہنماؤں کو نشانہ بنا سکتی ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں آسام اور جموں وکشمیر میں ہونے والی حلقہ بندیوں کی مثال بھی دی۔

جن-زی اور ووٹ چوری کا دعویٰ

راہل گاندھی نے اپنی پارٹی کے ایک سروے کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ 80 فیصد ہندوستانی اور تقریباً 100 فیصد جنریشن زی کے نوجوانوں کا خیال ہے کہ وزیر اعظم مودی، امت شاہ اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے انتخابات میں بے ضابطگیاں کی ہیں۔ انہوں نے مغربی بنگال کی 100 سے زائد نشستوں پر بھی ووٹ چوری کا الزام لگایا۔

کمیشن کی تشکیل پر اعتراض

مجوزہ ڈی لمیٹیشن کمیشن کی تشکیل پر سوال اٹھاتے ہوئے راہل گاندھی نے دعویٰ کیا کہ کمیشن میں سپریم کورٹ کے ایک سابق جج کا انتخاب وزیر اعظم مودی اور امت شاہ کریں گے، جب کہ تیسرے رکن کا انتخاب گیانیش کمار کریں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس طریقۂ کار سے حکومت کو انتخابی حلقوں کی حدود طے کرنے کے عمل پر کنٹرول حاصل ہوسکتا ہے۔

نئی دہلی: (ایجنسی) کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی نے ہفتہ کو الزام عائد کیا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) ڈی لمیٹیشن کے ذریعے ملک کا انتخابی نقشہ از سر نو ترتیب دے کر سیاسی فائدہ حاصل کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اسے یہ اختیار کس نے دیا ہے؟ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ اب وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار 850 نشستوں کا نیا تصور لے کر آئے ہیں، جو بھارتی جمہوریت کو ختم کر دے گا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ملک کی نوجوان نسل، خصوصاً جنریشن زی، سمجھتی ہے کہ انتخابات میں ووٹوں کی چوری ہو رہی ہے اور وہ ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ راہل گاندھی نے سوال اٹھایا کہ جب خواتین کے لیے ریزرویشن کا بل پہلے ہی منظور ہو چکا ہے تو پھر لوک سبھا کی نشستوں کی تعداد بڑھا کر 850 کرنے کی ضرورت کیوں پیش آ رہی ہے؟ اس سے قبل کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے بھی ڈی لمیٹیشن کو جمہوریت کے لیے خطرہ قرار دے چکے ہیں۔ راہل گاندھی نے یہ پریس کانفرنس پارلیمنٹ کے چار روزہ اجلاس سے قبل کی۔ لوک سبھا میں 30 نومبر اور راجیہ سبھا میں 2 دسمبر سے ڈی لمیٹیشن اور خواتین کے ریزرویشن سے متعلق تجاویز پر بحث متوقع ہے۔ ”آسام اور جموں وکشمیر میں حدبندی کی 2 مثالیں دیکھیے۔ مودی-شاہ نے اس میں ’کریک‘ اور ’پیک‘ کی تکنیک استعمال کی ہے۔ یہی ان کی جمہوریت کو ختم کرنے کی پالیسی ہے، جسے اب پورے ملک میں نافذ کرنا چاہتے ہیں۔

(تفصیلی خبر صفحہ 3 پر)

مغربی بنگال میں مدارس جمعہ کو کھلے رہیں گے، اتوار کو ہفتہ وار چھٹی ہوگی

کولکاتہ: (ایجنسی) مغربی بنگال مدرسہ ایجوکیشن بورڈ نے ریاست کے تمام سرکاری تسلیم شدہ مدارس کو ہدایت کی ہے کہ وہ جمعہ کو ہفتہ وار تعطیلات دینے کے اپنے دیرینہ رواج کو بند کریں اور اس کے بجائے اتوار کو چھٹی کے دن منائیں۔ عہدیداروں نے بتایا کہ بورڈ نے 27 نومبر کو ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے اتوار کے علاوہ کام کے دنوں میں ہفتہ وار تعطیلات بند کرنے کا اعلان کیا، جسے ہفتہ کو اپنی ویب سائٹ پر پوسٹ کیا گیا تھا۔ تمام ریاستی تسلیم شدہ مدارس کے سربراہوں سے کہا گیا ہے کہ وہ نئی ہدایت کو فوری طور پر نافذ کریں۔ ہدایت کے مطابق، تمام تسلیم شدہ مدارس کے سربراہان کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ تعلیمی کیلنڈر 2026 کو نافذ کریں تاکہ ریاست کے تمام مدارس کی روزمرہ کی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں کو ہموار طریقے سے چلایا جا سکے۔ نوٹیفکیشن میں مزید کہا گیا ہے کہ بورڈ کے زیر کنٹرول تمام تسلیم شدہ مدارس متعلقہ ایکٹ کی دفعات اور 24 دسمبر 2025 کو بورڈ کے پہلے نوٹیفکیشن کے مطابق صرف اتوار کو ہفتہ وار تعطیلات منائیں گے۔ اس کے مطابق، مغربی بنگال بورڈ آف مدرسہ ایجوکیشن کے تحت تمام تسلیم شدہ مدارس کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اتوار کے علاوہ کسی بھی ہفتے کے دن معمول کی ہفتہ وار تعطیل فوری طور پر بند کردیں۔

ایرانی بحریہ کا آبنائے ہرمز سے شمالی بحرِ ہند تک کنٹرول کا دعویٰ

امریکی ناکہ بندی کے باوجود ایرانی بندرگاہیں فعّال، بحری کشیدگی میں اضافہ

تہران (ایجنسی) ایرانی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کی بحریہ نے آبنائے ہرمز کے مشرقی حصے سے لے کر شمالی بحر ہند تک پھیلے ہوئے اسٹریٹجک سمندری علاقوں پر کنٹرول حاصل کرلیا ہے۔ ایران کے سرکاری نشریاتی ادارے آئی آر آئی بی ※ نے اسلامی جمہوریہ ایران کی فوج کے ترجمان، بریگیڈیئر جنرل محمد اکرمینیا کا حوالہ دیتے ہوئے یہ دعویٰ ایسے وقت میں رپورٹ کیا ہے جب امریکہ کے ساتھ سمندری کشیدگی میں اضافہ ہورہا ہے اور واشنگٹن نے تہران کے خلاف بحری ناکہ بندی عائد کر رکھی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس ※ (سابقہ ٹویٹر) پر ایک پوسٹ میں، جنرل اکرمینیا نے کہا کہ بحریہ اس سمندری خطے کی مکمل نگرانی کر رہی ہے اور پورے اختیار کے ساتھ اسے محفوظ بنا رہی ہے۔ آئی آر آئی بی ※ کے مطابق، ایرانی بحریہ آبنائے ہرمز کے مشرق سے لے کر شمالی بحر ہند تک کے علاقے پر کنٹرول رکھتی ہے۔ ماضی کے ایک تنازعے کی مثال دیتے ہوئے، جنرل اکرمینیا نے دعویٰ کیا کہ اس وقت ایرانی بحریہ نے عراقی بحریہ کو مکمل طور پر مغلوب کر دیا تھا، اور آج بھی وہ ان اسٹریٹجک لحاظ سے اہم سمندری علاقوں میں اپنی موجودگی برقرار رکھے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا، ”مسلط کردہ جنگ ※ (ایران-عراق جنگ) کے محض 67 دنوں کے اندر، ایرانی بحریہ نے بعثی (عراقی) بحریہ کو اس قدر بری طرح شکست دی تھی کہ وہ باقی پوری جنگ کے دوران کوئی بھی کارروائی کرنے کے قابل نہ رہی۔ موجودہ صورتحال میں بھی، ایرانی بحریہ آبنائے ہرمز کے مشرق سے لے کر شمالی بحر ہند تک کے علاقوں پر قابض ہے اور انتہائی مضبوطی کے ساتھ ان کی حفاظت کررہی ہے۔“ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ایران کے خلاف امریکی بحری ناکہ بندی کے حوالے سے کشیدگی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ ایرانی بحریہ کے کمانڈر ایڈمرل شہرام ایرانی نے اس ناکہ بندی کو جاری تنازعے میں واشنگٹن کی ناکامی کی علامت قرار دیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ تہران اس محاصرے کو توڑنے کے لیے پہلے ہی سے اقدامات کر رہا ہے۔ جمعہ کے روز ایران کے سرکاری نشریاتی ادارے آئی آر آئی بی ※ کو دیے گئے ایک انٹرویو میں، ایڈمرل ایرانی نے کہا کہ جاری جنگ کے دوران بحری ناکہ بندی عائد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ناکہ بندی کرنے والا فریق پہلے ہی یہ جنگ ہار چکا ہے۔ آئی ایس این اے کے مطابق، انہوں نے کہا، ”بحری ناکہ بندی کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ ایسی ناکہ بندی عام طور پر جنگ شروع ہونے سے پہلے لگائی جاتی ہے۔ اگر جنگ کے دوران ناکہ بندی نافذ کی جارہی ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے ہی جنگ ہار چکے ہیں۔“ ایڈمرل ایرانی نے مزید دعویٰ کیا کہ ایران کی بندرگاہیں مکمل طور پر فعال ہیں اور ناکہ بندی کے باوجود ایرانی جہازوں کو بحری محافظ دستوں کی حفاظت فراہم کی جا رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ ایران نے تنازع کے دوسرے دن طیارہ بردار بحری جہاز یو ایس ایس ابراہم لنکن ※ پر حملہ کیا تھا۔ تاہم، ایران کے ان دعووں کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ جمعہ کے روز، امریکی سینٹرل کمانڈ نے اطلاع دی کہ اس کی افواج نے پلاؤ کے پرچم تلے چلنے والے تجارتی جہاز ایم وی پیسیفک آرچر کو ناکارہ بنا دیا۔ الزام ہے کہ جہاز کے عملے نے بار بار انتباہ کے باوجود ناکہ بندی توڑنے کی کوشش کی۔ امریکی سینٹرل کمانڈ کے مطابق، درست نشانہ لگانے والے ہتھیاروں کا استعمال کرتے ہوئے جہاز کے کو ناکارہ بنایا گیا، جبکہ جہاز پر موجود شہری عملہ محفوظ رہا۔ امریکی فوجی کمانڈ نے یہ بھی جانکاری دی کہ اس کی افواج نے 158 ایسے تجارتی جہازوں کا رخ موڑ دیا جنہوں نے ناکہ بندی کی تعمیل کی، جبکہ دیگر چھ جہازوں کو ناکارہ بنا دیا جنہوں نے ناکہ بندی ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ وہیں، ایران کے سرکاری نشریاتی ادارے آئی آر آئی بی نے ایران کے سپاہ پاسداران انقلاب (آئی آر جی سی) بحریہ کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ آبنائے ہرمز میں غنم جزیرے کے شمال میں ایک آئل ٹینکر ایک بحری بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا، جس کے نتیجے میں دھماکہ ہوا۔ بتایا گیا ہے کہ یہ ٹینکر ایک غیر مجاز راستے سے گزرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

پاسداران انقلاب بحریہ کا دعویٰ: خصب بندرگاہ پر آئل ٹینکر بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا، آبنائے ہرمز کے قریب ایک اور ٹینکر میں دھماکہ

تہران/ دبئی: (ایجنسی) ایران کی پاسداران انقلاب (IRGC) کی بحریہ نے دعویٰ کیا ہے کہ خصب بندرگاہ (Khasab Port) کے داخلی راستے پر ایک آئل ٹینکر بحری بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا ہے، جبکہ آبنائے ہرمز کے مشرق میں غیر مجاز راستے سے گزرنے والے ایک اور آئل ٹینکر میں زوردار دھماکا ہوا اور اس میں آگ لگ گئی۔ ایک سرکاری بیان میں آئی آر جی سی (IRGC) بحریہ نے کہا کہ پہلا آئل ٹینکر خصب بندرگاہ کے دہانے پر بحری بارودی سرنگ سے ٹکرایا، جبکہ دوسرا ٹینکر آبنائے ہرمز کے مشرق میں غیر قانونی طور پر سفر کرنے کے بعد دھماکے کے سے پھٹ گیا اور آگ کی لپیٹ میں آ گیا۔ ایرانی فورس نے مزید الزام عائد کیا کہ دونوں تجارتی جہاز اپنے پوزیشننگ سسٹم (مقام بتانے والے آلات) بند کر کے خفیہ طور پر اس راستے سے گزرنے کی کوشش کر رہے تھے جسے اس نے آبنائے ہرمز کا ایک جعلی راستہ قرار دیا ہے۔ آئی آر جی سی بحریہ نے اپنے بیان میں کہا، ”اس سے قبل دھماکے کا شکار ہونے والے ٹینکروں کی طرح، یہ ٹینکر بھی اپنے پوزیشننگ سسٹم بند کر کے آبنائے ہرمز کے جعلی راستے سے خفیہ طور پر گزرنے کا ارادہ رکھتے تھے، لیکن وہ جنوبی ساحل اور خصب کی بندرگاہ کے قریب دھماکے کے سے پھٹ گئے اور ان میں آگ لگ گئی۔“ یہ تازہ دعوے آبنائے ہرمز سے بحری آمدورفت پر بڑھتی ہوئی کشیدگی کے دوران سامنے آئے ہیں، جہاں ایرانی حکام نے ٹینکر آپریٹرز کو غیر مجاز بحری راستے استعمال کرنے کے خلاف سختی سے خبردار کیا ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ محفوظ گزرگاہ کے لیے جہاز ایرانی مسلح افواج کے ساتھ رابطہ (کوآرڈینیشن) کریں۔ قبل ازیں 24 نومبر کو بھی آئی آر جی سی بحریہ اور ایرانی مسلح افواج کی بحریہ کی جانب سے جاری کردہ بیانات کے مطابق، آبنائے ہرمز میں بحری بارودی سرنگوں سے ٹکرانے کے بعد مبینہ طور پر چار آئل ٹینکروں میں دھماکے ہوئے تھے اور آگ لگ گئی تھی۔ ایرانی سرکاری نشریاتی ادارے (IRIB) کی جانب سے نشر کیے گئے بیانات میں آئی آر جی سی بحریہ کے شعبہ تعلقات عامہ نے کہا تھا کہ اس آبی گزرگاہ سے گزرنے والا ایک آئل ٹینکر بحری بارودی سرنگ سے ٹکرایا اور آبنائے کے مشرق میں آگ لگنے سے قبل دھماکے کے سے پھٹ گیا۔ آئی آر جی سی بحریہ نے مزید دعویٰ کیا کہ اس دھماکے کو دیکھنے اور آبنائے ہرمز ٹریفک کنٹرول سینٹر سے ریڈیو وارننگ موصول ہونے کے بعد دو دیگر ٹینکر خلیج فارس کی جانب واپس لوٹنے پر مجبور ہو گئے۔ بیان میں سخت انتباہ جاری کرتے ہوئے کہا گیا، ”آئی آر جی سی بحریہ خبردار کرتی ہے: جعلی اور غیر مجاز راستوں سے سفر کرنے کا نتیجہ خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے دھماکوں اور آگ کے سوا کچھ نہیں نکلے گا۔“ ایک علیحدہ بیان میں، ایرانی بحریہ کے شعبہ تعلقات عامہ نے دعویٰ کیا کہ آبنائے ہرمز کے مشرق میں ایک ممنوعہ علاقے میں داخل ہونے کے بعد دو دیگر آئل ٹینکروں میں آگ لگ گئی۔ بیان میں الزام لگایا گیا کہ ان جہازوں نے بھی ممنوعہ زون میں داخل ہونے سے قبل اپنے شناختی اور نیویگیشن سسٹم بند کر دیے تھے اور اس کے بعد وہ بحری بارودی سرنگوں سے ٹکرا گئے۔ ایرانی بحریہ نے واضح الفاظ میں کہا، ”آبنائے ہرمز اس وقت تک کبھی نہیں کھلے گی جب تک ایران کے اہداف اور مطالبات پورے نہیں ہو جاتے، اور اس اسٹریٹجک آبنائے سے محفوظ گزرگاہ کے لیے ٹینکر مالکان کو مسلح افواج کے ساتھ رابطہ کرنا ضروری ہے۔“ دریں اثنا، برطانوی میری ٹائم سکیورٹی ادارے یونائیٹڈ کنگڈم میری ٹائم ٹریڈ آپریشنز (UKMTO) نے اتوار کے روز آبنائے ہرمز سے مشرق کی جانب گزرتے ہوئے تین جہازوں پر نامعلوم میزائلوں یا گولوں (پروجیکٹائلز) سے حملے کے ایک علیحدہ واقعے کی اطلاع دی۔ اپنی واقعے کی رپورٹ میں یو کے ایم ٹی او نے تصدیق کی کہ ان جہازوں کے عملے کے تمام ارکان محفوظ ہیں اور جہازوں نے اپنا سفر جاری رکھا ہے، تاہم جہازوں کو پہنچنے والے ممکنہ نقصان کے تخمینے اور ماحولیاتی اثرات کے بارے میں ابھی تک تفصیلی معلومات حاصل نہیں ہو سکیں۔ یو کے ایم ٹی او نے اس خطے میں سفر کرنے والے تمام تجارتی جہازوں کو انتہائی احتیاط برتنے اور کسی بھی مشکوک سرگرمی کی فوری اطلاع دینے کا مشورہ دیا ہے۔

اقوام عالم مسئلہ فلسطین کے حل میں سنجیدہ نہیں

فلسطینی عوام 79 برس سے صہیونی ظلم وجبر کا شکار ہیں

اسرائیل نے دو سال سے بھی کم عرصے میں غزہ پر دو لاکھ ٹن سے زائد بارود برسایا جو 13 ایٹم بموں کے مساوی ہے

اسلام آباد (ایجنسی) قائد ملت جعفریہ پاکستان علامہ سید ساجد علی نقوی نے فلسطینی عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی کے عالمی دن کے موقع پر کہا ہے کہ جب تک مسئلہ فلسطین فلسطینی عوام کی امنگوں اور خواہشات کے مطابق حل نہیں کیا جاتا، خطے میں پائیدار امن کا قیام ممکن نہیں ہوگا۔ انہوں نے عالمی برادری کی بے حسی اور اسرائیلی مظالم کی شدید مذمت کرتے ہوئے مسلم دنیا اور پاکستان پر زور دیا کہ فلسطینی عوام کو صہیونی جارحیت سے نجات دلانے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں۔ حوزہ نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، قائد ملت جعفریہ پاکستان علامہ سید ساجد علی نقوی نے اپنے پیغام میں کہا: اقوام عالم مسئلہ فلسطین کے حل کے لیے سنجیدہ نہیں ہیں، جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ گزشتہ 49 برس سے ہر سال 29 نومبر کو فلسطینی عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی کا عالمی دن منایا جارہا ہے لیکن اس کے باوجود عالمی برادری مسئلہ فلسطین کے منصفانہ حل میں ناکام دکھائی دیتی ہے۔ عالمی قوتوں کی اسی بے حسی کے باعث فلسطینی عوام سامراجی وصہیونی مظالم کی چکی میں پس رہے ہیں اور گزشتہ 79 برس سے ظلم وجبر کا سامنا کر رہے ہیں۔ علامہ ساجد نقوی نے عالم اسلام کی توجہ غزہ کی تباہ کن صورت حال کی جانب مبذول کراتے ہوئے کہا: اسرائیل نے دو سال سے بھی کم عرصے میں غزہ پر دو لاکھ ٹن سے زائد بارود برسایا جو 13 ایٹم بموں کے مساوی ہے۔ اس تباہ کن بمباری کے نتیجے میں غزہ کا 99 فیصد سے زائد علاقہ آلودگی سے متاثر ہو چکا ہے جبکہ فضا، پانی اور زمین زہریلے مادوں کی زد میں آ چکے ہیں۔ اسرائیلی جارحیت نے غزہ کو ماحولیاتی تباہی سے دوچار کر دیا ہے، جس کے منفی اثرات کئی دہائیوں بلکہ آنے والی نسلوں تک برقرار رہ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا: غزہ سمیت پورے مشرق وسطیٰ میں انسانیت سسک رہی ہے۔ عالمی معاہدوں اور جنگ بندی کی کوششوں کے باوجود غزہ کے مظلوم بچوں، خواتین، بزرگوں اور نوجوانوں پر سامراجی وصہیونی قوتوں کی جانب سے بمباری اور ظلم وستم کا سلسلہ جاری ہے۔ اسرائیل فلسطین اور بالخصوص غزہ میں ظلم و بربریت کی تمام حدیں پار کر چکا ہے، لیکن عالمی برادری کی جانب سے مؤثر اور عملی اقدامات کا فقدان انتہائی تشویش ناک ہے۔ قائد ملت جعفریہ پاکستان نے مزید کہا: وقت کا تقاضا ہے کہ انسانیت کے علمبردار بالخصوص مسلم ممالک، باہمی اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سامراجی وصہیونی مظالم روکنے کے لیے مؤثر عملی اقدامات کریں تاکہ فلسطینی عوام کو مزید قتل وغارت گری، تباہی اور انسانی المیوں سے محفوظ بنایا جا سکے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ہم روز اول کی طرح آج بھی فلسطینی عوام کے جائز عالمی اور انسانی حقوق کی حمایت میں ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ انہوں نے سامراجی وصہیونی قبضے اور وحشیانہ مظالم کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا: جب تک مسئلہ فلسطین فلسطینی عوام کی امنگوں کے مطابق حل نہیں کیا جاتا، مشرق وسطیٰ میں پائیدار امن کا قیام ممکن نہیں ہوگا۔ علامہ سید ساجد علی نقوی نے حکومت پاکستان پر زور دیا کہ مسئلہ فلسطین کے مستقل اور پُرامن حل کے لیے عالمی سطح پر مؤثر کردار ادا کرے اور غزہ پر جاری صہیونی جارحیت اور مظالم رکوانے کے لیے ٹھوس عملی اقدامات اٹھائے۔

غزہ میں اسرائیلی حملے میں طبی امدادی تنظیم ایم ایس ایف کے دو کارکن جاں بحق

غزہ (ایجنسی) طبی امدادی تنظیم ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز (ایم ایس ایف) نے غزہ میں جمعے کی شب ایک طبی مرکز کے باہر اسرائیلی حملے میں اپنے دو کارکنوں کی ہلاکت پر شدید غم و غصے کا اظہار کیا ہے۔ تنظیم نے اپنے ایک بیان میں کہا، ”ہماری عمارتوں پر ایم ایس ایف کے لوگو واضح طور پر موجود تھے۔ اسرائیلی فوج کو ان عمارتوں کے مقام سے آگاہ کیا گیا تھا اور وہ ان سے واقف تھی۔ ہم اس واقعے پر جواب دہی کا مطالبہ کرتے ہیں۔“ اسرائیلی فوج نے حملے کی تصدیق کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ ایم ایس ایف کے دونوں کارکن ”انسانی امدادی کارکنوں کے روپ میں دہشت گرد تھے۔“ ایم ایس ایف نے رات گئے جاری کردہ ایک بیان میں کہا کہ اس حملے کے بعد غزہ میں ہلاک ہونے والے اس کے کارکنوں کی مجموعی تعداد 17 ہو گئی ہے۔ تنظیم نے اپنی عمارت کے چوکیدار کے طور پر کام کرنے والے اپنے ان دونوں کارکنوں کے خلاف اسرائیلی الزامات پر تبصرے کی درخواست کا فوری طور پر کوئی جواب نہیں دیا۔ غزہ میں جنگ کے آغاز سے اب تک اسرائیل متعدد مرتبہ ہسپتالوں کو نشانہ بنا چکا ہے۔ ان میں رواں ماہ کے اوائل میں مرکزی ناصر ہسپتال پر کیا گیا حملہ بھی شامل ہے۔ اسرائیلی فوج کا دعویٰ ہے کہ ان حملوں کی وجہ ہسپتالوں کے اندر حماس کے جنگجوؤں کی سرگرمیاں تھیں، جبکہ ان ہسپتالوں کے نیچے حماس کے سرنگوں کے نیٹ ورک کے بعض حصے بھی دریافت ہوئے ہیں۔ ایم ایس ایف نے رواں برس کے اوائل میں مسلح افراد کی موجودگی کے باعث غزہ کے ہسپتالوں میں اپنی بعض سرگرمیاں معطل کردی تھیں۔ بین الاقوامی قانون کے تحت جنگ میں ہسپتالوں کو خصوصی تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ ہسپتالوں پر حملے اور انہیں فوجی مقاصد کے لیے استعمال کرنا، دونوں ہی عموی طور پر بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی تصور کیے جاتے ہیں۔ اگرچہ بعض مخصوص حالات میں طبی مراکز اپنی قانونی طور پر محفوظ حیثیت کھو سکتے ہیں۔

زیلنسکی کا ٹرمپ کے پوٹن کو دوست کہنے پر اعتراض، امریکی پالیسی پر ناراضی

یوکرینی صدر کا روس پر مزید دباؤ ڈالنے کا مطالبہ، کریملن کی تنقید

کیف (ایجنسی) یوکرینی صدر وولودیمیر زیلنسکی نے روسی صدر ولادیمیر پوٹن کے حوالے سے امریکی رویے پر ناراضی کا اظہار کیا ہے۔ یہ بیان کیف اور واشنگٹن کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کی تازہ علامت ہے، جبکہ یوکرین کے لیے یورپ کی جانب سے مستقبل کی مالی معاونت کے حوالے سے بھی نئے سوالات اٹھ رہے ہیں۔ جمعے کے روز نشر ہونے والے برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی کے ساتھ ایک انٹرویو میں زیلنسکی نے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ امریکہ پوٹن پر یوکرین کے خلاف جنگ ختم کرنے کے لیے مزید دباؤ ڈالے۔ تقریباً پانچ برس قبل شروع ہونے والی یہ جنگ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی امن معاہدے کی کوششوں کے باوجود جاری ہے۔ یوکرینی صدر نے چین میں ایک حالیہ سربراہی اجلاس کے دوران ٹرمپ کی جانب سے پوٹن کو ’میرا دوست‘ کہنے کو ’عجیب‘ قرار دیا، کیونکہ ان کے بقول روسی صدر ’ایک جارح اور قاتل‘ ہیں۔ زیلنسکی نے کیف میں بی بی سی کو بتایا، ”وہ دوست نہیں ہو سکتے۔“ انہوں نے اس بیان کو دوسری عالمی جنگ کے دوران کسی شخص کی جانب سے اڈولف ہٹلر کو دوست قرار دینے سے تشبیہ دی۔ وائٹ ہاؤس نے زیلنسکی کے ان بیانات پر تبصرے کی درخواست کا کوئی جواب نہیں دیا۔ تاہم جمعرات کے روز ٹرمپ نے پوٹن کے حوالے سے اپنے بیان کا دفاع کیا تھا۔ انہوں نے کہا، ”ہم ایک معاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم قتل وغارت روکنا چاہتے ہیں۔“ ٹرمپ کا مزید کہنا تھا، ”میں وہاں جا کر کہہ سکتا ہوں کہ میں آپ کو پسند نہیں کرتا، لیکن پھر ہمیں اسی مسئلے کا سامنا ہوگا، جو زیلنسکی اور پوٹن کے درمیان ہے۔“ مار اے لاگو میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ نے مزید کہا، ”اس تنازعے کے حل میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ دونوں رہنما ایک دوسرے سے شدید نفرت کرتے ہیں۔“ کریملن کے ترجمان دمتری پیسکوف نے کہا کہ زیلنسکی اپنے ہم منصب کی توہین کر رہے ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یوکرینی صدر تنازعے کے پرامن حل کی راہ اختیار کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔

داعش سے تعلق کے الزام میں

آٹھ فرانسیسی شہریوں کو عراق میں عمر قید

بغداد، 28 نومبر (یو این آئی): عراق کی ایک فوجداری عدالت نے دہشت گرد تنظیم داعش سے تعلق کے جرم میں آٹھ فرانسیسی شہریوں کو عمر قید کی سزا سنائی ہے، جبکہ دو دیگر فرانسیسی شہریوں کو 15، 15 سال قید کی سزا دی گئی ہے۔ فرانسیسی میڈیا رپورٹس کے مطابق اس مقدمے میں اب تک مجموعی طور پر 26 فرانسیسی شہریوں کو سزائیں سنائی جا چکی ہیں۔ ملزمان کو شمال مشرقی شام کے حکام نے عراقی حکام کے حوالے کیا تھا، جس کے بعد ان کے خلاف عدالتی کارروائی شروع کی گئی۔ رپورٹ کے مطابق عدالت نے مزید 10 فرانسیسی شہریوں کے

پاکستان اور ترکیہ کا مکہ دفاعی معاہدے کے تحت حوثی حملوں کے خلاف سعودی عرب کی حمایت کا عزم

تینوں ممالک ایران میں جنگ کا خاتمہ دیکھنا چاہتے ہیں

اسلام آباد (ایجنسی) پاکستان اور ترکیہ نے حوثی باغیوں کے جاری حملوں کے خلاف سعودی عرب کی حمایت کا عزم کیا ہے۔ تینوں ممالک کے درمیان یہ مذاکرات جمعہ کے روز ایک سہ فریقی دفاعی معاہدے کے تحت منعقد ہوئے، جس کے مطابق کسی ایک رکن ملک پر حملے کو تمام ممالک پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ پاکستانی حکام کے مطابق، دفاعی اور عسکری حکام نے اسلام آباد میں دو گھنٹے سے زائد وقت تک مشرقِ وسطیٰ کی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا اور علاقائی کشیدگی کم کرنے کے لیے سفارتی کوششوں کی حمایت جاری رکھنے کا عہد کیا۔ پاکستان کے وزیرِ خارجہ اسحاق ڈار نے ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے اپنے بیان میں کہا کہ اجلاس میں علاقائی کشیدگی میں کمی لانے اور مذاکرات و سفارت کاری کے ذریعے تنازعات کے پرامن حل کی حوصلہ افزائی کرنے والی کوششوں کی حمایت جاری رکھنے پر اتفاق کیا گیا۔ اسحاق ڈار نے مزید کہا کہ تینوں فریقین نے یمن میں ایران کے حمایت یافتہ حوثی باغیوں کی جانب سے سعودی عرب میں شہریوں اور شہری تنصیبات کو نشانہ بنانے والے حملوں کی شدید مذمت کا اعادہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ تینوں ممالک نے دفاعی معاہدے کے تحت سعودی عرب کی ”سلامتی، خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے تحفظ“ کے لیے اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا ہے۔ اسلام آباد میں جب مندوبین کی گاڑیاں سخت سکیورٹی میں گزر رہی تھیں تو راستے میں پاکستان، ترکیہ اور سعودی عرب کے پرچم لہرا رہے تھے۔ اسٹریٹجک، سیاسی اور دفاعی کمیٹی کا جمعہ کو ہونے والا یہ اجلاس ”مشترکہ مکہ دفاعی معاہدے“ کے تحت منعقد ہوا، جس پر اگست میں سعودی عرب کے مقدس شہر میں پاکستانی وزیرِ اعظم شہباز شریف، سعودی ولی عہد محمد بن سلمان اور ترک صدر رجب طیب اردوان نے دستخط کیے تھے۔ ترک حکام نے کہا کہ انقرہ سعودی عرب کو فوجی امداد بھیجنے پر غور کر رہا ہے، تاہم ان کا اصرار ہے کہ مکہ معاہدہ صرف دفاعی نوعیت کا ہے اور یمن میں لڑنے یا حوثیوں پر حملہ کرنے کے لیے کوئی ترک فوج تعینات نہیں کی جائے گی۔ پاکستان نے بھی اس معاہدے کو خالصتاً دفاعی قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ ایران سمیت کسی بھی ملک کے خلاف نہیں ہے اور اس کا مقصد اسٹریٹجک سکیورٹی تعاون کو مضبوط بنانے کی مشترکہ خواہش کو آگے بڑھانا ہے۔ دریں اثنا، ترکیہ کے سرکاری گزٹ کے مطابق، جمعہ کے روز صدر اردوان نے اس سہ ملکی معاہدے کی باضابطہ منظوری دے دی، جس کے ساتھ ہی ترکی میں اس دفاعی معاہدے کی توثیق کا عمل مکمل ہوگیا۔ رواں ماہ کے اوائل میں ترکیہ کی 600 رکنی پارلیمنٹ میں ارکان نے اپوزیشن جماعتوں کے اعتراضات کے باوجود 119 کے مقابلے میں 279 ووٹوں سے اس معاہدے کی منظوری دی تھی۔ اپوزیشن جماعتوں کا موقف تھا کہ یہ معاہدہ ترکیہ کو علاقائی جنگوں میں الجھا سکتا ہے اور ترک فوجیوں کی جانوں کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔ اس سے قبل انقرہ میں ترک حکام نے بتایا کہ وزیرِ خارجہ خاقان فیدان، وزیرِ دفاع یاسر گولر اور فوجی سربراہ جنرل سلجوق بیرکتار اوغلو اس اجلاس میں شرکت کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ فیدان معاہدے کے لیے ترکیہ کے عزم اور ریاض کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اعادہ کریں گے۔ اجلاس کے ایجنڈے پر بات کرنے کے لیے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر ایک عہدیدار نے بتایا کہ فیدان ایک طرف امریکہ و اسرائیل اور دوسری طرف ایران کے درمیان جاری تنازع کے سفارتی حل کی تلاش اور آبنائے باب المندب سے محفوظ جہاز رانی کو یقینی بنانے کی اہمیت پر بھی زور دینے والے ہیں۔ اس اجلاس میں پاکستان کے وزیرِ دفاع خواجہ محمد آصف، اسحاق ڈار اور آرمی چیف فیلڈ مارشل عاصم منیر نے شرکت کی۔ سعودی عرب کی جانب سے وزیرِ دفاع خالد بن سلمان، وزیرِ خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان اور آرمی چیف موجود تھے۔ خواجہ آصف نے کہا کہ پاکستان حوثی حملوں کے خلاف سعودی عرب کے دفاع کے لیے ”تمام دستیاب وسائل“ استعمال کرے گا۔ پاکستان، قطر سمیت مشرقِ وسطیٰ کے دیگر ممالک کے ساتھ مل کر امریکہ اور ایران پر اس بات کے لیے بھی زور دے رہا ہے کہ وہ تنازع ختم کرنے کے لیے دوبارہ مذاکرات کی میز پر واپس آئیں۔ پاکستان نے جون میں دونوں فریقین کے درمیان ایک عبوری معاہدہ کرانے میں ثالثی کا کردار ادا کیا تھا۔ سکیورٹی اقدامات کے تحت عوام کی نقل و حرکت کو محدود رکھنے کے لیے حکام نے اسلام آباد میں مقامی تعطیل کا اعلان کیا۔ ٹریفک پولیس نے غیر ملکی وفود کی آمد ورفت میں سہولت فراہم کرنے کے لیے متبادل راستوں کا اعلان کیا اور ڈرائیوروں کو ان راستوں کو استعمال کرنے کی ہدایت کی۔ ریاض میں ہونے والے ایک گزشتہ اجلاس میں، تینوں فریقین نے اپنے اجتماعی دفاعی وعدوں پر فوری عمل درآمد کرنے کا عہد کیا تھا، جس میں سعودی عرب میں طے شدہ فوجی دستوں اور صلاحیتوں کی فوری تعیناتی کے انتظامات بھی شامل ہیں۔ معاہدے کے تحت، اس گروپ کا سیکرٹریٹ سعودی عرب میں قائم کیا گیا ہے، اور پاکستان کے ریٹائرڈ جنرل نعمان محمود کو اس کا پہلا سیکرٹری جنرل منتخب کیا گیا ہے۔

لیبیا کے ساتھ بحری معاہدے پر یورپی پارلیمنٹ کی قرارداد کو ترکی نے مسترد کر دیا

انقرہ، 28 نومبر (یو این آئی) ترکی نے ہفتہ کو یورپی پارلیمنٹ کی اس قرارداد کو مسترد کر دیا، جس میں لیبیا کے ساتھ سال 2019 میں ہونے والے بحری سرحدی معاہدے کو کالعدم قرار دیا گیا تھا۔ ترکی نے کہا کہ بحری علاقوں کی حد بندی کے معاملے میں یورپی یونین (ای یو) کے پاس کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ ترکی کی وزارتِ خارجہ نے کہا کہ 26 نومبر کو منظور کی گئی قرارداد میں بحری دائرہ اختیار کی حد بندی کے حوالے سے ترکی اور لیبیا کے درمیان دستخط شدہ مفاہمت کی یادداشت کے بارے میں ”جانبدارانہ اور بے بنیاد الزامات“ عائد کیے گئے ہیں۔ وزارت نے ایک بیان میں کہا، ”بحری دائرہ اختیار والے علاقوں کی حد بندی کا حق یورپی یونین کے پاس نہیں ہے۔ یورپی یونین کی عدالت کے ایک فیصلے میں بھی یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔“ وزارت نے یورپی پارلیمنٹ کے اس اقدام کو سیاسی مقاصد پر مبنی قرار دیا اور کہا کہ بین الاقوامی قانون کو نظر انداز کرتے ہوئے رکن ممالک کے درمیان یکجہتی کے نام پر قرارداد منظور کرنا ایک لاحاصل کوشش ہے۔ یورپی پارلیمنٹ نے ترکی اور لیبیا سے بحری معاہدہ منسوخ کرنے کی اپیل کی ہے۔ اس کا موقف ہے کہ یہ معاہدہ یونان، قبرص اور یورپی یونین کے دیگر رکن ممالک کے بحری حقوق کو کمزور کرتا ہے۔ ارکانِ پارلیمنٹ نے ای یو حکومتوں پر زور دیا کہ وہ ان افراد یا تنظیموں کے خلاف مخصوص پابندیاں عائد کرنے پر غور کریں جو معاہدے کے نفاذ کے ذریعے رکن ممالک کے بحری حقوق کی خلاف ورزی میں ملوث ہیں۔ قرارداد میں یورپی کمیشن سے ترکی اور لیبیا کو دی جانے والی ای یو کی مالی امداد کا جائزہ لینے کو کہا گیا ہے۔ اس میں ایسی سرگرمیوں کی حمایت کرنے والے فنڈز کو کسی اور مد میں منتقل کرنے کی تجویز دی گئی ہے، جنہیں بحری حقوق کی خلاف ورزی تصور کیا جاتا ہے۔ تاہم انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد جاری رکھنے کی بات بھی کہی گئی ہے۔ قرارداد میں ای یو کے خارجہ پالیسی کے سربراہ اور کمیشن سے تین ماہ کے اندر سفارتی کوششوں اور رکن ممالک کے بحری مفادات کے تحفظ کے لیے اٹھائے گئے اقدامات پر رپورٹ پیش کرنے کو بھی کہا گیا ہے۔ ترکی اور لیبیا کی اس وقت کی طرابلس حکومت کے درمیان 2019 میں ہونے والے اس معاہدے میں مشرقی بحیرۂ روم کے بحری دائرہ اختیار کی حد بندی کی گئی ہے۔ اس خطے میں دونوں ممالک وسائل پر اپنے حق کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یونان کا کہنا ہے کہ یہ معاہدہ اس کے جزائر، جن میں کریٹ بھی شامل ہے، کے بحری حقوق کو نظر انداز کرتا ہے، جبکہ ترکی کا موقف ہے کہ یہ بین الاقوامی قانون کے عین مطابق ہے۔ لیبیا کے مشرقی خطے میں واقع ایوانِ نمائندگان نے 20 اکتوبر کو اس معاہدے کی توثیق کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے برسوں سے جاری اپنی مخالفت کو بدل دیا۔ معاہدے کو سرکاری گزٹ میں بھی شائع کیا گیا۔ ترکی کے ڈائریکٹر آف کمیونیکیشنز برہان الدین دوران نے کہا کہ یہ معاہدہ ترکی اور لیبیا کی خود مختار خواہش کی عکاسی کرتا ہے اور اسے نشانہ بنا کر منظور کی گئی قرارداد یں مشرقی بحیرۂ روم میں دونوں ممالک کے جائز حقوق اور مفادات کو کمزور نہیں کر سکتیں۔

اسپین کے جزائر کینری کے قریب تارکین وطن کی کشتی سے 14 لاشیں برآمد

اسپین (ایجنسی) اسپین کے جزائر کینری کے قریب تقریباً 100 افراد کو لے جانے والی ایک کشتی کو ریسکیو کیے جانے کے بعد اس میں سے 14 تارکین وطن کی لاشیں ملی ہیں۔ ہسپانوی خبر رساں ادارے ای ایف ای نے جمعے کے روز یہ اطلاع ایک ایسے وقت پر دی ہے، جب تارکین وطن کی آمد میں تیزی سے اضافے کے باعث علاقائی حکام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ یہ واقعہ اسپین میں اتوار کو ہونے والے عام انتخابات سے محض چند روز قبل پیش آیا ہے، جن کی انتخابی مہم میں امیگریشن ایک اہم ترین موضوع بن چکا ہے۔ ای ایف ای کے مطابق 14 لاشیں ساحل پر پہنچادی گئی ہیں۔ اس سے قبل سمندری امدادی سروس نے بتایا تھا کہ کشتی میں آٹھ سے دس لاشیں ملی ہیں، جبکہ چھ افراد کو تشویش ناک حالت میں فضائی راستے سے ہسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ یہ کشتی ایل ہیرو جزیرے سے 39 ناٹیکل میل (72 کلومیٹر) جنوب میں ملی تھی اور اسے کھینچ کر لا ایستا کا کی بندرگاہ تک پہنچایا جارہا تھا۔ زندہ بچ جانے والے 84 افراد کو ایک دوسری جزیرے کی لا ریستنگا بندرگاہ پر پہنچایا گیا۔ اس بندرگاہ پر تارکین وطن کے لیے ایک استقبالیہ مرکز اور عارضی ہسپتال قائم ہے، جہاں جزیرے تک پہنچنے والی زیادہ تر کشتیوں میں سوار افراد کی رجسٹریشن اور دیگر ضروری کارروائیاں کی جاتی ہیں۔ اکتوبر سے جزائر کینری پہنچنے والے تارکین وطن کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ 25 نومبر کو ایک ہی دن میں ریکارڈ 100,2 تارکین وطن ان جزائر تک پہنچے، جن میں سے زیادہ تر 400,11 نفوس پر مشتمل آبادی والے جزیرے ایل ہیرو پہنچے تھے۔ علاقائی رہنما فرنانڈو کلاویخو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، ”وہ اس نئے سانحے پر شدید دکھ اور بے بسی محسوس کر رہے ہیں۔“ انہوں نے ہسپانوی حکومت اور یورپی کمیشن سے اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے مزید لکھا، ”یہ انسانی بحران ایل ہیرو سے شروع نہیں ہوتا بلکہ سینیگال اور گیمبیا کے ساحلوں سے شروع ہوتا ہے، جہاں ہمیں اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔“ ہسپانوی وزیر اعظم پیدرو سانچیز یورپ میں معیشت کے لیے امیگریشن کے فوائد کے سب سے نمایاں حامیوں میں شمار ہوتے ہیں، جبکہ رائے عامہ کے جائزوں میں برتری رکھنے والی دائیں بازو کی جماعتیں امیگریشن پر کہیں زیادہ سخت پابندیوں کی خواہاں ہیں۔

کاشی ناقابلِ فنا، بی جے پی بھی بھارتی سیاست میں ناقابلِ فنا ہے: یوگی آدتیہ ناتھ

یو پی میں 25 ہزار سے زائد اسٹارٹ اَپ، 50 لاکھ کروڑ کی سرمایہ کاری تجاویز موصول ہونے کا دعویٰ

لکھنؤ:28 نومبر، 2026 اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے کہا کہ کاشی ناقابلِ فنا ہے اور بھارتیہ جنتا پارٹی بھی بھارتی سیاست میں ناقابلِ فنا ہے۔ پارٹی کو لے کر کسی بھی طرح کا شک و شبہ نہیں ہونا چاہیے۔ اتر پردیش کی عوام ترقی، ورثے کے احترام اور بہتر حکمرانی کے ساتھ کھڑی ہے۔ آئندہ اسمبلی انتخابات میں بی جے پی جیت کی ہیٹ ٹرک لگائے گی۔ گزشتہ برسوں میں ریاست میں وسیع پیمانے پر تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ یہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی کے وژن اور ڈبل انجن حکومت کے عزم کا نتیجہ ہے۔ اتر پردیش اب پسماندہ ریاست کی شبیہ سے باہر نکل کر ملک کی معیشت کے تین سرفہرست ماڈلز میں شامل ہو گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ جی آج وارانسی میں این ڈی ٹی وی کریٹرس فورم سے خطاب کر رہے تھے۔ اس دوران وزیر اعلیٰ جی نے سال 2024 کے لوک سبھا انتخابات کے تجربات، اپوزیشن کی حکمت عملی، سال 2027 کے اسمبلی انتخابات، نوجوانوں کے روزگار، سرمایہ کاری، صنعتی ترقی، سماجی بنیادی ڈھانچے، سیاسی مساوات اور کاشی کی کایا پلٹ سمیت مختلف موضوعات پر اپنی بات رکھی۔ وزیر اعلیٰ جی نے سال 2024 کے لوک سبھا انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہر انتخاب کی اپنی حکمت عملی ہوتی ہے۔ اس انتخاب میں اپوزیشن اتحاد نے آئین اور ریزرویشن کو لے کر مختلف طرح کے خدشات اور افواہیں پھیلانے کی کوشش کی تھی۔ عوام نے اپوزیشن کی سیاست کو سمجھ لیا ہے اور آنے والے انتخابات میں ایسی کوششوں کا جواب دے گی۔ وزیر اعلیٰ جی نے ایودھیا میں شری رام مندر تحریک کی مخالفت کرنے والوں کے مندر جانے سے متعلق سوال پر کہا کہ انہیں خوشی ہے کہ اپوزیشن کے رہنما ایودھیا جا رہے ہیں، لیکن انہیں رام بھکتوں سے معافی بھی مانگنی چاہیے۔ جن لوگوں نے ایودھیا تحریک کی مخالفت کی، رام بھکتوں پر گولیاں چلوائیں اور لاٹھی ڈنڈے چلوانے کا کام کیا، انہیں آج ایودھیا میں عقیدت مندوں کی بڑی تعداد دیکھ کر اپنے پرانے رویے پر غور کرنا چاہیے۔ اپوزیشن کے رہنما کا ہماری پچ پر آ کر سیاست کرنا ان کی کشتی ڈبونے میں مزید مددگار ثابت ہوگا۔ وزیر اعلیٰ جی نے ضلع گورکھپور میں اپوزیشن کی سیاست اور چیلنجوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ گورکھپور کی اپنی تاریخ ہے۔ وہاں بلڈوزر کی سواری کرنے کی کوشش کرنے والوں کو سمجھنا چاہیے کہ بلڈوزر چلانا آسان ہے، لیکن اس کی اسٹیئرنگ ہر شخص کے ہاتھ میں نہیں ہوتی۔ اس کے لیے قوتِ ارادی اور عزم کی ضرورت ہوتی ہے۔ سال 2017، 2022 اور 2024 میں گورکھپور کی تمام نشستوں پر بی جے پی اور اس کے اتحادیوں کو کامیابی ملی۔ صرف گورکھپور ہی نہیں، پورا اتر پردیش میرا گھر ہے اور ریاست کی تمام نشستوں پر بی جے پی اور اس کے اتحاد کو اسی طرح کے نتائج حاصل ہوں گے۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ سیاست اعتماد اور ساکھ کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ سماج وادی پارٹی اور انڈیا اتحاد کو عوام کے سامنے اپنی ساکھ ثابت کرنی ہوگی۔ گزشتہ 10 برسوں میں اتر پردیش کی صورت حال میں آنے والی تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پہلے ریاست میں شناخت کا بحران تھا، غریب بھوک سے مرتا تھا، کسان خودکشی کرتا تھا اور بیٹیاں نیز تاجر خود کو غیر محفوظ محسوس کرتے تھے۔ افراتفری، توڑ پھوڑ، لوٹ مار، ناجائز قبضوں، غنڈہ گردی اور کرفیو کا ماحول تھا۔ آج ریاست کی معیشت کو تین گنا بڑھانے میں کامیابی ملی ہے۔ ریاست کے نوجوان، خواتین کی طاقت، کسان اور تاجر اب دوبارہ اس دور کو قبول نہیں کریں گے۔ وزیر اعلیٰ جی نے جین زی اور نوجوانوں کے درمیان اپوزیشن کی سیاست کے اثرات سے متعلق کہا کہ اتر پردیش کی آبادی تقریباً 26 کروڑ ہے۔ یہاں نوجوانوں، طلبہ، کسانوں اور مزدوروں کی جانب سے کوئی تحریک یا عدم اطمینان دکھائی نہیں دیتا۔ اگر حکومت کی کسی پالیسی یا کام سے اختلاف ہوتا تو لوگ سڑکوں پر اتر آتے۔ دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔ ایسے میں جن خاندانوں نے افراتفری کا دور دیکھا ہے، وہ اس کے نتائج سے واقف ہیں۔ آج کے نوجوانوں کو بھلے ہی اس دور کا براہِ راست تجربہ نہ ہو، لیکن بہتر مستقبل کا لائحۂ عمل تیار کرنے کے لیے ماضی کو سمجھنا ضروری ہے۔ جن لوگوں نے پہلے افراتفری اور لوٹ مار کا ماحول پیدا کیا، وہ آج اپنی پرانی شبیہ بدل کر عوام کو گمراہ نہیں کر سکتے۔ ریاست میں جرائم اور بدعنوانی کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی کے باعث آج ہر شخص خود کو محفوظ محسوس کرتا ہے۔ سماج وادی پارٹی کی چار مرتبہ، بہوجن سماج پارٹی کی تین مرتبہ اور آزادی کے بعد طویل عرصے تک کانگریس کی حکومت رہی۔ ان حکومتوں کے دورِ اقتدار میں ریاست کے تعلیمی نظام، صحت کے ڈھانچے اور ترقی کے امکانات کو نقصان پہنچا۔ اتر پردیش کی عوام اب افراتفری، غنڈہ گردی، کرفیو اور فسادات کے دور میں واپس نہیں جانا چاہتی۔ وزیر اعلیٰ جی نے سماج وادی پارٹی کی جانب سے بے روزگاری بھتہ اور 25 لاکھ سرکاری نوکریوں کے وعدے پر کہا کہ اعلانات کے ساتھ یہ بھی بتانا چاہیے کہ انہیں پورا کرنے کے لیے وسائل کہاں سے آئیں گے۔ سماج وادی پارٹی نے سال 2012 میں بھی بے روزگاری بھتے کی بات کہی تھی، لیکن اقتدار میں رہتے ہوئے وہ بے روزگاروں کو بھتہ دینے، نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے اور بیٹیوں کی حفاظت یقینی بنانے میں ناکام رہی۔ ہماری حکومت نوجوانوں کو بے روزگاری بھتہ دے کر بے روزگار بنائے رکھنا نہیں چاہتی، بلکہ انہیں روزگار کی ضمانت دینا چاہتی ہے۔ نوجوان صرف نوکری مانگنے والے نہیں، بلکہ نوکری دینے والے بنیں، اسی مقصد سے ریاست میں اسٹارٹ اَپ ایکو سسٹم تیار کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ سال 2017 سے پہلے اتر پردیش میں صرف 120 اسٹارٹ اَپ تھے، جبکہ آج ریاست میں 25 ہزار سے زیادہ اسٹارٹ اَپ کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ سال 2017 سے 2026 کے درمیان ان کی حکومت نے سابقہ حکومتوں کے مقابلے دوگنا سے زیادہ نوکریاں فراہم کی ہیں۔

مجلس ترحیم و تعزیتی جلسہ

مروج عزاء فاطمیہ حضرت آیت اللہ العظمی وحید خراسانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی یاد میں 4/ بجے سہ پہر امامیہ ویلفیئر سوسائٹی کی جانب سے سید واڑہ ضلع بارہ بنکی کے موضع دیورہ سادات میں روضہ جناب سکینہ بنت الحسین ص پر منعقد کیا گیا جس میں اولا مولانا سید ایاز حسین عالم پور نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور عزمی بارہ بنکوی آور ضامن عالم پوری نے پیش خوانی کے فرائض انجام دیتے بعدہ حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا سید کوثر عباس نے مجلس کو خطاب کرتے ہوئے حضرت آیت اللہ العظمی وحید خراسانی کی خدمات پر روشنی ڈالی آخر میں ضامن عالم پوری نے نوحہ پڑھ کر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

سابق ارکانِ اسمبلی کے مسائل پر ڈاکٹر عمار رضوی کی اسپیکر سے ملاقات

میڈیکل بلوں کی ادائیگی کے لیے دونوں نظام جاری رکھنے کا مطالبہ

لکھنؤ: اتر پردیش سابق ارکانِ اسمبلی و قانون ساز کونسل کی تنظیم ”اتر پردیش سنسدیہ سنستھان“ کے ایک وفد نے کل اتر پردیش اسمبلی کے اسپیکر ستیش مہانا سے ملاقات کر کے سابق ارکانِ اسمبلی اور قانون ساز کونسل کے اراکین کو درپیش مختلف مسائل سے انہیں واقف کرایا۔ وفد کی قیادت سنسدیہ سنستھان کے صدر اور اتر پردیش کے سابق کارگزار وزیر اعلیٰ ڈاکٹر عمار رضوی نے کی۔ ملاقات کے دوران ڈاکٹر عمار رضوی نے خصوصی طور پر سابق ارکانِ اسمبلی کے میڈیکل بلوں کی ادائیگی کے سلسلے میں پیش آنے والی دشواریوں کی جانب اسپیکر کی توجہ مبذول کرائی۔ انہوں نے کہا کہ میڈیکل بلوں کی ادائیگی کے نظام کو مکمل طور پر آن لائن کیے جانے سے متعدد سابق ارکانِ اسمبلی، بالخصوص بزرگ اراکین کو کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ڈاکٹر رضوی نے اسپیکر اسمبلی سے مطالبہ کیا کہ میڈیکل بلوں کی ادائیگی کے لیے آن لائن نظام کے ساتھ آف لائن نظام بھی برقرار رکھا جائے، تاکہ بزرگ اور سینئر سابق ارکانِ اسمبلی اپنی سہولت کے مطابق میڈیکل بل جمع کرا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ عمر کے اس مرحلے میں بہت سے سابق اراکین کمپیوٹر اور ڈیجیٹل ذرائع کے استعمال میں مہارت نہیں رکھتے۔ ایسی صورت میں انہیں دوسروں کی مدد لینی پڑتی ہے، جس کے نتیجے میں ان کے میڈیکل بلوں کی ادائیگی میں غیر ضروری تاخیر کا خدشہ رہتا ہے۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے اس بات پر زور دیا کہ جن عوامی نمائندوں نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ عوامی خدمت اور جمہوری اداروں کے لیے وقف کیا ہے، ان کی سہولت، عزت اور وقار کا خیال رکھنا بھی متعلقہ اداروں کی ذمہ داری ہے۔ اسپیکر اسمبلی جناب ستیش مہانا نے وفد کی گزارشات اور سابق ارکانِ اسمبلی کے مسائل کو سنجیدگی سے سنا اور ان کے حل کے لیے ضروری کارروائی کیے جانے کی یقین دہانی کرائی۔ وفد نے امید ظاہر کی کہ اسپیکر اسمبلی کی مثبت مداخلت سے سابق ارکانِ اسمبلی اور قانون ساز کونسل کے اراکین کو درپیش مشکلات کا جلد از جلد حل ممکن ہو سکے گا۔ یہ اطلاع ڈاکٹر عمار رضوی کے سکریٹری جمیل حسن نقوی نے دی ہے۔

لکھنؤ کے تمام پولنگ مراکز پر خصوصی کیمپ لگائے گئے، ڈی ایم نے خود تیاریوں کا جائزہ لیا

چھوٹے ہوئے نام درج کرانے کی اپیل، کل اتوار کو بھی بوتھوں پر موجود رہیں گے بی ایل او

لکھنؤ۔ ووٹر لسٹ میں نام درج کرانے سے رہ جانے والے لوگوں کے لیے ہفتہ کو پورے ضلع میں خصوصی انتظامات کیے گئے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ہدایات پر خصوصی مختصر نظر ثانی 2027 کے تحت لکھنؤ کے تمام پولنگ مراکز پر خصوصی کیمپ لگائے گئے۔ پہلی بار ووٹ ڈالنے جا رہے نوجوانوں سمیت تمام اہل شہریوں کو ووٹر لسٹ میں نام شامل کرانے کی معلومات فراہم کی گئیں اور نئے ووٹروں سے فارم 6 بھی پُر کرایا گیا۔ ان کیمپوں کا جائزہ لینے کے لیے ضلع مجسٹریٹ/ضلع الیکشن افسر وشاکھ جی، سب ایریا کینٹونمنٹ بورڈ میں منعقدہ ووٹر بیداری پروگرام میں پہنچے۔ یہاں انہوں نے لوگوں کو ووٹ کی اہمیت سمجھائی اور اپیل کی کہ ہر اہل شہری اپنا نام ووٹر لسٹ میں ضرور درج کرائے اور جمہوریت کو مضبوط بنانے میں اپنی شراکت داری نبھائے۔ اس کے بعد ڈی ایم نے لکھنؤ وسطی (174) اور سروجنی نگر (170) اسمبلی حلقوں کے کئی پولنگ مراکز کا موقع پر جا کر معائنہ کیا۔ انہوں نے ٹکرا ہاؤس، لال باغ کے بوتھ نمبر 224 سے 228، ایما تھامسن، لال باغ کینٹ روڈ کے بوتھ نمبر 240 سے 246، بٹلر پیلس کالونی کے بوتھ نمبر 271 اور 272، نیز اودھ گرلز کالج، گوتم پلی کے بوتھ نمبر 258 اور 259 پر جاری کام کاج کا جائزہ لیا۔ اس کے ساتھ ہی بوتھ لیول افسران (بی ایل او) کو ضروری ہدایات بھی دیں۔ مزید آگے انہوں نے آشیانہ کے سینٹرل اکیڈمی اسکول میں بوتھ نمبر 347 سے 352 اور مہاراجہ بجلی پاسی سرکاری کالج میں بوتھ نمبر 334 سے 344 تک کی صورت حال کا جائزہ لیا۔ معائنے کے دوران تمام بوتھوں پر بی ایل او موجود پائے گئے۔ ڈی ایم نے ہدایات دیں کہ ضلع کے تمام اسمبلی حلقوں میں واقع ڈگری کالجوں اور دیگر تعلیمی اداروں کے پرنسپلوں اور شعبہ جات کے سربراہوں کے ساتھ تال میل قائم کر کے وہاں زیرِ تعلیم طلبہ، خاص طور پر نوجوان اور خواتین ووٹروں کے نام ووٹر لسٹ میں شامل کرانے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔ انہوں نے بتایا کہ اتوار 29 نومبر کو بھی خصوصی مہم چلائی جائے گی اور تمام بی ایل او اپنے اپنے بوتھوں پر موجود رہیں گے۔

یو پی میں یکم دسمبر سے شروع ہوگا یو پی کوآپریٹیو ایکسپو 2026

لکھنؤ:28 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کے وزیر برائے تعاون (آزاد چارج) جے پی ایس راٹھور نے ہفتہ کو لکھنؤ میں ایک پریس کانفرنس کی صدارت کی تاکہ آئندہ ہونے والے یو پی کوآپریٹیو ایکسپو 2026 کی تیاریوں پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ محکمہ تعاون اس عظیم الشان دس روزہ ایکسپو کا انعقاد یکم سے 10 دسمبر، 2026 کو بدھ من اکیڈمی میں کر رہا ہے۔ یہ ایکسپو روزانہ صبح 00:11 بجے سے رات 00:10 بجے تک عوام کے لیے کھلا رہے گا۔ IFFCO اور NAFED سمیت کئی تنظیمیں شرکت کریں گی: پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر جے پی ایس راٹھور نے کہا کہ اس ایکسپو کا بنیادی مقصد دیہی کسانوں، پروڈیوسروں اور کاریگروں کو براہ راست شہری صارفین سے جوڑ کر ایک مضبوط بازار فراہم کرنا ہے۔ ان کے مطابق، یہ پلیٹ فارم دیہی صنعت کاری اور خود روزگاری کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ کسانوں اور کوآپریٹیو کو معاشی طور پر خود انحصار بنانے میں مدد دے گا۔

’حیات اللہ انصاری‘ ایک ہمہ جہت تخلیق کار‘ کے عنوان سے توسیعی خطبہ

لکھنؤ، 28 نومبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے زیرِ اہتمام صدر شعبۂ اردو پروفیسر ثوبان سعید کی صدارت اور وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی زیرِ نگرانی ’حیات اللہ انصاری: ایک ہمہ جہت تخلیق کار‘ کے عنوان سے توسیعی خطبے کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کے آغاز میں ڈاکٹر موسیٰ رضا نے تعارفی کلمات پیش کرتے ہوئے موضوع کی اہمیت اور حیات اللہ انصاری کی ادبی و فکری شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ اردو کے اہم ادیبوں اور تخلیق کاروں کی شخصیت اور فن سے نئی نسل کو روشناس کرانا علمی و ادبی اداروں کی اہم ذمہ داری ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے لکھنؤ کیمپس کی ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر عشرت ناہید نے بطور مقرر شرکت کرتے ہوئے حیات اللہ انصاری کی شخصیت، افسانہ نگاری، ناول نگاری، صحافتی خدمات اور سیاسی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر عشرت ناہید نے کہا کہ حیات اللہ انصاری اردو ادب کی ان ممتاز شخصیات میں شامل ہیں جنہوں نے اپنی تخلیقی اور عملی زندگی کے ذریعے ادب، صحافت اور سیاست کے میدانوں میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ ان کی شخصیت کا مطالعہ محض ایک افسانہ نگار یا ناول نگار کی حیثیت سے نہیں کیا جا سکتا بلکہ وہ ایک ایسے صاحبِ فکر ادیب تھے جنہوں نے اپنے عہد کے سیاسی، سماجی اور تہذیبی حالات کو نہایت گہرائی سے محسوس کیا اور انہیں اپنی تخلیقات کا موضوع بنایا۔ ان کے یہاں انسانی ہمدردی، سماجی شعور، حقیقت نگاری اور ترقی پسند فکر نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ حیات اللہ انصاری کی سوانحی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے بتایا کہ ان کا تعلق لکھنؤ کے علمی و ادبی ماحول سے تھا۔ فرنگی محل میں پرورش پانے والے حیات اللہ انصاری نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی۔ دورانِ تعلیم ترقی پسند ادبی تحریک سے ان کی وابستگی نے ان کے فکری اور تخلیقی رجحانات کو متاثر کیا۔ حیات اللہ انصاری کی افسانہ نگاری پر گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر عشرت ناہید نے کہا کہ حیات اللہ انصاری نے اردو افسانے کو سماجی حقیقت نگاری اور انسانی نفسیات کے مطالعے سے نئی معنویت عطا کی۔ ان کے افسانوں میں معاشرتی ناہمواری، طبقاتی کشمکش، معاشی استحصال، انسانی رشتوں کی پیچیدگی اور عام انسان کی زندگی کے مسائل نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے افسانوی مجموعوں کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ان تخلیقات میں مصنف نے اپنے عہد کے سماجی حقائق کو فنکارانہ انداز میں پیش کیا ہے۔ ناول نگاری کے حوالے سے ڈاکٹر عشرت ناہید نے حیات اللہ انصاری کے پانچ جلدوں پر مشتمل ناول ’لہو کے پھول‘ کو اردو فکشن کا اہم کارنامہ قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ یہ ناول ہندوستان کی سیاسی، سماجی اور تہذیبی تاریخ کا ایک وسیع منظرنامہ پیش کرتا ہے۔ ناول میں تاریخ اور تخیل کا ایسا امتزاج ملتا ہے جو قاری کو ایک پورے عہد کے سیاسی و سماجی حالات سے روشناس کراتا ہے۔ ان کی سیاسی فکر میں جمہوریت، قومی یکجہتی، سماجی اصلاح اور عوامی خدمت کے تصورات بنیادی اہمیت رکھتے تھے۔ ان کی شخصیت میں ترقی پسند فکر اور انسانی اقدار کا امتزاج دکھائی دیتا ہے جو ان کی ادبی اور صحافتی تحریروں میں بھی منعکس ہوتا ہے۔ اس پروگرام کی نظامت ڈاکٹر اعظم انصاری اور اختتام پر ڈاکٹر سدھارت سدیپ نے کلمات تشکر ادا کیا۔

آل انڈیا ایجوکیشنل موومنٹ کے وفد کا اسلامک سینٹر آف انڈیا لکھنؤ کا دورہ

لکھنؤ، ۲۸؍ نومبر۔ آل انڈیا ایجوکیشنل موومنٹ، نئی دہلی کے ایک وفد نے اسلامک سینٹر آف انڈیا، فرنگی محل، لکھنؤ کا دورہ کیا اور ادارے میں جاری تعلیمی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ وفد نے اس بات پر خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا کہ اسلامک سینٹر میں دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم کو بھی یکساں اہمیت دی جا رہی ہے۔ اس موقع پر وفد نے اسلامک سینٹر آف انڈیا کے چیئرمین مولانا خالد رشید فرنگی محلی سے ملاقات کی۔ مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے بچوں کو اس ملک میں باعزت زندگی گزارنے اور اپنے آئینی حقوق حاصل کرنے کے لیے دینی اور عصری دونوں علوم سے آراستہ ہونا ضروری ہے، اور یہ تعلیم بھی معیاری ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ کو مسابقتی امتحانات کے لیے پیشہ ورانہ اور منظم انداز میں تیار کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اسی مقصد کے تحت اسلامک سینٹر میں دینی اور عصری تعلیم کا مربوط نظام قائم کیا گیا ہے۔ آل انڈیا ایجوکیشنل موومنٹ کے سکریٹری جناب عبدالرشید نے اس موقع پر کہا کہ آل انڈیا ایجوکیشنل موومنٹ ملک کے پسماندہ طبقات میں معیاری تعلیم کے فروغ کے لیے طویل عرصے سے سرگرم عمل ہے۔ تنظیم اس مقصد کے تحت تعلیمی کانفرنسوں، تعلیمی کارواں، قانونی بیداری کے سیمینارز اور اساتذہ کی تربیت کے پروگرام منعقد کرتی رہی ہے۔ ملاقات کے دوران شرکاء نے اس بات پر اتفاق کیا کہ تعلیمی بیداری اور معیاری تعلیم کے اس کارواں کو ایک منظم مشن کے تحت پورے ملک میں وسعت دینے اور مسلسل جاری رکھنے کی ضرورت ہے، تاکہ ملک کے پسماندہ اور محروم طبقات کے طلبہ کو بہتر تعلیمی مواقع فراہم کیے جا سکیں اور وہ قومی ترقی میں مؤثر کردار ادا کر سکیں۔ وفد میں عبدالرشید جنرل سکریٹری اے آئی ای ایم، الیاس سیفی سکریٹری اے آئی ای ایم، ڈاکٹر سکندر اصلاحی، صدر القران ایجوکیشنل ویلفیئر ٹرسٹ، لکھنؤ، اعجاز غوری، اے آئی ای ایم، ڈاکٹر قاضی محمد میاں، اے آئی ای ایم، معین انصاری اے آئی ای ایم اور ابراہیم انصاری اے آئی ای ایم شامل تھے۔

ڈی پی ایس ایلڈیکو میں سی بی ایس ای کے زیر اہتمام ڈیزاسٹر مینجمنٹ پر ایک روزہ تربیتی ورکشاپ کا کامیاب انعقاد

Disaster Management Manual
LHI
(Under t
ELDECO
w Delhi)

لکھنؤ: دہلی پبلک اسکول (ڈی پی ایس)، ایلڈیکو میں سی بی ایس ای کے سینٹر آف ایکسیلینس (COE) کے زیر اہتمام ڈیزاسٹر مینجمنٹ (آفات سے نمٹنے کے انتظامات) کے موضوع پر ایک روزہ کیپیسٹی بلڈنگ پروگرام کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ اس ورکشاپ کا بنیادی مقصد اساتذہ کو ہنگامی حالات سے نمٹنے، خطرات کا جائزہ لینے اور حفاظتی اصولوں کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کی عملی مہارتوں سے آراستہ کرنا تھا۔ پروگرام میں ماہر مقررین اور ریسورس پرسنز کے طور پر دی کیمبرج اسکول، ہردوئی کی پرنسپل ڈاکٹر سونیکا کوشک اور سی بی ایس ای کے ریسورس پرسن جناب ونے کمار نے شرکت کی۔ انہوں نے تبادلہ خیال کے سیشنز اور گروپ سرگرمیوں کے ذریعے اساتذہ کو ممکنہ آفات کی نشاندہی، بچاؤ کی تدابیر اور فوری فیصلہ سازی کی باریکیوں سے واقف کرایا۔ مقررین نے اس بات پر خصوصی زور دیا کہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ صرف ہنگامی صورتحال کی تیاری نہیں ہے، بلکہ اسے روزمرہ کے اسکولی نظام کا لازمی حصہ ہونا چاہیے۔ اس ورکشاپ میں ڈی پی ایس ایلڈیکو کے 30 اور شہر کے دیگر ممتاز سی بی ایس ای اسکولوں کے 30 اساتذہ سمیت کل 60 شرکاء نے پورے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ اجتماعی غور و خوض اور کیس اسٹڈی پر مبنی مباحثوں نے اساتذہ کو اپنے تجربات شیئر کرنے کا بہترین موقع فراہم کیا۔ اختتامی تقریب میں تمام شرکاء نے اپنے اپنے اسکولوں میں محفوظ اور سازگار تعلیمی ماحول کو یقینی بنانے کا عہد کیا۔ یہ اقدام ادارے کی جانب سے حفاظت، بیداری اور اساتذہ کی مسلسل پیشہ ورانہ ترقی کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔

رائے بریلی میں راہل گاندھی پر برسے چراغ پاسوان

رائے بریلی: 28 نومبر (پی این ایس) مرکزی وزیر اور ایل جے پی (رام ولاس) کے قومی صدر چراغ پاسوان نے اتر پردیش میں راہل گاندھی کے پارلیمانی حلقہ رائے بریلی سے اپنی انتخابی مہم کا آغاز کیا۔ پارٹی کے 26 ویں یوم تاسیس اور بھیم سنکلپ دیوس کے موقع پر جی آئی سی گراؤنڈ میں منعقدہ ایک جلسہ عام میں چراغ پاسوان نے کانگریس اور سماج وادی پارٹی کو سخت نشانہ بنایا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اپوزیشن آئین کے بارے میں کنفیوژن پھیلا کر ووٹ حاصل کرنے کی سیاست کر رہی ہے اور تحفظات خطرے میں ہیں۔ ایل جے پی (رام ولاس) کے قومی صدر چراغ پاسوان نے کہا کہ ان کی پارٹی ریاست کی تمام 403 سیٹوں پر 2027 کے اسمبلی انتخابات کی تیاری کر رہی ہے۔

صفحہ اول کا بقیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

معاملہ خواتین ریزرویشن کا ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔۔

یہ بیان لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے آج میڈیا اہلکاروں کے سامنے حد بندی بل سے متعلق اپنے شبہات ظاہر کرتے ہوئے دیا۔ ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ ”نریندر مودی اور امت شاہ کچھ بھی کر لیں، ہم کسی قیمت پر جمہوریت اور آئین کا قتل نہیں ہونے دیں گے۔“ دراصل مرکز کی مودی حکومت حد بندی بل کو پارلیمنٹ سے منظور کرانا چاہتی ہے، لیکن انڈیا بلاک اس کے سخت خلاف ہے۔ اپوزیشن پارٹیوں نے حد بندی بل میں کچھ باتوں کو جمہوریت کے لیے خطرناک اور ایس سی/ایس ٹی طبقہ کے خلاف ٹھہرایا ہے۔ راہل گاندھی نے آج ان معاملات کو بہت وضاحت کے ساتھ میڈیا کے سامنے پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ ”اگر آپ کے ذہن میں سوال ہے کہ حد بندی کے بعد سماجی انصاف کا کیا ہوگا؟ تو اس کا جواب ہے کہ 40 سال کے لیے اسے بھول جایئے۔“ وہ کہتے ہیں کہ ”او بی سی، دلت اور قبائلی لفظ بھول جایئے، یعنی ان کی آبادی تو بڑھے گی، لیکن نمائندگی نہیں بڑھے گی، کیونکہ مودی اس پر روک لگا دیں گے۔“

اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے راہل گاندھی کہتے ہیں کہ ”یہ پورا ڈرامہ 2011 کی مردم شماری کی بنیاد پر ہوگا اور بی جے پی براہ راست طور پر او بی سی، ایس سی/ایس ٹی اور اقلیتوں کو کنارہ کش کر رہی ہے۔“ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ”خواتین ریزرویشن بل پہلے ہی پاس ہو چکا ہے، بی جے پی اسے کل سے ہی نافذ کر سکتی ہے، لیکن وہ ایسا کرے گی نہیں۔ سچائی یہ ہے کہ معاملہ خواتین ریزرویشن نہیں، دراصل یہ ایس سی/ایس ٹی کی سیٹوں کو لاک کرنے کی کوشش ہے۔“

حد بندی بل کے ذریعہ لوک سبھا میں سیٹوں کی تعداد 543 سے بڑھا کر 850 کرنے کی کوشش کو راہل گاندھی نے جمہوریت و آئین کا قتل ٹھہرایا، اور کہا کہ ”850 کا نمبر جین-زی کے مستقبل کو، روزگار کو ختم کرنے اور ملک کی پوری دولت اڈانی کو دینے کا نمبر ہے۔ لیکن اگر مودی-شاہ سوچ رہے ہیں کہ انھوں نے پہلے ’ووٹ چوری‘ کی اور اب حد بندی کے ذریعہ جمہوریت کو ختم کر دیں گے، تو یہ جین-زی اور مجھے پہچان نہیں پا رہے، کیونکہ ہم انھیں چھوڑیں گے نہیں۔“ انھوں نے پورے عزم کے ساتھ کہا کہ وہ مودی-شاہ کی سازش کو ناکام بنائیں گے اور ہندوستانی آئین و جمہوریت کی حفاظت کرتے رہیں گے۔

ایکسپو 2026 کے دوسرے دن ہندوستانی فن و دستکاری کا شاندار مظاہرہ

لکھنؤ، 28 نومبر۔ آرٹیزنز آف اودھ-آرٹ اینڈ کلچر ایکسپو 2026 کے دوسرے دن، ہفتہ 28 نومبر کو گومتی نگر واقع یو پی درشن پارک میں ہندوستانی فن، ثقافت، ملبوسات کی روایات اور دستکاری کے شاندار ورثے کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے ایک عظیم الشان پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر موجود مہمانِ خصوصی اور معروف سماجی کارکن نمرتا پاٹھک نے خواتین فنکاروں کی بھرپور ستائش کی۔ اس موقع پر ”واؤ ٹاکس“ اور کھادی و ہندوستانی ثقافتی ملبوسات کے فیشن شو کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ پروگرام میں روایتی ہندوستانی ملبوسات کی خوبصورتی، دیسی دستکاری کے اعلیٰ معیار اور جدید فیشن کے تخلیقی اظہار کا منفرد امتزاج دیکھنے کو ملا۔ ایکسپو میں 70 سے زائد اسٹال لگائے گئے، جن میں خواتین کاروباریوں، دستکاروں اور مقامی کاروباری افراد کی جانب سے مختلف قسم کے ملبوسات، روایتی پکوان، ہاتھ سے بنائے گئے زیورات، آرائشی اشیاء اور فنکارانہ مصنوعات پیش کی گئیں۔ ان اسٹالوں کے ذریعے مقامی صلاحیتوں، گھریلو صنعتوں اور خواتین کی کاروباری سرگرمیوں کو ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کیا جا رہا ہے۔ جوشیلے موسیقی اور رنگ برنگی روشنیوں سے سجے ریمپ پر منعقدہ کھادی اور ہندوستانی ثقافتی ملبوسات کا فیشن شو تین مرحلوں میں منعقد کیا گیا۔ اس میں ہندوستانی ملبوسات کی روایات کے ارتقا سے لے کر اودھ کے شاہی ملبوسات کی ثقافت تک کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا۔ فیشن شو کے پہلے مرحلے کا موضوع ”کھادی بی کل سے آج تک“ تھا۔ اس مرحلے میں کرتا، انگ رکھا، دھوتی جیسے روایتی ملبوسات سے لے کر جدید فیشن کے ملبوسات تک کھادی کے ارتقائی سفر کو دکھایا گیا۔

گھر سے باہر، بچوں کے ساتھ رہنے والی خاتون کے مکان پر چوروں کا دھاوا

دبگہ، لکھنؤ۔ دبگہ تھانہ علاقے میں پولیس کی سستی کا خمیازہ ایک خاندان کو بھگتنا پڑا۔ دشہری موڑ واقع رائل سٹی میں جن ہت اسپتال کے قریب رہنے والے سربجیت کمار کی اہلیہ گزشتہ بدھ کو ضروری کام سے گھر سے باہر گئی تھیں۔ اسی دوران پولیس کی ناک کے نیچے چور گھر میں داخل ہوئے اور نقدی کے ساتھ سونے چاندی کے زیورات سمیٹ کر بآسانی فرار ہو گئے۔ ہفتہ کو جب خاتون گھر واپس لوٹیں تو مرکزی دروازے کا تالا ٹوٹا دیکھ کر ان کے پیروں تلے زمین کھسک گئی۔ اندر کمروں میں سارا سامان بکھرا پڑا تھا۔ صاف ظاہر تھا کہ چوروں کو نہ کسی کا ڈر تھا اور نہ ہی پولیس کا خوف۔ سوال یہ ہے کہ گھر کا تالا ٹوٹ گیا اور علاقے میں گشت کرنے والی پولیس کو اس کی بھنک تک نہیں لگی۔ متاثرہ خاتون کے مطابق ان کے شوہر گھر سے باہر رہ کر ڈیوٹی کرتے ہیں اور وہ بچوں کے ساتھ اسی مکان میں رہتی ہیں۔ چوری کا پتا چلنے پر انہوں نے دبگہ تھانے میں تحریری شکایت دے کر انصاف کی فریاد کی ہے۔ واقعے کے بعد مقامی لوگوں میں شدید غم و غصہ ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ دبگہ پولیس باقاعدگی سے رات میں گشت نہیں کرتی۔ اگر ہر رات گشت ہوتی تو چوروں کی اتنی ہمت نہ ہوتی اور یہ واردات ٹل سکتی تھی۔ لوگوں کا الزام ہے کہ گشت صرف کاغذوں تک محدود ہے، جبکہ حقیقت میں پورا علاقہ خدا کے بھروسے ہے۔

اودھ نامہ

عالمی رہنماؤں کی ملاقات کے بعد امریکی رخ

امریکہ اور چین، امریکہ اور روس یہ آپس میں ایک دوسرے پسند نہیں کرتے اور ان کے اختلافات بھی جگ ظاہر ہیں، لیکن حال ہی میں چین میں منعقدہ ٹرمپ، جن پنگ اور پوتن کی براہِ راست سہ رخی ملاقات نے اچانک عالمی منظرنامہ بدل دیا ہے۔ ماہرین ابھی اندازے ہی لگا رہے ہیں کہ ان تینوں کی ملاقات مستقبل قریب میں کیا رنگ لائے گی یا کیا گل کھلائے گی۔ پہلے چین کے خلاف ہندوستان کو استعمال کرنے کی ضرورت امریکہ کو مودی جی کی ناز برداری پر مجبور کرتی تھی اسی لئے ٹرمپ مودی جی کو اکثر مائی فرینڈ مائی فرینڈ کہتے نہیں تھکتے تھے، اور ستھ ہی ٹیرف بھی بڑھاتے جارہے تھے۔ لیکن اب صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے چینی صدر سے ٹکراؤ کی حکمت عملی چھوڑ کر گفت وشنید سے مسائل حل کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اس لیے منطقی طور سے امریکہ کے نزدیک عالمی شطرنج کی بساط پر اب ہندوستان کی حیثیت وزیر سے گھٹ کر پیادے کی سی ہوجائے گی بلکہ ہوکر رہ گئی ہے۔

اس تناظر میں خالصتان کے حامی وکیل گروپتونت سنگھ پنوں نے نیویارک کورٹ میں این ایس اے اجیت ڈوبھال اور را ن کے سابق سربراہ سامنت گوئل کو سمن بھیجنے کی اجازت حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد اس کام کی خاطر دہلی کی تین عدالتوں پٹیالہ ہاؤس کورٹ کمپلیکس، دوارکا کورٹ کمپلیکس اور تیس ہزاری کورٹ کمپلیکس کی نشاندہی کی ہے تاکہ امریکی عدالت ان عدالتوں کے توسط سے دونوں افسران کو سمن بھیج سکے۔ وہ عوصہ دراز سے ہندوستانی عدالتوں کے ذریعہ قومی سلامتی کے مشیر (این ایس اے) اجیت ڈوبھال اور ریسرچ اینڈ اینالیسس ونگ (را) کے سابق سربراہ سامنت گوئل کو سمن بھیجنے کی اجازت چاہتا تھا۔ اس مقصد میں اسے بالآخر کامیابی مل ہی گئی۔

اصل میں نکھل گپتا نامی تاجر کی چیک میں گرفتاری کے بعد جو پنڈورا بکس کھلا یہ بھی اسی بوتل کے اندر سے نکل کر آنے والا ایک جن ہے۔ فی الحال گپتا جی کے خلاف ایک فوجداری مقدمہ جاری ہے۔ امریکی استغاثہ نے گپتا پر یہ اضافی الزام بھی لگادیا ہے کہ انہوں نے ہندوستان کی بیرونی خفیہ ایجنسی را کے ایک سابق افسر کی ہدایت پر پنوں کے قتل کے لیے ایک قاتل کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ یہ دوسری فردِ جرم میں را کے سابق ایجنٹ وکاس یادو کو اس سازش کا مبینہ ماسٹر مائنڈ قرار دینے کے لیے اکتوبر 2024 میں منظرِ عام پر لائی گئی تھی۔ اس کا سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ نکھل گپتا نے قتل کے لیے سپاری دینے کی سازش سے متعلق اس پر لگنے والے تینوں الزامات کا اعتراف کرلیا تھا اور اب سزا کا منتظر ہے۔ اس منصوبے پر چونکہ عمل درآمد نہیں ہوسکا اور گروپتونت زندہ وتابندہ ہے اس لیے شاید نکھل گپتا کو امید ہوگی کہ اس کو بڑی سزا نہیں ملے گی اور وہ چند سال جیل میں گزار کر گھر لوٹ آئے گا۔ امریکہ کے اندر ڈھائی سال کے اندر فیصلہ ہونے جارہا جبکہ ہندوستان میں تو کئی سالوں تک نہ فردِ جرم داخل ہوتی ہے اور نہ مقدمہ شروع ہوتا ہے۔ اس کا ایک ثبوت شرجیل امام ہے جسے ابھی ایک دن قبل امریکہ میں مذہبی آزادی کے تحفظ والے ادارے یو ایس آر آئی سی مذہبی بنیادوں پر ستائے جانے والوں کی فہرست میں شامل کرکے ہمارے عدلیہ کو شرمندہ کردیا۔ ایک طرف اپنے لوگوں کے حقوق پامال کرنا اور پھر وشو گرو بننے کے خواب دیکھنا دراصل مونگیری لال کے حسین سپنے نہیں تو کیا ہے۔ اجیت ڈوبھال کے خلاف امریکی عدالت کے مذکورہ بالا فیصلے پر حکومت ہند نے واضح طور پر کہا ہے کہ ہندوستان میں سمن بھیجنے کے لیے وزارت قانون کے ذریعے کارروائی کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ اس بابت وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ 'ہم اپنے سینئر افسران پر کیے جانے والے من گھڑت اور بدنیتی پر مبنی حملوں کو مسترد کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم ان بے بنیاد مقدمات کو بھی مسترد کرتے ہیں۔ کیونکہ ہندوستان میں عدالتی دستاویز بھیجنے کی درخواست صرف ہندوستان کی مقررہ مرکزی اتھارٹی، یعنی وزارت قانون وانصاف کے ذریعے ہی بھیجی جاسکتی ہے''۔

یہاں یہ وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ ہندوستان کے وزارت خارجہ کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ امریکی اس ضابطے کو نہیں جانتے۔ انہوں نے اس کا پاس ولحاظ رکھا ہے۔ امریکہ کی عدالت کو اس بات کا علم ہے اسی لیے اس نے یہ سفارتی نوٹ فارن سوورین امیونٹیز ایکٹ (ایف ایس آئی اے) کی دفعہ 1608 (اے) (4) کے تحت ہندوستانی سفارت خانے کو بھیجا اور درخواست کی کہ سمن اور شکایت متعلقہ ہندوستانی اتھارٹی تک پہنچائی جائے۔ اس نوٹ میں حکومت ہند پر یہ واضح کردیا گیا کہ شکایت بھیجے جانے کے 60 دن کی مدت میں فریق مخالف کو اپنا جواب دینا ہوگا۔ ساتھ ہی خبردار کیا گیا تھا کہ ایسا نہ کرنے کی صورت میں اس کے خلاف یکطرفہ فیصلہ سنایا جاسکتا ہے۔ اس صورت میں اسے اپنا موقف پیش کرنے یا ثبوت فراہم کرنے کا موقع بھی نہیں مل سکے گا۔ بتادیں کہ رواں سال 9 نومبر کے ایک حکمنامہ میں نیویارک کے جنوبی ضلع کی امریکی ضلع عدالت کی جج کیتھرین پولک فیلا نے پنوں کی اس درخواست کو منظور کرلیا تھا جس میں انہوں نے اجیت ڈوبھال اور سامنت گوئل کے خلاف امریکی عدلیہ کے توسط سے ان ہندوستانی عدالتوں کو سمن بھیجنے کی اجازت مانگی تھی، جن کے دائرہ اختیار میں ان دونوں افسران کی رہائش گاہ آتی ہے۔ ستمبر 2024 میں دائر کیے جانے والے اس دیوانی مقدمہ میں حکومت ہند، اجیت ڈوبھال، سامنت گوئل، را کے سابق افسر وکرم یادو، نکھل گپتا اور 50 نامعلوم لوگوں کو فریق بنایا گیا ہے۔ گروپتونت پنوں نے ان سب پر الزام لگایا ہے کہ فریق مخالف نے نیویارک میں واقع ان کے گھر پر انہیں قتل کرنے کی سازش رچی تھی۔ ان کے مطابق، یہ سازش ایک آزاد سکھ ریاست کے مطالبے کے سلسلے میں ان کی سرگرمیوں کے جواب میں کی گئی تھی۔ ہندوستان کا گھریلو قانون براہِ راست تو سمن بھیجنے کی اجازت نہیں دیتا مگر ہندوستانی عدالتی نظام کے ذریعے سمن بھیجے جاسکتے ہیں۔ چونکہ یہ سمن حکومت ہند کے خلاف بھی جاری کئے گئے ہیں اس لئے دیکھنا ہوگا کہ حکومت ہند اس پر کیا اور کس سطرح کی کاروائی کرتی ہے۔

حدبندی ترمیمی بل: نیا جال لائے پرانے شکاری

معصوم مرادآبادی

حدبندی ترمیمی بل پاس کرانے کے لیے حکومت نے 30/نومبر کو پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس طلب کیا ہے۔ اس اجلاس میں حکومت خواتین ریزرویشن کی آڑ میں حدبندی ترمیمی بل دوبارہ پیش کرنے جارہی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ پارلیمنٹ کے مانسوں اجلاس کے خاتمہ کا اعلان نہ کرکے جن اندیشوں کو جنم دیا گیا تھا، وہ حقیقت بن کر سامنے آگئے ہیں ۔ حکومت نے پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس سے پہلے تین دن کا خصوصی اجلاس طلب کیا ہے۔ اس سے قبل اپریل میں اسی بل کو پاس کرانے کے لیے پارلیمنٹ کا سہ روزہ اجلاس بلایا گیا تھا، لیکن اس وقت اپوزیشن نے اپنے بے مثال اتحاد سے حکومت کے ارادوں کو ناکام بنادیا تھا۔ اس آئینی ترمیم کو پاس کرانے کے لیے لوک سبھا میں ایک تہائی اکثریت کی ضرورت تھی، جو اس وقت حکومت کے پاس نہیں تھی، اس لیے یہ بل اوندھے منہ گرگیا۔ لیکن گزشتہ عرصے میں حکومت نے اقتدار اور وسائل کے دم پر کچھ ایسی چال چلی کہ اب وہ دوتہائی اکثریت کے قریب پہنچ گئی ہے۔ تمام تر سیاسی اخلاقیات اور جمہوری تقاضوں کو پس پشت ڈال کر اپوزیشن کے خیمے میں نقب زنی کی گئی۔ سب سے بڑا نقب ممتا بنرجی کی ترنمول کانگریس میں لگایا گیا۔ اس کے بیس ممبران پارلیمنٹ کو بغاوت پر آمادہ کرکے ایک ایسی پارٹی میں ضم کرلیا گیا جس کا نام بھی کسی نے نہیں سنا تھا۔ حالانکہ ابھی تک ترنمول کانگریس کے ان باغی ارکان کے بارے میں اسپیکر نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے اور ان کی دل بدلی پر ابھی تک شکوک وشبہات کے بادل ہیں، لیکن ترنمول کے یہ ارکان حدبندی ترمیمی بل پاس کرانے میں حکومت کی مدد کریں گے۔ اتنا ہی نہیں شیوسینا (ادھو ٹھاکرے) کے چھ ارکان پارلیمنٹ کو بھی بغاوت پر آمادہ کیا گیا اور اب تمل ناڈو کی ڈی ایم کے بھی اس بل کی مشروط حمایت پر آمادہ نظر آتی ہے، لیکن پھر بھی دوتہائی اکثریت (362) میں کسر باقی رہ گئی ہے۔

حکومت کو ابھی چالیس ارکان پارلیمنٹ کی مزید ضرورت ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ اپوزیشن کے چالیس ارکان ٹوٹ کر، انضمام یا حمایت کے ذریعہ این ڈی اے میں شامل ہوں یا الگ گروپ بنا کر حکومت کی حمایت کریں۔ دوسرا متبادل یہ ہے کہ اپوزیشن کے ممبران غیر حاضر رہیں۔ ایسا کرنے سے پارلیمنٹ میں ممبران کی مجموعی تعداد گھٹ جائے گی۔ اس طرح دوتہائی تعداد 319 پر آجائے گی۔ اس کے لیے سماجوادی پارٹی (37) ڈی ایم کے (22) این سی پی۔ شرد (8) اور ٹی ایم سی (8) یعنی مجموعی طور پر 75 ارکان میں سے 61 کو غیر حاضر کرانا ہوگا۔ ان کے علاوہ سات آزاد اور چھوٹی پارٹیوں کے بھی دس ممبران پارلیمنٹ پر بھی حکومت کی نظر ہے ۔ کانگریس (98) کے بھی کچھ ارکان غیر حاضر کرائے جاسکتے ہیں۔ اگر یہ ترمیمی بل پاس ہوگیا تو سبھی صوبوں میں لوک سبھا سیٹوں میں یکساں طور پر پچاس فیصد کا اضافہ ہوگا اور لوک سبھا کی مجموعی تعداد بڑھ کر 850 تک پہنچ جائے گی۔ مرکزی کابینہ نے بھی اس کی منظوری دے دی ہے ۔ نئی حدبندی کے بعد 2029 کے عام انتخابات سے لوک سبھا اور اسمبلیوں کی ایک تہائی نشستوں پر خواتین ریزرویشن کا نفاذ ہوگا۔ اس کے علاوہ لوک سبھا اور اسمبلیوں کے انتخابات ایک ساتھ کرانے کے لیے دستوری ترمیم کا راستہ بھی صاف ہوجائے گا۔ اس طرح حکومت کے لیے پارلیمنٹ سے یکساں سول کوڈ اور وہ تمام آئینی ترمیمات پاس کرانے کی راہ آسان ہوجائے گی جن کی وہ خواہش مند ہے اور جن سے اس ملک کا وفاقی ڈھانچہ بالکل تہس نہس ہوجائے گا اور جمہوریت ایک خواب بن کر رہ جائے گی۔

یہی وجہ ہے کہ اپوزیشن نے اس کو آئین پر حملہ قرار دیتے ہوئے اس کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی ہے۔ اپوزیشن کا الزام ہے کہ حکومت لوک سبھا میں اکثریت کا ایک 'جعلی' ڈھانچہ کھڑا کرنے کی کوشش کررہی ہے تاکہ اس متنازعہ بل کو پاس کرایا جاسکے ۔ یہ بظاہر پارلیمنٹ کی طاقت کو بڑھانے اور خواتین کو 33/فیصد ریزرویشن دینے کا عمل ہے، لیکن جیسا کہ اپوزیشن نے کہا ہے کہ یہ ملک میں جمہوریت کو ختم کرنے اور بی جے پی کو ہمیشہ کے لیے اقتدار میں رکھنے کا حربہ ہے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ خواتین کو قانون ساز اداروں میں ریزرویشن دینے کا قانون ستمبر 2023 میں بن چکا ہے۔ اپوزیشن نے اس بل کو فوری طور پر نافذ کرنے کے کو کہا تھا۔ لیکن حکومت نے اسے ٹھنڈے بستے میں ڈال دیا۔ حکومت اگر خواتین کو قانون ساز اداروں میں ریزرویشن دینے کے معاملے میں سنجیدہ ہوتی تو 2024 کے عام انتخابات کے بعد لوک سبھا کی 543 نشستوں میں 181 پر خواتین کامیاب ہوتیں اور مردوں کی تعداد 362 ہوتی۔ اب لوک سبھا کی نشستیں بڑھا کر 850 کرنے کا جو منصوبہ ہے اس میں خواتین کی تعداد 283 ہوگی جو 567 مرد ممبران کا مقابلہ کریں گی۔ اس طرح نئی حدبندی کے بعد لوک سبھا میں مردوں کی تعداد لوک سبھا کی موجودہ تعداد سے بھی بڑھ جائے گی۔

اس سے پہلے اپریل میں جب قانون ساز اداروں کی نئی حدبندی سے متعلق آئینی ترمیم کو اپوزیشن نے ناکام بنایا تھا تب حکومت اور گودی میڈیا دونوں نے اپنی پسپائی کو چھپانے کے لیے یہ جھوٹ پھیلایا کہ اپوزیشن نے خواتین ریزرویشن بل کی مخالفت کرکے ملک کی آدھی آبادی کو اپنا مخالف بنالیا ہے جبکہ پارلیمنٹ کے روبرو اصل سوال خواتین ریزرویشن بل تھا ہی نہیں بلکہ مودی سرکار خواتین ریزرویشن بل کی آڑ میں ایک ایسا کھیل کھیلنا چاہتی تھی جو اگر کامیاب ہوجاتا تو ملک کا انتخابی ڈھانچہ اس انداز میں بدل جاتا کہ پھر بی جے پی کو اقتدار سے بے دخل کرنا کبھی ممکن ہی نہیں ہوپاتا۔ گزشتہ اپریل میں پارلیمنٹ میں اکیس گھنٹوں تک چلی بحث کے دوران 131ویں آئینی ترمیم پر رائے شماری کے دوران 528 لوک سبھا ممبران میں سے 298 ممبران نے اس کے حق میں ووٹ دیا اور 230 ووٹ اس آئینی ترمیم کے خلاف پڑے۔ جبکہ اس ترمیم کو پاس کرانے کے لیے دوتہائی اکثریت درکار تھی جس کا آنکڑا 352 ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ آئینی ترمیم اپوزیشن کے بے مثال اتحاد کی وجہ سے ناکامی سے دوچار ہوئی اور حکومت منہ تکتی رہ گئی۔ اپوزیشن کو اس کامیابی سے بڑی تقویت حاصل ہوئی تھی جبکہ حکومت اپنے زخم سہلانے میں مصروف تھی ۔ تب پورے ملک میں حکمراں بی جے پی کے لوگ اپوزیشن کو کوستے پھرے کہ اس نے خواتین کو قانون ساز اداروں میں نمائندگی دینے والے مسودہ قانون کی مخالفت کرکے اپنے خواتین دشمن ہونے کا ثبوت دیا ہے۔

گزشتہ اپریل میں اپوزیشن نے متحد ہوکر حکومت کی اس سازش کو ناکام بنادیا تھا جو وہ ملک کے انتخابی ڈھانچے کو بدل کر ہمیشہ کے لیے اقتدار میں رہنے کے خواب دیکھ رہی تھی۔ بظاہر یہ آئینی ترمیم پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں ممبران کی تعداد بڑھانے کے مقصد سے کی جارہی تھی اور اس کے لیے خواتین کی آڑ لے کر یہ تاثر دیا جارہا تھا کہ یہ کام خواتین کو قانون ساز اداروں میں 33 فیصد ریزرویشن دینے کے لیے کیا جارہا ہے مگر اس کے پیچھے منشا یہ تھی کہ 2029 کے عام انتخابات میں لوک سبھا کی سیٹیں اتنی بڑھا لی جائیں کہ بی جے پی سرکار کبھی اقتدار سے محروم ہی نہ ہوسکے۔ حالانکہ قانون ساز اداروں میں خواتین کو ریزرویشن دینے کا بل 2023 میں پاس ہوچکا ہے اور خاص بات یہ ہے کہ اس بل کو پاس کرانے میں اپوزیشن کا بھی اتنا ہی ہاتھ تھا جتنا سرکار کا۔ اگر بی جے پی سرکار اس معاملے میں سنجیدہ ہوتی تو وہ اسے 2024 کے عام انتخابات میں نافذ کرکے خواتین کی نمائندگی کا مسئلہ حل کرسکتی تھی۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا بلکہ اس کے لیے ایک جال بچھایا گیا جس میں اپوزیشن کو پھانسنے کی کوشش کی گئی۔ جب حکومت اپنے مقصد میں ناکام ہوگئی تو اس نے پارلیمنٹ میں دوتہائی اکثریت حاصل کرنے کے لیے تمام غیر اخلاقی راستوں کا انتخاب کیا اور اسی کے بل بوتے پر وہ حدبندی ترمیمی بل پاس کرانے کے لیے کمر کس کر میدان میں آئی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کل یعنی پیر کو اپوزیشن اس کا مقابلہ کس انداز میں کرتی ہے۔ کانگریس کہنا ہے کہ پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس خواتین ریزرویشن کے لیے نہیں بلایا جارہا ہے بلکہ اس کا مقصد عوام کی آواز کو دبانے کے لیے من مانے طریقوں سے حلقوں کی حدبندی کرنا ہے۔ المیہ یہ بھی ہے کہ ان حلقہ بندیوں کا ذمہ دار چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو بنایا جاسکتا ہے جن کا کردار بری طرح سوالات کے گھیرے میں ہے۔ ☆☆☆

masoom.moradabadi@gmail.com

اخلاقی حدود وقیود سے بے نیاز زعفرانی حدبندی

ڈاکٹر سلیم خان

مودی سرکار کو امسال بجٹ اجلاس میں پہلی بار منہ کی کھانی پڑی تھی ۔ 17/اپریل 2026 کو بجٹ سیشن کے دوران حلقہ بندی سے متعلق آئینی ترمیمی بل لوک سبھا میں درکار حمایت نہ ملنے کی وجہ سے نہیں منظور ہوسکا تھا۔ اس کا بنیادی مقصد پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں میں خواتین کے تحفظات کا نفاذ تھا۔ بی جے پی کی قیادت والی این ڈی اے حکومت نے اپنی اس شکست کا ازالہ کرنے اور مطلوبہ عددی اکثریت جمع کرنے کی مہینوں پر محیط پسِ پردہ کوششوں کے بعد، 30/نومبر کو لوک سبھا کا اور 2 دسمبر سے راجیہ سبھا کا اجلاس دوبارہ شروع کرنے کا اعلان کردیا ہے۔ ممکنہ طور پر یہ اجلاس 3 دسمبر تک جاری رہیں گے۔ کرن رجیجو نے یہ واضح نہیں کرنا کہ اس مختصر اجلاس میں کون سا سرکاری کام نمٹایا جائے گا اس بات کا ثبوت ہے کہ حدبندی بل اور اس سے متعلقہ قانون سازی میں ہونے والی ناکامی کا بدلہ لینے کی بابت مودی سرکار کے اندر خوداعتمادی کا فقدان ہے ورنہ وہ کھلے عام کہہ سکتی تھی کہ ہم خواتین کو ان کا حق دلانے کی خاطر حد بندی کرنے جارہے ہیں اور اس کی مخالفت کرنے والے خواتین کے دشمن ہیں ۔ بی جے پی پر داغ کا یہ شعر صادق آتا ہے ۔

کیسا پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

یہ دراصل موجودہ سرکار کے اپنے ہاتھوں کی پیدا کردہ مصیبت ہے۔ اس نے 2023 میں خواتین کے لیے دیئے جانے والے 33 فیصد ریزرویشن کے نفاذ کو بلاوجہ انتخابی حلقوں کی تعداد میں اضافہ اور ان کی نئی حدبندی سے جوڑ دیا۔ کانگریس کے قیادت والی اپوزیشن جماعتوں کے محاذ 'انڈیا' کا موقف ہے کہ خواتین کو ریزرویشن موجودہ نظام کے تحت ہی حد بندی سے الگ کردیا جائے مگر مودی حکومت اپنے سیاسی فائدے کے لیے انتخابی نقشے کو ازسرِ نو ترتیب دینے کی کوشش کررہی ہے۔ حکومت حدبندی کی آڑ میں ایسے حلقۂ انتخاب بنانا چاہتی ہے کہ اس کے مخالف ووٹ تقسیم ہوجائیں اور نتیجے پر اثر انداز نہ ہوسکیں ۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مختلف مخالف حلقوں کو جوڑ کر ایک بڑا حلقہ بنادیا جائے تاکہ تین چار کے بجائے صرف ایک حلقہ میں شکست ہو۔ یہ کوئی خیالی اندیشے نہیں بلکہ مودی سرکار آسام میں یہ تجربہ کرچکی ہے اور اس دھوکہ دھڑی سے انتخاب جیتنے کے بعد صوبے کے وزیر اعلیٰ ہیمنتا بسوا سرما اپنی فتح کا کریڈٹ انتخابی کمیشن کو دے چکے ہیں۔ اس لیے اب آسام کے تجربہ کو ملک بھر میں نافذ کرکے سرکار اپنی جیت یقینی بنانا چاہتی ہے۔

مودی سرکار کسی طرح لوک سبھا میں دوتہائی اکثریت حاصل کرکے حد بندی بل جیسے اہم معاملات کو نمٹانا چاہتی ہے ۔ جئے رام رمیش کے بقول اس بل پر وسیع اتفاق رائے پیدا کرنا اور شفاف انداز میں بحث کرنا ضروری ہے مگر سرکار اس کو چور دروازے سے حل کرنا چاہتی ہے۔ ابھی تو خیر مانسون اجلاس کے خاتمہ میں سو سے زیادہ دن ہوچکے ہیں مگر بیس روز قبل 9/نومبر کو بھی انہوں نے مانسون سیشن کے غیر معینہ مدت تک ملتوی کیے جانے کے 88 دن بعد حکومت پر تنقید کی تھی۔ پارٹی نے الزام لگایا تھا کہ وزیر داخلہ امیت شاہ کو لوک سبھا میں دوتہائی اکثریت کے لیے جوڑ توڑ کرنے کا وقت دینے کی غرض سے سیشن کو برخاست نہیں کیا جارہا ہے، تاکہ حلقہ بندی سے متعلق متنازعہ بل پیش کیا جاسکے۔ انہوں نے یاد دلایا تھا کہ مانسون سیشن کی آخری نشست 13/اگست کو ہوئی تھی، جس کے بعد دونوں ایوان غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کردیے گئے تھے۔ حزب اختلاف کا دعویٰ ہے کہ حکومت سیشن کو معلق رکھ کر حلقہ بندی کے نام پر خطرناک اور تباہ کن قوانین منظور کرانا چاہتی ہے۔

اپریل میں بی جے پی کو اس غلیظ مقصد میں ناکام کرنے کے بعد حزب اختلاف نے خوشی منائی تھی۔ خواتین کے ریزرویشن کے نام پر آئین میں ترمیم کرکے پارلیمنٹ کی سیٹیں بڑھانے کی مودی سرکار کی کوشش کو ناکام بنانے کے بعد اپوزیشن کے حوصلے بلند ہوئے تھے۔ راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی نے اسے ''آئین پر حملے کی ناکامی'' قرار دیا تھا۔ لوک سبھا میں 131/ویں آئینی ترمیمی بل کی ناکامی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا تھا کہ ''ہم نے آئین پر ہونے والے حملے کو ناکام بنادیا ہے۔ یہ خواتین ریزرویشن بل نہیں تھا، ہندوستان کے سیاسی ڈھانچے کو بدلنے کی کوشش تھی۔'' پرینکا گاندھی بولی تھیں کہ ''یہ ہماری جمہوریت اور ملک کی یکجہتی کی بڑی جیت ہے۔ یہ آئین پر حملہ تھا اور ہم نے اسے ناکام بنادیا۔'' ششی تھرور نے کہا تھا کہ ''ہم خواتین ریزرویشن کی مکمل حمایت کرتے ہیں تاہم اسے پارلیمانی حلقہ بندی سے نہیں جوڑا جانا چاہیے۔''

کانگریس کے علاوہ عام آدمی پارٹی کے رہنما اروند کیجریوال نے اس کو مودی سرکار کی الٹی گنتی کے آغاز سے تعبیر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''یہ مودی جی کے غرور کی ہار ہے۔ مودی سرکار کی الٹی گنتی شروع ہوچکی ہے۔'' تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے پارلیمانی حد بندی کا بل پاس کرانے میں مودی سرکار کی ناکامی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''تمل ناڈو نے مقابلہ کیا اور فتح حاصل کی تمل ناڈو نے دہلی کو ہرادیا۔'' انہوں نے زور دے کر کہا کہ ''جنوبی ہند نے متحد ہوکر آواز بلند کی اور اس کی آواز سنی گئی، جمہوریت بچ گئی۔'' ڈی ایم کے کے سربراہ اور تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے کہا تھا کہ ان کے حوصلے بلند ہیں۔ انہوں نے بڑے فخر کے ساتھ یہ اعلان کردیا تھا کہ تمل ناڈو میں 23/اپریل کو منعقد ہونے والے اسمبلی الیکشن میں ووٹنگ کے ذریعہ دہلی کا غرور اور اس کی حمایت کرنے والے غلاموں کو ہرایا جائے گا لیکن ڈی ایم کے الیکشن ہار گئی اور کانگریس نے اس کی پیٹھ میں چھرا گھونپ کر وجئے تھلاپتی سے ہاتھ ملالیا۔ اس کے بعد کانگریس سے تعلقات کشیدہ ہوگئے اور اب بی جے پی اس کا فائدہ اٹھا کر ساتھ لینا چاہتی ہے یا کم ازکم غیر حاضر کرکے موجود ارکان کی تعداد مختصر کرنے کی سازش کررہی ہے۔

ٹی ایم سی کی مہوا موئترا نے کہا تھا کہ ''متحد اپوزیشن نے خواتین ریزرویشن کی آڑ میں بدنیتی کے ساتھ پیش کئے گئے جانے والے غیر قانونی آئینی ترمیمی بل کو ناکام بنادیا۔ اس لیے لوک سبھا میں مودی سرکار کی اس ناکامی کو ایک ''تاریخی لمحہ'' قرار دیا تھا مگر اس کے بعد ٹی ایم سی صوبائی الیکشن ہار گئی اور پھر اس کے ارکان پارٹی بغاوت کرکے نئی پارٹی بنالی۔ اب ٹی ایم سی کا باغی گروہ یقیناً بی جے پی کی حمایت کرے گا۔ اس بار بی جے پی سپریا سولے کو وزیر اعلیٰ کے عہدے کا لالچ دے کر شرد پوار کی این سی پی پر بھی ڈورے ڈال رہی ہے۔ اجیت پوار کی این سی پی اور ایکناتھ شندے کی شیوسینا پہلے ہی اس کی جیب میں ہے۔ ایسے میں شیوسینا (یوبی ٹی) کے رکن پارلیمنٹ سنجے راؤت نے الزام عائد کردیا کہ بی جے پی کی قیادت والی مرکزی حکومت مجوزہ حدبندی بل کی حمایت حاصل کرنے کے لیے اراکین پارلیمنٹ کو فی کس 150 کروڑ روپے تک کی پیشکش کررہی ہے۔ بی جے پی اب بے دھڑک نہایت بے حیائی سے ارکانِ پارلیمان کی خرید وفروخت کررہی ہے۔ ایسے میں نادم ندیم کہتے ہیں ۔

سوال یہ ہے ہوا آئی کس اشارے پر
چراغ کس کے بجھے یہ سوال تھوڑی ہے

بی جے پی کے اشارے پر ایک کے بعد ایک مختلف جماعتوں کے چراغ بجھ رہیں۔ راؤت نے حال میں اورنگ آباد اور ممبئی میں دعویٰ کیا کہ حکومت کے پاس حد بندی بل کو منظور کرانے کے لیے تقریباً 40 سے 50/اراکین پارلیمنٹ کی کمی ہے، اسی لیے پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس میں تاخیر کی جارہی ہے اور اراکین کو توڑنے کی کوشش ہورہی ہے۔ راؤت نے دودن کے اندر فی رکن پارلیمنٹ کی پیشکش میں 100 کروڑ سے بڑھ کر 150 کروڑ روپے تک کے اضافے کو بی جے پی نیشنل اسٹاک ایکسچینج کا ریٹ قرار دیا اور بتایا کہ مہاراشٹر کے ایک بااثر وزیر نے اس منصوبے پر عمل درآمد اور اس کے لیے فنڈز فراہم کرنے کی ذمہ داری لی ہے، اور پارٹی چھوڑ کر بل کی حمایت کرنے والے اراکین کو نااہلی سے بچانے کی یقین دہانی کرائی جا رہی ہے۔ اس خبر کو پڑھنے کے بعد ایسا لگتا ہے کہ اقتدار سے محرومی کے سبب جیل جانے بچنے کے لیے بی جے پی کرو یا مرو کی حالت میں چلی گئی ہے۔ اس کو اس بل کے اندر ڈوبتے کو تنکہ کا سہارا نظر آرہا ہے لیکن ملک کے حالات ایسا پلٹا کھا چکے ہیں شاید ہی آئینی ترمیم سے بی جے پی کا کوئی فائدہ ہوسکے۔ زعفرانیوں پر تو آج کل اقبال کا یہ شعر صادق آرہا ہے ۔

آخرِ شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ
صبح دم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا

حدبندی بل: جمہوریت یا سیاسی مفادات

اختر جمال عثمانی۔ بارہ بنکی

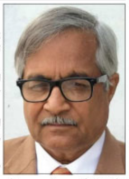

ملک میں انتخابی حلقوں کی حد بندی اور پارلیمنٹ واسمبلیوں کی نشستوں میں اضافے کا بل محض انتخابی حلقوں کی نئی حدیں مقرر کرنے کا معاملہ نہیں ہے، بلکہ اس کے ملک کی سیاست اور جمہوریت پر دور رس اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔ حکومت اس بل کو خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن دینے اور عوامی نمائندگی بڑھانے کے مقصد سے پیش کررہی ہے، لیکن اس کے ساتھ کئی ایسے سوالات بھی اٹھ رہے ہیں جن کا جواب حکومت کو دینا چاہیے۔ سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ کیا اس پورے منصوبے کا مقصد واقعی خواتین کو ان کا سیاسی حق دینا ہے یا اس کی آڑ میں ملک کے انتخابی نقشے میں ایسی تبدیلیاں کرنا ہے جن سے بی جے پی کو مستقبل میں سیاسی فائدہ حاصل ہوسکے۔ آئین کے مطابق پارلیمنٹ اور اسمبلیوں کی نشستوں کا تعین آبادی کی بنیاد پر کیا جاتا ہے، لیکن 1971 کی مردم شماری کے بعد نشستوں کی تعداد منجمد کردی گئی تھی تاکہ جن ریاستوں نے آبادی پر قابو پانے میں کامیابی حاصل کی ہے، انہیں اس کا سیاسی نقصان نہ اٹھانا پڑے۔ بعد میں اس پابندی کو 2026 کے بعد ہونے والی پہلی مردم شماری تک بڑھا دیا گیا۔ اب حکومت اس نظام میں بڑی تبدیلی کرنے کی تیاری کررہی ہے۔ اپریل 2026 میں حکومت نے حدبندی سے متعلق آئینی ترمیمی بل پارلیمنٹ میں پیش کیا تھا، لیکن لوک سبھا میں اسے مطلوبہ دوتہائی اکثریت حاصل نہیں ہوسکی۔ اب حکومت نے نئے سرے سے ترمیمی بل تیار کیا ہے، جسے کابینہ کی منظوری کے بعد پارلیمنٹ میں پیش کرنے کی تیاری ہے۔ نئے مجوزہ منصوبے کے تحت لوک سبھا کی موجودہ 543 نشستوں میں 50 فیصد اضافہ کرکے تعداد تقریباً 815 کرنے کی تجویز ہے، جبکہ ریاستی اسمبلیوں کی نشستوں میں بھی 50 فیصد اضافہ کیا جائے گا۔ اس طرح اتر پردیش اسمبلی کی موجودہ 403 نشستیں بڑھ کر تقریباً 605 ہو سکتی ہیں۔ لوک سبھا کی زیادہ سے زیادہ تعداد 850 رکھنے کی تجویز بھی سامنے آئی ہے۔ اس بل کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہر ریاست کی لوک سبھا اور اسمبلی کی نشستوں میں یکساں طور پر 50 فیصد اضافہ کیا جائے گا اور ریاستوں کے درمیان موجودہ نمائندگی کا تناسب 2051 تک برقرار رکھنے کی بات کہی گئی ہے۔ اس کے لیے 2011 کی مردم شماری کو بنیاد بنانے کی تجویز ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن کا راستہ بھی ہموار ہوگا۔

خواتین کو پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں 33 فیصد ریزرویشن ملنا چاہیے، اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ ہندوستانی سیاست میں خواتین کی نمائندگی ان کی آبادی کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ خواتین کو ریزرویشن دینے کے لیے حد بندی اور نشستوں میں اتنے بڑے اضافے کو ایک ساتھ جوڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ 2023 میں پارلیمنٹ خواتین ریزرویشن بل منظور کرچکی تھی، لیکن اس پر عمل درآمد کو مردم شماری اور حد بندی سے جوڑ دیا گیا۔ اب اچانک حکومت کو اس معاملے میں اتنی جلدی کیوں محسوس ہورہی ہے۔ اگر حکومت خواتین کو واقعی ان کا حق دینا چاہتی ہے تو موجودہ نشستوں پر بھی ریزرویشن نافذ کرنے کا راستہ نکالا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اپوزیشن جماعتیں خواتین کے ریزرویشن کی حمایت کرتے ہوئے حد بندی کے طریقہ کار پر سوال اٹھا رہی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن آج ہی دے دیا جائے، لیکن اس کے نام پر ملک کے وفاقی نظام اور ریاستوں کی سیاسی نمائندگی کے ساتھ کوئی کھلواڑ نہ ہو۔ ان کا مطالبہ ہے کہ موجودہ نشستوں کی تعداد کو 2050 تک برقرار رکھا جائے اور حد بندی کے معاملے پر تمام سیاسی جماعتوں اور ریاستوں سے مشورہ کیا جائے۔

اس پورے معاملے میں جنوبی ہندوستان کی ریاستوں کے خدشات خاص طور پر اہم ہیں۔ تمل ناڈو، کیرالہ، کرناٹک، آندھرا پردیش اور تلنگانہ نے آبادی پر قابو پانے کے لیے کوششیں کی ہیں۔ اس کے مقابلے میں اتر پردیش اور بہار جیسی ریاستوں میں آبادی میں اضافے کی رفتار زیادہ رہی ہے۔ اگر نشستوں کی تقسیم صرف آبادی کی بنیاد پر کی جائے تو شمالی ریاستوں کی نشستوں میں زیادہ اضافہ ہوگا اور جنوبی ریاستوں کی پارلیمنٹ میں آواز نسبتاً کمزور پڑ سکتی ہے۔ کیا خاندانی منصوبہ بندی میں کامیابی حاصل کرنا ان کے لیے سیاسی نقصان کا سبب بننا چاہیے۔ یہی اعتراض ڈی ایم کے اور دوسری علاقائی جماعتوں نے پہلے بھی اٹھایا تھا۔ اب حکومت نے ہر ریاست کی نشستوں میں 50 فیصد یکساں اضافہ کرنے کی تجویز دے کر ان خدشات کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ سوال باقی ہے کہ اس عمل میں تمام علاقوں اور طبقات کی منصفانہ نمائندگی کیسے یقینی بنائی جائے گی۔

اب اس بل کے سیاسی پہلو پر بھی غور کرنا ضروری ہے۔ بی جے پی شمالی اور مغربی ہندوستان کی کئی ریاستوں میں مضبوط سیاسی حیثیت رکھتی ہے، جبکہ جنوبی ہندوستان کی متعدد ریاستوں میں اسے علاقائی جماعتوں اور کانگریس سے سخت مقابلے کا سامنا ہے۔ نشستوں میں 50 فیصد اضافے کے بعد تمام ریاستوں کی نمائندگی کا تناسب برقرار رکھنے کی بات تو کہی جارہی ہے، لیکن بی جے پی کو اپنی مضبوط ریاستوں میں مزید انتخابی حلقوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع مل سکتا ہے اور نئی نشستیں اس کے لیے مزید مواقع پیدا کرسکتی ہیں۔ لوک سبھا کی نشستوں کی تعداد بڑھنے سے حکومت بنانے کے لیے درکار اکثریت کا عدد بھی بڑھ جائے گا۔ اس تبدیلی سے مستقبل کی انتخابی سیاست کا پورا نقشہ بدل سکتا ہے۔

اس بل کے ممکنہ اثرات دلت، آدیواسی، پسماندہ طبقات اور اقلیتوں کی نمائندگی پر بھی پڑ سکتے ہیں۔ اقلیتوں خاص کر مسلمانوں کے خدشات حقیقی ہیں۔ بنگال، اتر پردیش سے لے کشمیر تک حد بندی کی بے شمار مثالیں ہیں ایسی ہیں جہان مسلمانوں کی کثیر تعداد ہوتے ہوئے گاؤں پنچایت سے لے کر لوک سبھا تک کی نشستوں کو دوسرے طبقات کے لئے رزرو کردیا گیا تاکہ ان کی نمائندگی محدود کی جاسکے۔ اتر پردیش میں بہوجن سماج پارٹی کی سیاست نے دلتوں اور محروم طبقات کو ایک الگ سیاسی شناخت دی ہے۔ نئی حد بندی کے دوران اگر سماجی توازن اور پسماندہ طبقات کی نمائندگی کا خیال نہیں رکھا گیا تو بہوجن سیاست مزید کمزور ہوسکتی ہے۔ انتخابات میں دولت، وسائل اور سیاسی طاقت کا اثر پہلے ہی بڑھ رہا ہے۔ ایسے میں عام کسان، مزدور اور کمزور طبقات کے لیے اپنی آواز پارلیمنٹ تک پہنچانا مشکل ہوسکتا ہے۔ اتر پردیش کے حوالے سے بھی یہ معاملہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اسمبلی کی نشستیں 403 سے بڑھ کر 605 ہونے کی صورت میں ریاست کی اندرونی سیاست کا نقشہ بدل سکتا ہے۔ نئے انتخابی حلقوں کی تشکیل سے کئی علاقوں کی سیاسی اہمیت بڑھ سکتی ہے اور کئی علاقوں کی کم ہوسکتی ہے۔ اس کا اثر بی جے پی، سماجوادی پارٹی اور بہوجن سماج پارٹی سمیت تمام جماعتوں پر پڑے گا۔ اس طرح نئی حد بندی سے ریاست کی سیاسی بساط پر بڑی تبدیلی آسکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خواتین کے ریزرویشن کو سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کے بجائے حکومت کو اس پر سنجیدگی سے عمل کرنا چاہیے۔ اگر خواتین کو ان کا حق دینا مقصود ہے تو اس میں مزید تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ لیکن اس کے نام پر ملک کے انتخابی نظام میں ایسی تبدیلیاں بھی نہیں ہونی چاہئیں جن سے کسی ایک سیاسی جماعت کو طویل عرصے تک فائدہ پہنچنے کا امکان پیدا ہو۔ حدبندی کمیشن کی تشکیل اور اس کے اختیارات بھی اہم سوال ہیں۔ انتخابی حلقوں کی نئی حدیں طے کرنے کا کام مکمل غیر جانبداری اور شفافیت کے ساتھ ہونا چاہیے۔ اس عمل میں تمام ریاستوں، سیاسی جماعتوں، سماجی تنظیموں اور عوامی نمائندوں کو اپنی بات رکھنے کا موقع ملنا چاہیے۔ آخر یہ فیصلہ صرف اگلے ایک یا دو انتخابات کا نہیں بلکہ 2051 تک ملک کی سیاسی نمائندگی کو متاثر کرنے والا ہے۔ ہندوستان کی جمہوریت پہلے ہی کئی مسائل سے دوچار ہے۔ انتخابی سیاست میں دولت کا بڑھتا ہوا اثر، اداروں کی خود مختاری پر سوالات، مذہب اور ذات کے نام پر تقسیم اور عوام کے بنیادی مسائل سے توجہ ہٹانے کی کوششیں جمہوری نظام کو کمزور کررہی ہیں۔ ایسے حالات میں حد بندی جیسے اہم آئینی معاملے کو صرف سیاسی فائدے اور پارلیمانی اعداد وشمار کی بنیاد پر طے کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ حکومت کو یہ سمجھنا چاہیے کہ جمہوریت صرف پارلیمنٹ کی نشستوں کی تعداد بڑھانے سے مضبوط نہیں ہوتی، بلکہ اس وقت مضبوط ہوتی ہے جب ہر ریاست، ہر طبقے اور ہر شہری کی آواز کو مناسب اہمیت دی جائے۔ خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن ضرور ملنا چاہیے، لیکن اس کے لیے ریاستوں کے حقوق، وفاقی ڈھانچے اور سماجی انصاف کے تقاضوں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت اس بل پر تمام سیاسی جماعتوں اور ریاستی حکومتوں سے کھلی بات چیت کرے اور ایسا راستہ اختیار کرے جس پر ملک کے تمام طبقات کا اعتماد ہو۔ اپوزیشن کو بھی خواتین کے ریزرویشن کی حمایت کرتے ہوئے اپنا واضح موقف پیش کرنا چاہیے۔ جمہوریت صرف حکومت بنانے کا نام نہیں، بلکہ ہر شہری کو برابر کا حق اور ہر طبقے کو منصفانہ نمائندگی دینے کا نام ہے۔

(Mb.9450191754,)

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے
ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

جانِ جاں لکھنؤ—رگِ جاں میں جاری

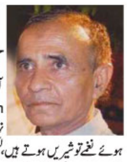

سہیل کاکوروی

کیٹس نے اپنی عالمی شہرت یافتہ نظم 'اوڈ آن اے گریشین ارن' (Ode on a Grecian Urn) میں ایک نہایت معنی خیز بات کہی ہے کہ سنے ہوئے نغمے تو شیریں ہوتے ہیں، لیکن جو نغمے ابھی تک کانوں تک نہیں پہنچے، وہ ان سے بھی زیادہ شیریں ہوتے ہیں۔ یہ خیال میرے ذہن میں پوری معنویت کے ساتھ اس وقت ابھرا، جب میں نے سبور عثمانی کی کہانیوں کا مطالعہ کیا۔ مجھے محسوس ہوا کہ کچھ تخلیقی صلاحیتیں انسان کے اندر خاموشی سے پروان چڑھتی رہتی ہیں اور جب انہیں اظہار کا موقع ملتا ہے، تو وہ اپنے وجود کا بھرپور احساس دلاتی ہیں۔ سبور عثمانی کی کہانی نگاری بھی میرے لیے ایسی ہی ایک خوش گوار دریافت ہے۔

صبور عثمانی ایک آئی آر ایس افسر ہیں۔ ان کی پیشہ ورانہ مصروفیات کا اندازہ لگانا مشکل نہیں، لیکن ان مصروفیات کے باوجود تحقیق اور جستجو سے ان کی دلچسپی غیر معمولی ہے۔ اور لکھنؤ سے تو انہیں عشق ہے، ایسا عشق جو صرف شہر کی گلیوں، عمارتوں اور تاریخی مقامات کی سیر تک محدود نہیں، بلکہ اس کی تہذیب، اس کے مزاج، اس کے باشندوں اور اس کے ماضی سے گہری قلبی وابستگی کا نام ہے۔ انہوں نے لکھنؤ کو صرف دیکھا نہیں، بلکہ اسے پڑھا ہے، سمجھا ہے اور اس کے رنگوں کو اپنی شخصیت میں جذب کیا ہے۔

یہیں ان کی پرورش ہوئی، یہیں انہوں نے تعلیم حاصل کی اور اپنی محنت، لگن اور صلاحیت کے بل پر ایک اہم عہدے تک پہنچے۔ لیکن ان کی شخصیت کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے، جو سرکاری ذمہ داریوں کے دائرے سے باہر ایک حساس، جستجو پسند اور تخلیقی ذہن کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ انہیں ماضی کو صرف سینے سے لگائے رکھنے کا شوق نہیں، بلکہ اسے حال سے جوڑنے کا جذبہ بھی ہے۔ اخبارات کی بیش قیمت تراشے ان کے لیے محض کاغذ کے ٹکڑے نہیں، بلکہ تاریخ کے بکھرے ہوئے اوراق ہیں، جنہیں وہ بڑی محبت اور احتیاط سے سنبھال کر رکھتے ہیں۔ ان کے لیے ماضی صرف گزرا ہوا زمانہ نہیں، بلکہ حال کو سمجھنے اور مستقبل کے معنی تلاش کرنے کا ایک وسیلہ بھی ہے۔

تعلیم اور پیشہ ورانہ زندگی میں مصروف رہنے کے باوجود شاعری اور ادب سے ان کی دلچسپی رفتہ رفتہ گہری ہوتی رہی۔ انہوں نے لکھنؤ کو صرف عقیدت کی نگاہ سے نہیں، بلکہ بصیرت کی آنکھ سے دیکھا۔ اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر اس شہر کو اپنے دل و دماغ میں بسایا اور اپنے تجربات و مشاہدات کو تخلیقی اظہار کا وسیلہ بنایا۔ انہوں نے جو کچھ دیکھا، جو کچھ محسوس کیا اور جو کچھ تاریخ و ثقافت کے اوراق میں تلاش کیا، اسے کہانی کے قالب میں ڈھالتے رہے۔ اس طرح ان کے قلم نے ان مناظر اور واقعات کو زندگی عطا کی، جو دیکھنے میں ماضی کا حصہ تھے، لیکن ان کی تخلیقی قوت نے انہیں حال کی دھڑکن بنا دیا۔

ان سے میرا تعلق بھی ایک دلچسپ ادبی پس منظر رکھتا ہے۔ انہوں نے میری شاعری کی صرف زبانی تعریف تک خود کو محدود نہیں رکھا، بلکہ مجھے اپنی کتابیں شائع کرانے کے لیے باقاعدہ ترغیب دی۔ یہ ان کی ادبی حوصلہ افزائی کا ایسا پہلو ہے، جسے میں قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ انہوں نے خود بھی جلد بازی سے کام نہیں لیا، بلکہ مناسب وقت کا انتظار کیا اور جب انہیں محسوس ہوا کہ وقت سازگار ہے، تو اپنی تخلیقی صلاحیت کو کتاب کی صورت میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا۔

ایک ادبی نشست میں جب مجھے ان کی کہانیاں سننے کا موقع ملا، تو میرا پہلا تاثر یہ تھا کہ پلاٹ پر ان کی گرفت بہت مضبوط ہے۔ وہ واقعات کو اس سلیقے سے آگے بڑھاتے ہیں کہ قاری یا سامع ابتدا ہی سے کہانی کے ساتھ جڑ جاتا ہے۔ ان کی دوسری اہم خصوصیت کہانی سنانے کا فن ہے۔ آغاز سے انجام تک دلچسپی کا تسلسل برقرار رکھنا کوئی آسان کام نہیں۔ کہانی کی اصل خوبی بھی یہی ہے کہ وہ اپنے قاری کو صرف واقعات سے واقف نہ کرائے، بلکہ اسے اپنے ساتھ لے کر چلے، اس کے تجسس کو بیدار رکھے اور آخر تک اس کی توجہ بھٹکنے نہ دے۔ سبور عثمانی اس فن سے بخوبی واقف ہیں۔

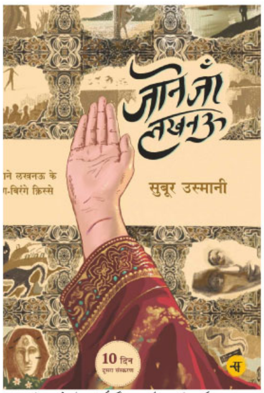

جب ان کی بارہ کہانیوں کو داستان گوئی کے لیے مشہور ہمانشو باجپئی نے داستان کے انداز میں پیش کیا، تو طویل عرصے کی واقفیت کے باوجود میرے لیے سبور عثمانی کی شخصیت کا ایک نیا دروازہ کھلا۔ میں انہیں ایک حساس مشاہدہ کار، کیمرے کے ذریعے مناظر کو محفوظ کرنے کے شوقین اور لکھنؤ کی تہذیب میں غیر معمولی دلچسپی رکھنے والے شخص کے طور پر جانتا تھا، لیکن اس نشست میں ان کے اندر چھپا ہوا کہانی کار پوری آب و تاب کے ساتھ سامنے آیا۔ کیمرے کی آنکھ سے مناظر کو قید کرنا یقیناً ایک فن ہے، لیکن قلم کے ذریعے واقعات کو کہانی میں تبدیل کر دینا اس سے الگ اور زیادہ تخلیقی عمل ہے۔ سبور عثمانی نے اس فن میں بھی اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ ان کی کتاب 'جانِ جاں لکھنؤ' کے مطالعے سے قارئین پر لکھنؤ کے وہ گوشے آشکار ہوں گے، جو عام نگاہوں سے اوجھل رہتے ہیں۔ یہ کتاب صرف شہر کی مشہور عمارتوں، تاریخی مقامات یا معروف شخصیات کا ذکر نہیں، بلکہ اس شہر کے مزاج، اس کے ثقافتی شعور، اس کے کرداروں اور اس کی زندگی کے رنگا رنگ پہلوؤں سے متعارف کرانے کی ایک تخلیقی کوشش ہے۔ اس میں ماضی کی بازگشت بھی ہے اور حال کی دھڑکن بھی؛ یادوں کی خوشبو بھی ہے اور مشاہدے کی تازگی بھی۔

اس کتاب کی مقبولیت کا ایک قابلِ ذکر ثبوت ایک کتاب میلے میں دیکھنے کو ملا، جہاں یہ سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتابوں میں شامل رہی۔ میلے میں آنے والوں کی نگاہیں 'جانِ جاں لکھنؤ' کی طرف اس طرح متوجہ ہوئیں کہ دیکھتے ہی دیکھتے ڈھائی ہزار نسخے فروخت ہو گئے اور دوسرے ایڈیشن کی اشاعت ناگزیر ہو گئی۔ کسی کتاب کی اتنی تیزی سے مقبولیت محض اتفاق نہیں ہوتی۔ اس کے پیچھے موضوع کی کشش، پیش کش کی دلکشی اور قارئین کی دلچسپی کے ساتھ اس کی ہم آہنگی کارفرما ہوتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ لکھنؤ نے اپنی محبت کا جواب خود اپنے چاہنے والوں کے ذریعے دیا ہے۔

لکھنؤ کا رنگ پہلے ہی دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کی ثقافتی تابانی، زبان کی مٹھاس، شائستگی، رکھ رکھاؤ اور رہن سہن کے انداز سے کون واقف نہیں! لیکن ہر شہر کے کچھ ایسے گوشے بھی ہوتے ہیں، جو رائج تاریخ اور روایتی تذکروں سے آگے اپنی ایک الگ دنیا آباد کیے ہوتے ہیں۔ 'جانِ جاں لکھنؤ' اسی دنیا کے دروازے کھولنے کی ایک قابلِ تحسین کوشش ہے۔ یہ کتاب نئے زاویۂ نظر سے لکھنؤ کے قصے سنانے کے لیے ادب کے افق پر نمودار ہوئی ہے اور اس کی انفرادیت یہی ہے کہ یہ شہر کو محض ایک جغرافیائی خطہ نہیں، بلکہ ایک زندہ ثقافتی وجود کے طور پر پیش کرتی ہے۔

صبور عثمانی کی کہانیوں کی ایک اہم خصوصیت ان کا اختصار ہے۔ انہوں نے غیر ضروری طوالت سے شعوری طور پر گریز کیا ہے۔ وہ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ کہانی کا اثر الفاظ کی کثرت میں نہیں، بلکہ ان کے برمحل استعمال میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ اختصار دراصل فہم و فراست اور سوجھ بوجھ کی وہ خوبی ہے، جو کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ معنی سمو لیتی ہے۔

کہانی لکھنے کا عمل مجھے کسی لذیذ اور نفیس پکوان کی تیاری سے بھی مشابہ محسوس ہوتا ہے۔ ذرا سا مصالحہ کم ہو جائے تو ذائقہ متاثر ہوتا ہے اور ذرا سا زیادہ ہو جائے تو وہی ذائقہ بوجھل ہو جاتا ہے۔ کہانی میں بھی ایک جملے کی زیادتی اس کی روانی اور اثر کو نقصان پہنچا سکتی ہے، جبکہ کسی ضروری جملے کی کمی قاری کے ذہن میں الجھن پیدا کر سکتی ہے۔ اصل ہنر یہی ہے کہ مصنف ضرورت اور غیر ضروری بات کے درمیان فرق کو پہچان سکے۔ سبور عثمانی نے اس نزاکت کو سمجھتے ہوئے اپنی کہانیوں کو ایک متوازن اور دلکش اسلوب عطا کیا ہے۔

لکھنؤ سے محبت کرنے والوں، اس کی تہذیب اور ثقافت سے دلی لگاؤ رکھنے والوں اور اس شہر کی فضاؤں میں سانس لیتی یادوں کو محسوس کرنے والوں کے لیے یہ کتاب یقیناً ایک انمول تحفہ ہے۔ اس کی اشاعت کا سہرا راج کمل پرکاشن کے سر جاتا ہے۔ کسی تخلیقی تصنیف کو پہچان کر اسے قارئین تک پہنچانا بھی ایک اہم ادبی خدمت ہے اور اس نقطۂ نظر سے راج کمل پرکاشن کا یہ انتخاب اس کی ادبی بصیرت کا ثبوت ہے۔

'جانِ جاں لکھنؤ' کے مطالعے کے بعد یہ احساس مزید گہرا ہو جاتا ہے کہ شہر صرف عمارتوں، سڑکوں اور بازاروں سے نہیں بنتے؛ وہ اپنے لوگوں، ان کی یادوں، ان کے قصوں اور ان سے وابستہ محبتوں سے وجود پاتے ہیں۔ سبور عثمانی نے اپنے قلم سے لکھنؤ کے انہی بکھرے ہوئے رنگوں کو ایک جگہ سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔ ان کی یہ کاوش اس بات کا ثبوت ہے کہ جب محبت، مشاہدے، مطالعے اور تخلیقی شعور کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتی ہے، تو کوئی شہر محض شہر نہیں رہ جاتا، بلکہ ایک داستان بن جاتا ہے۔

خدا آباد رکھے لکھنؤ کو، پھر غنیمت ہے
نظر کوئی نہ کوئی اچھی صورت آ ہی جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

کثیر الجہت شخصیت ڈاکٹر علی امام زیدی' گوہرؔ لکھنوی شخصیت اور فن

”سرمایۂ گوہرؔ“ کے آئینہ میں

سید عابد نذر نظر

ایم۔اے۔ایل۔ایل بی ڈاکٹر علی امام زیدی' المتخلص گوہرؔ لکھنوی کثیر الجہت وکثیر الصنف' شخصیت کے مالک ہیں مزاج خاموش طبع' منکسر المزاج' جامہ زیب' خوش خو' جاذب النظر' سنجیدہ' متین' صداقت وقناعت پسند واقع ہوئے ہیں۔ موصوف نے آسمانِ ادب کے کئی افق تسخیر کئے ہیں۔ انھوں نے قلعہ اردو کی جس فصیل پر قدم رکھا اسے تسخیر کرتے ہوئے نقوش مثبت کئے۔ موصوف کی شخصیت وفن کا تعین درجِ ذیل عنوانات کے تحت کیا جاسکتا ہے۔

۱۔بحیثیت شاعر ۲۔بحیثیتِ مرثیہ گو۔ ۳۔بحیثیت مترجم ۴۔بحیثیت مثنوی نگار ۵۔بحیثیتِ مرثیہ خواں ۶۔بحیثیتِ مرتبہ ومبصر۔

لیکن فی الوقت دیگر اصنافِ سخن کو صرفِ نظر کرتے ہوئے صرف 'سرمایۂ گوہرؔ' پر اپنے خیالات کو سپردِ قرطاس کرنے کی کوشش کرونگا۔

موصوف کے سلسلۂ توریث پر نظر ڈالی جائے تو ان کا سلسلہ میر انیسؔ تک پہنچتا ہے چنانچہ وہ جانشینِ انیسؔ وشدیدؔ بہ اعتبارِ شجرہ جس کا عکس ”سرمایۂ گوہرؔ“ پر دستیاب ہے کہتے ہیں (بحوالہ سرمایہ گوہرؔ صفحہ ۱۴) ان کی شعری اور نثری تالیف وتصانیف اردو ہندی کی تعداد کم وبیش ۲۰ ہیں جنکی فہرست بحوالہ کتاب کے صفحہ ۱۵/۱۶ پر دستیاب ہے اس میں خاص تاریخ 'اسلام از قرآن' (مثنوی اردو) اہم ہے۔

میرا مشاہدہ ہے کہ سوائے استثنیٰ ہر شاعر مرثیہ نگار' مرثیہ خواں' مثنوی نگار یا مترجم نہیں ہوتا ایسی مثالیں کمیاب ہیں کہ بیک وقت شاعر، مصنف، مترجم، مرثیہ گو و مرثیہ خواں ہو۔ ایسی شخصیت کو ہی علی امام گوہرؔ کہتے ہیں، ان کا یہی وصف ان کو دیگر شعراء اور ادباء کے انبوہ سے ممتاز بناتا ہے۔ موصوف کی شخصیت وفن کا محاسبہ ان کو دیکھنے سے نہیں بلکہ ان کی تخلیقات وتالیفات وتراجم کے مطالعے سے کیا جاسکتا ہے۔

زیرِ نظر کتاب ”سرمایہ گوہر“ نظر نواز ہوئی ورق گردانی سے یہ انکشاف ہوا کہ موصوف نے فہرست کی ترتیب وتزئین میں محنت وجدت طرازی سے کام لیا۔ یوں کہ اس میں عنوان، صفحہ نمبر کے ساتھ تعدادِ اشعار بھی تحریر ہیں عمومی طور پر مجموعوں میں ایسا دیکھنے میں نہیں آتا۔

قبل اس کے کہ 'سرمایہ گوہرؔ' میں جن حضرات کی آرا درج ہیں راقم مناسب سمجھتا ہے کہ شاعر موصوف کے سلسلہ میں خطیب العرفان مولانا مرزا محمد اشفاق، شوقؔ لکھنوی اپنی کتاب ”تذکرۂ شعرائے اہلبیت“ کے حوالے سے کیا کہتے ہیں۔ وہ (شوقؔ لکھنوی) محولہ تذکرہ کے صفحہ ۲۳۸/۲۳۹ پر سید علی امام زیدی گوہرؔ کے سلسلے میں جو ذکر کیا اس کا متن درجِ ذیل ہے۔

وہ رقم طراز ہیں ”یادگارِ انیسؔ وشدیدؔ“ جناب سید سجاد حسین شدیدؔ کی ہمشیرہ کے حقیقی نواسے ہیں گھر کا ماحول شاعری پر اکسانا تھا۔ لیکن شفیق نانا ہمیشہ نصیحت کرتے تھے کہ پہلے اپنی تعلیم پوری کرلو پھر اس کوچہ کا رُخ کرنا۔ اپنے کلام پر نانا سے اصلاح بھی لی۔ ان کی حیات میں بھی ایک مرثیہ کہا۔ لکھنؤ کی قدیم مجلس جس میں انیسؔ وشدیدؔ اور آخر میں شدیدؔ مرثیہ پڑھتے تھے اب گوہرؔ ہی ۲۵/رجب کی مجلس پڑھ رہے ہیں۔ مرثیہ کے علاوہ نظم، غزل، سلام، رباعی، منقبت سبھی کچھ کہتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ نثر پر بھی قابو حاصل ہے۔ مختلف موضوعات پر چار کتابیں منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ دو شعری مجموعے ”گوہرِ عزا“ وگلدستۂ سلام شائع ہو چکے ہیں۔ نمونۂ کلام میں مندرجہ ذیل اشعار پیش کئے ہیں۔

؎ وہ حسینؑ ابنِ علیؑ خالق کے جو پیاروں میں ہے
جس کی عظمت آج بھی قرآن کے پاروں میں ہے
؎ فرشتوں چپ رہو ہم محو ہیں دیدارِ حیدرؑ میں
جو تم سمجھو مناسب لکھ لو وہ بس اپنے دفتر میں
؎ حبیبِ خاص کو حق نے شرف کیا کیا نہیں بخشے
نبوت بھی اُسی گھر میں امامت بھی اُسی گھر میں
؎ کہاں حاصل مجھے گوہرؔ ابھی تو مُبتدی ہوں میں
جو کچھ اوصاف ہونا چاہیئے پیدا سخنور میں

متن بحوالہ (تذکرۂ شعرائے اہلبیتؑ مرتبہ ومصنفہ مرزا محمد اشفاق شوقؔ لکھنوی مطبوعہ)

محولہ تذکرے میں خطیب العرفان مولانا مرزا محمد اشفاق صاحب شوقؔ لکھنوی نے علی امام زیدی کی شخصیت و فن نیز سلسلۂ توریث پر مختصر لیکن جامع الفاظ میں روشنی ڈالی ہے۔ جس سے راقم کے خیال کو تقویت پہونچتی ہے۔

اب زیرِ نظر کتاب ”سرمایہ گوہرؔ“ کی بات کی جائے تو اس پر آسمانِ ادب کی معتبر ومقتدر ادبی شخصیات نے رائے زنی کی ہے اس میں عصرِ حاضر کے نقاد پروفیسر شاربؔ ردولوی کی رائے مجموعے پر دستیاب پیش لفظ میں یوں رقم طراز ہیں۔

”ڈاکٹر سید علی امام گوہرؔ (جانشینِ انیسؔ وشدیدؔ) اردو کے کہنہ مشق شاعر، زباں شناس اور انیسؔ وشدیدؔ کی وراثت کے امین ہیں۔ انہیں اظہار پر ایسی قدرت ہے کہ انھوں نے تمام اصنافِ سخن پر بڑی کامیابی کے ساتھ طبع آزمائی کی ہے۔۔۔۔۔۔ گوہرؔ نے کچھ مذہبی کتابوں کے تراجم بھی کئے ہیں۔۔۔۔۔۔ ترجمہ ایک مشکل فن ہے اس لئے کسی زبان کے متن کو اسی مفہوم ومطالبہ کے ساتھ دوسری زبان میں ترجمہ بہت مشکل ہے اور مذہبی تراجم میں اس لئے اور مشکلیں ہیں۔ اس لئے کہ وہاں مفہوم تبدیل ہو جانے یا جس طرح وہ بات وہاں پر آئی ہے اسی طرح اس کی ترسیل نہ ہونے میں عقیدہ وایمان کا مسئلہ آجاتا ہے۔
(بحوالہ سرمایہ گوہرؔ صفحہ ۳۱)

اپنے اسی مضمون کے آخر میں وہ (شاربؔ ردولوی) یوں رقمطراز ہیں۔ اقتباس کا تراشہ ملاحظہ فرمائیں:۔

”جدید دور میں جب مرثیہ میں اچھی خاصی تبدیلیاں ہو چکی ہیں اپنی شعری روایت سے وابستگی کے باوجود پُر اثر مرثیہ نگاری بڑا کام ہے۔ ڈاکٹر سید علی امام زیدی گوہرؔ لکھنوی (جانشینِ انیسؔ وشدیدؔ) نے مرثیہ کی روایت کا تحفظ بھی کیا اور اسے نئے زمانے سے ہم آہنگ بھی کیا۔ اس طرح انھوں نے ان کے کثیر الصنف ہونے پر مہر ثبت کردی۔

محولہ عبارت کے بعد شاربؔ ردولوی نے مصنف ”سرمایۂ گوہر“ ○ کے مراثی میں سے دو مراثی کے چہرے اور دو مراثی کے رجز نذرِ قارئین کیئے ہیں۔ راقم ادیب و نقاد شاربؔ صاحب کی رائے سے اتفاق کرتا ہے۔ خاص یہ کہ جہاں مراثی ہیں ان اوراق کی ورق گردانی کی اسمیں گوہرؔ صاحب نے مروجہ سے علحدہ وترتیب وتزین میں ندرت کے ساتھ عرق ریزی سے کام لیا ہے۔

مناسب سمجھتا ہوں کہ پروفیسر محمود الٰہی کی رائے موصوف کے بارے میں کیا ہے اس پر بھی ایک نگاہ کرلی جائے۔ محمود الٰہی اپنے مضمون ”جانشینِ انیسؔ وشدیدؔ گوہرؔ لکھنوی“ میں اپنی رائے کا اظہار یوں کرتے نظر آتے ہیں۔ پیش ہے اقتباس کا تراشہ:۔

”صنفِ مرثیہ پختگی کے ساتھ دلِ دردآشنا کا بھی مطالبہ کرتا ہے“ مرثیوں کی دنیا بالکل الگ ہوتی ہے۔ یہاں تو نمازِ عشق ادا کرنے کے لئے خاکِ کربلا سے تیمم کرنا پڑتا ہے اور درِ اہلبیتؑ کی ناصیہ فرسائی کا تاج سر پر رکھ کر علم کو روشن اور منور کرنا پڑتا ہے۔ یہاں آنسوؤں کی روشنی بصارت کو بصیرت کی منزل تک لے آتی ہے تب کہیں جا کر مرثیہ کی دنیا کا تعارف ہوسکتا ہے۔ (صفحہ ۳۹) آگے یوں تحریر کرتے ہیں۔

”کوتاہی دامنِ قرطاس اجازت نہیں دیتی ورنہ میں صنائع بدائع صوری ومعنوی کی مثالیں بھی موصوف (گوہرؔ لکھنوی) کے کلام سے اقتباس کر کے ہدیۂ ناظرین کرتا۔ زبانِ اردو ادب جب کند چھری سے ذبح کی جارہی ہے حضرت گوہرؔ ریاضتِ چمنِ اردو میں سرمایہ گوہر ایک گراں قدر واضافہ اور بہترین سرمایہ ہے۔“

محولہ رایوں کے علاوہ محمد عالم نقوی، گروپ ایڈیٹر روز نامہ اودھ لکھنؤ مضمون ”سرمایہ“ گوہرؔ پیش باد بھی قابل ذکر ہے آخر میں مضمون بعنوان ”خاندانِ انیسؔ کا روشن چراغ“ از کیپٹن سید عمران زیدی کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا یوں کہ اس میں موصوف نے گوہرؔ کے فن وشخصیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

جیسا کہ سطورِ بالا میں عرض کیا جاچکا ہے کہ مجموعہ ہذا پر افقِ ادب کی گرانقدر شخصیات کی آرا دستیاب ہیں محولہ کتاب کے سلسلے میں چند تبصرے بھی راقم کی نظر سے گذرے ہیں ان میں ادیب وشاعر مرثیہ خواں خورشید رضا فتحپوری کا مضمون سید علی امام زیدی ”سرمایہ گوہرؔ کے آئینے میں“ مطبوعہ روزنامہ صحافت مورخہ ۵/جولائی ۲۰۲۰ء وکم وبیش ۲۲ کتابوں کے مصنف وتاریخ داں (علی الخصوص تاریخ لکھنؤ شاہانِ اودھ کے حوالے سے) ڈاکٹر روشن تقی' محولہ کتاب پر بہ عنوان ”سرمایہ گوہرؔ سرمایۂ قوم“ مطبوعہ روزنامہ صحافت مورخہ ۷/جنوری ۲۰۲۱ء کے ذریعہ اظہارِ رائے کرچکے ہیں دونوں رائیں اس لئے بھی اہم ہیں کہ دونوں حضرات ان کے (گوہرؔ) کے معاصرین میں ہیں۔

اب محولہ گرانقدر رایوں کے بعد احقر کی رائے چہ معنی دارد لیکن پھر بھی بساط بھر کوشش کرونگا کہ مصنف کی شخصیت کے ساتھ انصاف کرسکوں۔ اگرچہ ایسے مضامین پر جانب داری کا جملہ عام ہوتا ہے۔ لیکن مجھے یہ کہنے میں باک نہیں کہ موصوف میرے ہمدم و یرانہ بچپن کے ساتھی و دوست، ہمدرس رہے ہیں میری ان کی (سید علی امام گوہرؔ) شناسائی و رفاقت کا وقفہ کم وبیش نصف صدی سے زائد پر محیط ہے لیکن مجھے اس قدر تخلیقی ذہنیت وصلاحیت کا علم نہیں تھا۔ اس کا علم راقم کو غالباً ۱۹۹۶ء میں ہوا۔ جب ان سے نظامی پریس میں تصنیف وتالیف کے سلسلے میں ملاقات ہوئی۔

زیرِ نظر تخلیق ”سرمایہ گوہرؔ“ میں شاعر موصوف نے شمولیت کی تعداد کو نہایت سلیقہ سے سجا کر نذرِ قرئین کیا ہے جس میں پہلے حمدِ باری تعالیٰ ونعت ومنقبت مولا علیؑ کی شان میں پھر ۱۲/مراثی جن میں ۳/امام حسینؑ ۴/در حال مولا عباسؑ ۲/جنابِ علی اکبرؑ ایک جنابِ قاسم ابنِ حسنؑ ایک در شانِ عون ومحمدؑ اور ایک در حال حضرت حُرؑ سے متعلق ہے۔ بعدہٗ تین مسدس در حال حضرت امام حسینؑ، ایک غدیرِ خم کے حوالے سے اور ایک امام عصر امام مہدی آخرالزماںؑ اور ایک مخمس در حال حضرت امام حسینؑ مشمولات میں دستیاب ہے۔

بعدہٗ مجموعے کے صفحہ ۲۹۳ تا ۳۰۷ پر ۴۷ سلاموں کے مطالع وان کے اشعار کی تعداد بھی رقم ہے۔ پھر صفحہ ۳۷۳ الغایت ۳۷۹ پر ۷ نوحے ہیں ان میں اشعار کی تعداد کو واضح کیا گیا ہے۔

پھر اس کے بعد قصائد کا سلسلہ ہے جسے صفحہ ۳۸۱ الغایت ۳۸۶ پر دیکھا جاسکتا ہے۔ اس میں ۶ قصائد ہیں بعدہٗ صفحہ ۳۸۸ الغایت ۴۱۲ پر رباعیات وقطعات مختلف عنوانات قائم کرتے ہوئے نذرِ قارئین کئے ہیں۔ اور آخر میں ۶ نظمیں مختلف عنوان کے تحت درج ہیں۔

”سرمایہ گوہرؔ“ کے آخری حصے میں ان کو معرکتہ الآرا تصنیف ”تاریخ اسلام از قرآن“ پر مشاہیرِ ادب کے تبصروں (آرا) کو شامل کیا گیا ہے ان میں علامہ ضمیر اختر پاکستان، ڈاکٹر محمد ظفر حیدری، پروفیسر ضمیر حیدر سیالکوٹ، پاکستان، ڈاکٹر الماس فاطمہ کے نام اہم ہیں اس طرح اگر دیکھا جائے تو محولہ کتاب پر بین الاقوامی شخصیات کی مثبت آرا درج ہیں۔

آسمانِ ادب کی مذکورہ بالا شخصیات کے تبصرے راقم کے باصرہ نواز ہوئے اور راقم اس نتیجہ پر پہنچا کہ اگر علی امام گوہرؔ کی دیگر شعری ونثری کاوشات منظرِ عام پر نہ ہوتیں تو بھی ان کا شعری شاہکار اور بہ ہیئت مثنوی ”تاریخ اسلام از قرآن“، جو تقریباً پانچ ہزار اشعار پر مشتمل ہے ان کی شناخت کے لئے کافی تھا۔

مجھے یہ کہنے میں باک نہیں کہ گوہرؔ بطن سیپ سے موتی (گوہرؔ) تلاشنے کا ہنر جانتے ہیں اور دشت بے آب وگیاہ میں گل کھلانے کا ہنر بھی انھیں آتا ہے جس کا ثبوت محولہ مثنوی کے پانچ ہزار اشعار ہیں جبکہ اس دور میں مثنویاں کمیاب ہیں یہ ان کا جرأتمندانہ اقدام ہے۔

سلام کے چند اشعار قارئین کی نہایت ضیافتِ طبع کے لئے پیش کئے جارہے ہیں ملاحظہ ہوں؛

صفحہ ۳۹۰۔ حامیٔ کشتیٔ اُمت روزِ محشر کون ہے
بڑھ کے محبوبِ خدا سے بندہ پرور کون ہے
آیا جب میدان میں مرحب تو گھبرا کر کہا
پہلے یہ مجھ کو بتاؤ تم میں حیدرؑ کون ہے۔ (روایت، اشاریت)
فیصلہ مشکل ہے جب کردار پرڈالو نظر
ان میں اصغرؑ کون ہے اور ان میں اکبرؑ کون ہے
صفحہ ۳۱۷۔ ؎ مشکل دیدہ ودانستہ حنظل کو شکر کہیئے
زبردستی یہ اچھی ہے کہ عیبوں کو ہنر کہیئے
بڑا عالم سہی پر جانچئے اس کی روایت کو
مطابق ہو جو قرآں سے حدیثِ معتبر کہیئے۔ (ناصحانہ لہجہ)
صفحہ ۳۱۸۔ دی اذاں اکبرِ مہرو نے کس انداز کے ساتھ
؎ کھنچ کے خود یادِ نبیؐ آ گئی آواز کے ساتھ
شاہ کا غم نہ رکا ہے نہ رکے گا گوہرؔ
ماتمِ شہؑ ہے میری زیست کے ہر ساز کے ساتھ (عقیدہ کی پختگی)
صفحہ ۳۲۴۔ شراب عشق پینے کا قرینہ ہوتو ایسا ہو
نہ مرتے مرتے منھ پھیرے جو پینا ہو تو ایسا ہو (مشرابِ معرفت)
؎ طلاطمِ بحرِ محشر کا جسے پہنچا دے محشر تک
جنابِ نوحؑ سے کہہ دو سفینہ ہو تو ایسا ہو۔ (تلمیح)
صفحہ ۳۳۵۔ غیر کی خاطر کوئی کیوں عشقِ حیدرؑ چھوڑ دے
خار سے اُلجھائے دامن کو گُلِ تر چھوڑ دے (طنز)
؎ اللہ اللہ وہ اشارہ استغاثہ شاہ کا
جس سے جنت کو نبیؐ جھولے کو اصغرؑ چھوڑ دے
؎ یوسف اکبرؑ کو گر دیکھیں جوانی بھول جائیں
گر سنیں تقریر موسیٰؑ لن ترانی بھول جائیں (کنایہ تلمیح)
صفحہ ۳۵۲۔ جو آئی ساغرِ بلّغ میں عرشِ اعظم سے
اسی شراب سے شیخ اجتناب، کیا معنی (شرابِ عشقِ ولایت)
علیؑ کے بادہ کشوں میں ہے نام گوہرؔ کا
پیوں نہ میں سرِ محشر شراب کیا معنی (علیؑ سے اجتناب)
صفحہ ۳۵۷۔ مٹیں گے نقش یہ سب نقشِ آب کی صورت
حیات کوئی نفس ہے حباب کی صورت
؎ سنانیں نیزہ سروں کی صاعقہ کردار
وہ برق گرتی تھی تیر شباب کی صورت (نادر تشبیہ)
صفحہ ۳۶۱۔ مرثیہ میں ہم جو حالِ کربلا کہنے لگے
آ گئے روح الامیں بھی مرحبا کہنے لگے
گر پیمبرؐ کل بیاں کردیں صفاتِ مرتضیٰؑ
سب نصیری ہوں، زمانہ بھر خدا کہنے لگے

سلام کے محولہ اشعار بتاتے ہیں کہ گوہرؔ لکھنوی کی اسلامی تاریخ پر گہری نظر ہے محولہ اشعار میں کربلائی استعارے تو خال خال ہی نظر آتے ہیں لیکن نادر تشبیہات، تلمیحات، کنایہ، روایت واشاریت کے ساتھ ناصحانہ لہجہ نظر آتا ہے۔ صحت مند طنز بھی ہیں۔ اشعار میں عقیدہ وایمان کی پختگی نمایاں ہے۔ اشعار میں لن ترانی، صاعقہ، روح الامیں، حنظل جیسے الفاظ کا استعمال ان کی فکری بصیرت و مجتہدانہ نگاہی کی طرف اشارہ کرتا ہے لیکن ایسے الفاظ کے ترسیل عمومی نہ ہو کر عبقری طبقہ کو زیادہ متوجہ کرتی ہے یوں کہ یہ تشریح طلب ہوتی ہے۔ ”سرمایہ گہر“ ○ کے مطالعہ سے انکشاف ہوا کہ موصوف کا کچھ کلام ایسا ہے جسے مشکل پسندی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ اشعار بتاتے ہیں کہ موصوف نے قدما سے استفادہ کیا یہی وجہ ہے کہ انھوں نے کہنہ مشق شاعر کی طرح چھوڑ دے، بھول جائیں، بھٹکے، کیا معنی خاص ہیں کہیں کہیں انھوں نے ایسے الفاظ کا استعمال بھی کیا جنہیں درج فہرست متروکات تو نہیں کیا گیا تاہم انہیں غیر مستعمل ضرور قرار دیا جا سکتا ہے۔

شاعر موصوف نے سات نوحے بھی فرمائے ہیں جو مشمولات میں صفحہ ۳۷۳ تا صفحہ ۳۷۹ پر دستیاب ہیں۔ ان میں (۱) پہونچا تھا جب مدینہ کبوتر لہو لہو (۲) دیتی تھی زینبؑ صدا اے مرے پیارا اٹھو (۳) کہتی تھی صغراؑ دلِ مضطر کو سمجھائے کوئی، قابلِ ذکر ہیں۔

مصنف ”سرمایہ گوہرؔ“ کے مشمولات میں ۶ قصائد بھی درج ہیں جو صفحہ ۳۸۱ تا صفحہ ۳۸۶ پر دستیاب ہیں ان کے چند اشعار قارئین کے لئے پیش کئے جارہے ہیں۔

میسّر گر تصور میں زیارت آپ کی ہوتی
وہ کرتا فخر میں شاہاں جو ہے موسیٰ عمراں کو (تلمیح)
دلِ کافر جو الفت سے تری پرنور ہو جائے
تو بت خانے میں بھی روشن چراغِ طور ہو جائے (تلمیح)
انہیں کی طرح آقا باعثِ ترویج دیں تم ہو
کہوں کیوں مہ جبیں تم کو محمدؐ کی جبیں تم ہو (تشبیہ)
شرف کیا حضرتِ یوسف کو جو چاہا زلیخا نے
خدا ہے چاہنے والا تمہارا وہ حسیں تم ہو (تلمیح استعارہ)
تمہاری کہنہ ذاتُ اللہ اکبر کوئی کیا سمجھے
خدائے لا مکاں کا گھر ہے کعبہ اور مکیں تم ہو (کنایہ)
شوقِ مے نوشی میں اشکوں کے جو گوہر چھلکے
دے دی میخوار کو مے اتنی کہ ساغر چھلکے (مشرابِ معرفت)

محولہ اشعار سرمایہ گوہرؔ سے اخز کئے گئے ہیں۔ گوہرؔ نے ۶ مختصر قصائد بھی فرمائے ہیں ان میں تین در مدح مولائے کائنات مشکل کشا حضرت علیؑ اور تین در مدح حجت العصر امام مہدی آخرالزماںؑ کے سلسلہ میں ہیں اول الذکر کے قصائد کے اشعار کی تعداد ۱۳، ۷، ۶ ہے جبکہ امام مہدیؑ کی شان میں کہے گئے تینوں قصائد کے اشعار کی تعداد ۸، ۱۴، ۶ ہے گوہرؔ نے انہیں قصائد کے زمرے میں شمار کیا ہے لیکن میں اس سے مطلقاً اتفاق نہیں رکھتا ہوں یوں کہ مرثیہ کی طرح قصائد کے بھی اجزائے ترتیبی ہیں جس کی پابندی ضروری ہے لہٰذا محولہ قصائد کو میں منقبت کے زمرے میں شمار کرتا ہوں۔ لیکن اشعار عمدہ ہیں۔ لاشعوری طور پر منقبتوں کے اشعار میں تشبیہ، استعارہ، کنایہ، تلمیح جیسی صنعتیں درآئی ہیں۔ کہیں کہیں خمریات وتغزل کا رنگ بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔

”سرمایہ گوہرؔ“ کے آخری جز' رباعیات وقطعات صفحہ ۳۸۷ تا صفحہ ۴۱۲ پر دستیاب ہیں ان میں سے محض درجِ ذیل نذر قارئین ہیں (نمونہ ملاحظہ فرمائیں)

(پیری) پیری نے جفا کی ہے تو گھبراتے ہیں
اب اپنے مظالم کی سزا پاتے ہیں
قتالِ جہاں حسن میں جو تھے مشہور
تارے انہیں اب دن میں نظر آتے ہیں
؎ پیری میں ہر اک طرح سے غم سہتا ہوں
ڈھاتی ہے ستم منھ سے جو کچھ کہتا ہوں
احباب سے ملنے کی کہاں ہے فرصت
ظالم کی خوشامد میں لگا رہتا ہوں
(فشارِ قبر) پیری میں جو غم بصد خرابی ہوں
دیوانہ کہاں ہوں کب شرابی ہوں
بے فکر پسِ مرگ کہیں دے نہ فشار
کہتا ہوں زمیں سے بوترابی ہوں
(تمغہ)۔ یوں جاگ کے پایا انما کا تمغہ
جب سوئے تو مل گیا رضا کا تمغہ
فرمایا رہِ حق میں علیؑ نے وہ جہاد
خالق سے لیا ہے لافتا کا تمغہ
لب گر لفظ عبادت سے نکالا جائے
یعنی حیدرؑ کی ولایت سے نکالا جائے
ہوگی عادت وہ عبادت نہ رہے گی گوہرؔ
ایسے ذہنوں کو عبادت سے نکالا جائے

سرمایہ گوہرؔ میں موصوف نے عنوانات قائم کرتے ہوئے طبع آزمائی فرمائی ہے۔ ان میں مذہبی، عقیدہ وایمان کے نقطۂ نظر سے تہذیب عزا' عظمتِ حسینؑ' اشکِ عزا' دنیا کی روش' اہلِ ہوس' منافقینِ اسلام' حرمتِ قرآن' متعہ' خودی' فشارِ قبر' شباب' پیری' ذاتی عزم مصمم قابلِ ذکر ہیں اس میں تنوع کے ساتھ اختراعی کیفیات پائی جاتی ہیں نیز ان کی (گوہرؔ) کی مجتہدانہ نگاہی جھلکتی ہے۔

علی امام گوہرؔ نے مروجہ قلعۂ شاعری کی جس فصیل پر قدم رکھا اسے تسخیر کیا۔ ان کی شعری اور نثری تخلیقات سے واضح ہے۔ ان کی شاعری کی خاص بات یہ ہے کہ وہ اشعار پیش کرنے میں سند اور دلیل کو ملحوظ رکھتے ہیں دورِ حاضر میں ایسے شعراء کمیاب ہیں۔ شاعر موصوف کثیر الصنف ہیں اس اعتبار سے وہ اپنے معاصرین میں امتیازی حیثیت رکھتے ہیں گوہرؔ نے نظم اور نثر دونوں میں اپنے جوہر دکھائے۔ ان کے قلم میں بلا کی چابکدستی ہے۔ موصوف نے اردو کی مروجہ اصنافِ سخن' مرثیہ' نوحہ' سلام' رباعی' قطعہ' نظم' مثنوی وغزل سب پر طبع آزمائی کی۔ کتاب کے مطالعہ سے یہ انکشاف ہوا کہ وہ زود گو شاعر ہیں اس کا ثبوت مختلف اصنافِ سخن پر اشعار کی کثرتِ تعداد ہے۔

گوہرؔ لکھنوی کی تصانیف' تالیف وترتیب جس کا ذکر پہلے کیا جاچکا ہے سے واضح ہے کہ ان کا اشہب قلم بتدریج منزلیں عبور کرتے ہوئے اپنے عمودی پیکر کی طرف رواں دواں ہے اور وہ تازہ دم ہیں۔ ذوقِ مطالعہ برقرار ہے۔

سرمایہ گوہرؔ کے مشمولات کے آخری حصے میں صفحہ ۴۲۱ تا ۴۴۸ پر ان کی (گوہرؔ) کی شعری معرکتہ الآرا تصنیف ”تاریخ اسلام از قرآن“ پر رائے زنی یا تبصرہ کیا گیا ہے ان میں علامہ ضمیر اختر صاحب کا مضمون' تاریخ اسلام از قرآن' ایک مختصر جائزہ' ڈاکٹر محمد ظفر حیدری' ایک جائزہ' سید قائم مہدی کا مضمون' تاریخ اسلام از قرآن' ایک تعارف' کے علاوہ' تاریخ اسلام از قرآن' از پروفیسر سید ضمیر حیدر' صدر شعبۂ اردو سیالکوٹ پاکستان اور آخر میں تاریخ اسلام از قرآن گوہرؔ لکھنوی کا نایاب ادبی شاہکار از ڈاکٹر الماس فاطمہ' بابا صاحب امبیڈکر یونیورسٹی' اورنگ آباد' اہم ہے لیکن طوالت کی بنا پر ان کی رایوں کے اقتباس وتراشوں کو حذف کرتا ہوں۔

گوہرؔ نے اسالیب کی جن قدروں کو قبول کیا ہے اس میں جدت کے ساتھ اساطیری ادب کو بھی دخل ہے۔ کلام میں داخلی پہلو موجود ہے۔

مجموعی طور پر ”سرمایہ گوہرؔ“ علی امام گوہرؔ لکھنوی کے اشعار کا ایسا گلدستہ ہے جس میں مختلف اصنافِ سخن کا عکس نظر آتا ہے۔ مجھے یہ کہنے میں باک نہیں کہ مختلف اصنافِ سخن سے تعلق رکھنے والے قارئین بہ اعتبار پسند اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں اور فیضیاب ہوسکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

این سی پی-ایس پی کی حد بندی بل کی حمایت، کانگریس نے کی تنقید

مہاراشٹر کانگریس نے این سی پی (ایس پی) کے سربراہ اور سپریہ سولے کو یاد دلایا کہ کانگریس نے راجیہ سبھا کی ایک نشست پر اپنا دعویٰ چھوڑ دیا تھا تاکہ 85 سالہ تجربہ کار رہنما شرد پوار ایوانِ بالا میں دوبارہ پہنچ سکیں

ممبئی: (ایجنسی) مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی نے اپنے اتحادی، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) پر سخت تنقید کی ہے۔ یہ تنقید این سی پی (ایس پی) کی جانب سے مجوزہ ڈی لیمیٹیشن بل (حد بندی بل) کے معاملے پر بی جے پی کی قیادت والی مرکزی حکومت کی حمایت کے اعلان کے بعد کی گئی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر ایک پوسٹ میں، مہاراشٹر کانگریس نے این سی پی (ایس پی) کے سربراہ شرد پوار اور ورکنگ پریذیڈنٹ سپریہ سولے کو یاد دلایا کہ رواں سال کے اوائل میں، کانگریس نے راجیہ سبھا کی ایک نشست پر اپنا دعویٰ چھوڑ دیا تھا تاکہ 85 سالہ تجربہ کار رہنما (شرد پوار) ایوانِ بالا میں دوبارہ پہنچ سکیں۔

پارٹی نے بیان دیا، "کانگریس پارٹی 85 سال کی عمر میں شرد پوار کی راجیہ سبھا واپسی میں مدد کے لیے مضبوطی سے ان کے ساتھ کھڑی رہی۔ رواں سال کے اوائل میں مہاراشٹر میں راجیہ سبھا کی سات نشستوں کے لیے انتخابات ہوئے تھے۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) کے پاس صرف 10 اراکین اسمبلی تھے، جبکہ جیتنے کے لیے ایک امیدوار کو 36 ووٹوں کی ضرورت تھی۔ اس وقت کانگریس کے پاس 16 اور شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے پاس 20 اراکین اسمبلی تھے۔" مہاراشٹر کانگریس نے مزید دعویٰ کیا کہ این سی پی-ایس پی کی رکن پارلیمنٹ سپریہ سولے نے اپنے والد کی نامزدگی کے لیے حمایت حاصل کرنے کی خاطر کانگریس کی اعلیٰ قیادت سے ذاتی طور پر رابطہ کیا تھا۔ کانگریس پارٹی نے اس نشست پر اپنا دعویٰ دستبردار کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن اب، وہی شرد پوار بھارتیہ جنتا پارٹی کی جانب سے پیش کردہ حد بندی بل کی حمایت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، سپریہ سولے نے شرد پوار کی امیدواری کے لیے کانگریس رہنماؤں سے حمایت طلب کی تھی۔ راہل گاندھی اور ملکارجن کھڑگے نے بلا جھجھک حامی بھر لی۔ کانگریس نے اس نشست پر اپنا دعویٰ چھوڑ دیا اور شرد پوار کی امیدواری کی حمایت کی۔ اس کے بعد، شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) نے بھی اپنی حمایت کا یقین دلایا، اور 'مہا وکاس اگھاڑی' نے ان کی امیدواری کی تائید پر اتفاق رائے قائم کرلیا۔ اور اب؟ حد بندی بل کے معاملے پر، وہی شرد پوار، سپریہ سولے اور ان کی 'نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار)' اب بی جے پی حکومت کی حمایت کرنے کے لیے تیار ہیں۔" جمعہ کے روز، این سی پی-ایس پی کے رہنما جتیندر اوہاڑ نے اعلان کیا کہ ان کی پارٹی حد بندی کے آئندہ عمل کی حمایت کرے گی۔ پارٹی سربراہ شرد پوار کے ساتھ بات چیت کے بعد، انہوں نے اسے ایک آئینی ذمہ داری قرار دیا۔ پوار سے ہوئی بات چیت کی نوعیت کی وضاحت کرتے ہوئے، اوہاڑ نے نامہ نگاروں کو بتایا، "یہ گفتگو ہماری پارٹی کے سرکاری موقف کے بارے میں نہیں تھی۔ اہم نکتہ یہ تھا کہ حد بندی کا عمل ایک آئینی تقاضا ہے۔۔۔ ہم نے حد بندی کے عمل کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے، اور ہم یقیناً ایسا ہی کریں گے۔ ہم حد بندی کی حمایت کریں گے۔ حد بندی بل میں ایوان میں نشستوں کی تعداد بڑھا کر 850 کرنے کی تجویز دی گئی ہے، جس میں ریاستوں کے لیے 815 نشستیں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے لیے 35 نشستیں شامل ہیں۔ فی الحال، لوک سبھا میں 543 نشستیں ہیں۔ حد بندی کے حوالے سے تنازع اس وقت پیدا ہوا جب مرکزی وزیر برائے پارلیمانی امور کرن رجیجو نے اشارہ دیا کہ حکومت نے لوک سبھا کے اسپیکر اور راجیہ سبھا کے چیئرمین سے درخواست کی ہے کہ وہ اہم سرکاری امور نمٹانے کے لیے لوک سبھا کے لیے 30 نومبر کو اور راجیہ سبھا کے لیے دو دسمبر کو اجلاس طلب کریں۔

مرکزی حکومت کے حد بندی بل کو شیوسینا یو بی ٹی نے 'جمہوریت کی پیٹھ میں خنجر' قرار دیا

شیوسینا (یو بی ٹی) نے پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس سے قبل ہفتہ (28 نومبر) کو مرکزی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ پارٹی کے ترجمان اخبار 'سامنا' میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ حکومت نے سرمائی اجلاس ملتوی کر کے خصوصی اجلاس بلانے کا فیصلہ اس لیے کیا ہے تاکہ حد بندی بل دوبارہ پارلیمنٹ میں پیش کر کے منظور کرایا جا سکے۔ شیوسینا (یو بی ٹی) نے اسے حکومت کی نئی سیاسی چال قرار دیا ہے۔ 'سامنا' میں پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو کی جانب سے سوشل میڈیا کے ذریعے خصوصی اجلاس کی اطلاع دینے پر بھی سوال اٹھائے گئے ہیں۔ الزام ہے کہ حکومت نے حزب اختلاف کے قائد اور دیگر اہم رہنماؤں سے بات چیت کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ اداریے کے مطابق حکومت پہلے فیصلے لیتی ہے اور بعد میں لوک سبھا اسپیکر اور راجیہ سبھا کے چیئرمین کو اس کی اطلاع دیتی ہے۔

ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' پر شائع خبر کے مطابق اداریے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ حد بندی بل منظور کرانے کے لیے حکومت کو 2 تہائی اکثریت کی ضرورت ہے۔ اس سے قبل 17 اپریل 2026 کو یہ بل لوک سبھا میں گر گیا تھا۔ اب حکومت اسے دوبارہ پیش کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ 'سامنا' نے سوال اٹھایا ہے کہ آخر حکومت نے اس بار ضروری تعداد کیسے اکٹھی کی ہے؟ اداریے میں ڈی ایم کے اور شرد پوار کی این سی پی کی حمایت پر بھی سوال اٹھائے گئے ہیں۔ 'سامنا' کے مطابق حد بندی کے بعد آبادی کی بنیاد پر لوک سبھا کی نشستوں کی تقسیم سے شمالی ہندوستان کی نشستوں میں زیادہ اضافہ ہوسکتا ہے، جبکہ جنوبی ہندوستان کی ریاستوں کو نسبتاً کم فائدہ ہوگا۔ اس سے جنوبی ریاستوں کا سیاسی اثر و رسوخ کمزور ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ 'سامنا' میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ اگر وزیر اعظم مودی اور امت شاہ نے یہ بل منظور کرا لیا تو تاریخ میں ہمیشہ کے لیے درج ہو جائے گا کہ جمہوریت کی پیٹھ میں خنجر گھونپ کر اقتدار کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں رکھی گئی۔ 'سامنا' میں یہ بھی الزام عائد کیا گیا ہے کہ مودی حکومت ملک کے معاشی مسائل، مہنگائی اور سلامتی جیسے معاملات کے بجائے 2029 کے انتخابات کو مدنظر رکھتے ہوئے حد بندی بل کو ترجیح دے رہی ہے۔ 'سامنا' کے مطابق یہ بل ملک کی جمہوریت کو کمزور کر سکتا ہے۔

ہندوستان غیر معمولی رفتار سے ترقی کر رہا ہے

جموں و کشمیر کو بھی ترقی میں اس کا جائز حصہ مل رہا ہے: راج ناتھ سنگھ

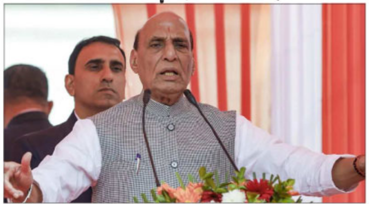

جموں، (یو این آئی) مرکزی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ہفتہ کو کہا کہ ہندوستان غیر معمولی رفتار سے ترقی کر رہا ہے اور مودی حکومت کے دور میں جموں و کشمیر کو بھی ترقی کے عمل میں اس کا جائز حصہ مل رہا ہے۔ راج ناتھ سنگھ نے یہاں پنج تیرتھی چوک سے پریڈ چوک تک لوک تنتر بچاؤ، انارکی ہٹاؤ (جمہوریت بچاؤ، انتشار ختم کرو) کے عنوان سے نکالی گئی عظیم الشان پیدل مارچ کی قیادت کرنے کے بعد ایک عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جموں کو بہادری، قربانی اور حب الوطنی کی سرزمین قرار دیا۔ انہوں نے ماتا ویشنو دیوی کے آشیرواد کا ذکر کیا اور پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ کی خدمات، بالخصوص ایک نشان، ایک ودھان، ایک پردھان کی تاریخی تحریک میں ان کے کردار کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر ان کے ہمراہ جموں و کشمیر بی جے پی کے صدر اور راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ ست شرما بھی موجود تھے۔ مارچ میں بی جے پی کے ہزاروں سینئر رہنماؤں، کارکنوں اور حامیوں نے شرکت کی۔ پارٹی کے مطابق اس مارچ کا مقصد جمہوری اقدار سے وابستگی کا اعادہ کرنے کے ساتھ کانگریس کی مبینہ طور پر گمراہ کن سیاست، غلط معلومات پھیلانے اور اداروں سے ٹکراؤ کی پالیسی کو بے نقاب کرنا تھا۔

راج ناتھ سنگھ نے جموں و کشمیر کو ہندوستان کا تاج قرار دیتے ہوئے اس کی تزویراتی، ثقافتی اور قومی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ جمہوریت کے تحفظ کے لیے اجتماعی عہد کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ عوام کا اعتماد بار بار حاصل کرنے میں ناکام رہنے کے بعد کانگریس اب بے بنیاد الزامات اور سیاسی ڈرامے بازی کے ذریعے جمہوری اداروں کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس اپنے ووٹ چوری کے الزامات کو ثابت کرنے میں ناکام رہی ہے اور انتخابی ناکامیوں کا جائزہ لینے کے بجائے مسلسل الجھن پیدا کرنے اور جمہوری عمل کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ان کے مطابق کانگریس جب بھی انتخابات ہارتی ہے تو عوام کے فیصلے کو تسلیم کرنے کے بجائے مختلف بہانے تلاش کرنے لگتی ہے۔ راہل گاندھی پر تنقید کرتے ہوئے راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ کانگریس کے سینئر رہنما بھی اعتراف کر چکے ہیں کہ ووٹ چوری کے الزامات کسی ٹھوس ثبوت کے بجائے محض ایک احساس پر مبنی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک آئین، حقائق اور جمہوری اصولوں کے مطابق چلتا ہے، نہ کہ کسی فرد کے ذاتی احساسات یا سیاسی الزامات کی بنیاد پر۔

جی ایس ٹی خفیہ محکمے نے فرضی آئی ٹی سی حاصل کرنے والے گروہ کا پردہ فاش کیا

نئی دہلی، (یو این آئی) جی ایس ٹی کے ڈائریکٹوریٹ جنرل آف انٹیلی جنس کی پٹنہ علاقائی شاخ نے ایک ایسے گروہ کا پردہ فاش کیا ہے، جو اشیا اور خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) میں فرضی طریقے سے رقم کی واپسی حاصل کر رہا تھا۔ تحقیقات میں پتہ چلا ہے کہ یہ گروہ فرضی کمپنیوں کے ایک نیٹ ورک کے ذریعے کام کر رہا تھا۔ یہ کمپنیاں حقیقت میں سامان حاصل کیے بغیر ہی معروف برانڈ کی سگریٹ کے ڈیلروں سے انوائس حاصل کر لیتی تھیں۔ اس طرح وہ غلط طریقے سے بھاری مقدار میں ان پٹ ٹیکس کریڈٹ (آئی ٹی سی) کا دعویٰ کرتی تھیں۔ یہ گروہ نامعلوم ذرائع سے ناقص معیار کی سگریٹ بھی خریدتا تھا اور انہیں لیٹر آف انڈر ٹیکنگ کے تحت کولکاتا کے پھالتا خصوصی اقتصادی زون میں بھیجتا تھا۔

لیبر کوڈز پر مؤثر عمل درآمد کے لیے سی ایل سی کی این ایچ اے آئی حکام کے ساتھ میٹنگ

نئی دہلی، (یو این آئی) مرکزی لیبر کمشنر (سی ایل سی) کے دفتر نے لیبر کوڈز 2020 پر مؤثر عمل درآمد اور مزدور قوانین کی تعمیل کو مضبوط بنانے کے مقصد سے نیشنل ہائی ویز اتھارٹی آف انڈیا (این ایچ اے آئی) کے سینئر افسران کے ساتھ میٹنگ کی۔ مرکزی وزارت محنت و روزگار نے ہفتہ کو بتایا کہ دوارکا واقع شرم و جیتے بھون میں 27 نومبر کو منعقدہ اس میٹنگ کی صدارت مرکزی لیبر کمشنر سول مشرا نے کی۔ اس میں این ایچ اے آئی کی جانب سے سی جی ایم (انتظامیہ) سی کے سنہا سمیت دیگر افسران نے شرکت کی۔ میٹنگ میں لیبر کوڈز کی اہم دفعات، این ایچ اے آئی سے متعلق مزدور قوانین کی تعمیل کے تقاضوں، ٹھیکے پر کام کرنے والے مزدوروں سے متعلق مسائل، رجسٹریشن اور لائسنس جاری کرنے کے طریقہ کار اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے استعمال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ میٹنگ میں ٹھیکیداروں اور ذیلی ٹھیکیداروں کی جانب سے قانونی ضابطوں کی تعمیل یقینی بنانے کے لیے موقع پر ہی رجسٹریشن اور لائسنس جاری کرنے کی مہم چلانے پر زور دیا گیا۔ افسران نے پیشہ ورانہ تحفظ، صحت اور کام کے حالات سے متعلق کوڈ 2020 کی دفعہ 10 کے تحت حادثات کی فوری اطلاع دینے کی ضرورت پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ این ایچ اے آئی سے حادثات سے متعلق معیاری عملی طریقہ کار (ایس او پی)، کام کی جگہوں پر حفاظت یقینی بنانے کے اقدامات اور فرضی مشقوں (ماک ڈرل) کے انعقاد سے متعلق بہترین طریقہ کار کی معلومات مشترک کرنے کی درخواست کی گئی۔ اس کے علاوہ شاہراہوں کی تعمیر جیسے طویل مدتی منصوبوں میں کام کرنے والی خواتین مزدوروں اور بین ریاستی نقل مکانی کرنے والے مزدوروں کو قانونی فوائد فراہم کرنے سے متعلق مسائل کے حل کے لیے این ایچ اے آئی کے دو سے چار علاقائی دفاتر اور سی ایل سی دفتر کے نمائندوں پر مشتمل مشترکہ ورکنگ گروپ تشکیل دینے پر بھی غور کیا گیا۔

ہندوستان اور ڈنمارک نے مشترکہ لائحہ عمل اختیار کیا، سبز اسٹریٹجک شراکت داری کو مضبوط بنانے پر اتفاق

نئی دہلی، (یو این آئی) ہندوستان اور ڈنمارک نے دوطرفہ تعاون کو نئی سمت دینے کے لیے 2027 سے 2031 تک کا مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرتے ہوئے دفاع، سلامتی، صاف توانائی، مصنوعی ذہانت، سائبر سکیورٹی اور تجارت سمیت مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا ہے۔ دونوں ممالک نے وسیع تر سبز اسٹریٹجک شراکت داری کو اگلی سطح تک لے جانے کے لیے بھی کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزارت خارجہ نے ہفتہ کو یہاں بتایا کہ وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر اور ڈنمارک کے وزیر خارجہ لارس لوکے راسموسن نے ہندوستان اور ڈنمارک کے مشترکہ کمیشن کے پانچویں اجلاس کی مشترکہ صدارت کی۔ اجلاس میں دونوں ممالک کے درمیان سبز اسٹریٹجک شراکت داری کے تحت ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں ہنرمندی کے فروغ، پیشہ ورانہ تعلیم اور صنعت کاری کے شعبوں میں تعاون سے متعلق مفاہمت نامے کی تجدید کی گئی۔ اس کے علاوہ دونوں ممالک کی وزارت ہائے ثقافت کے درمیان ثقافتی تبادلے کے پروگرام کو نئی شکل دی گئی۔ بین الاقوامی مالیاتی خدمات مراکز اتھارٹی اور ڈنمارک کی مالیاتی نگرانی کی اتھارٹی کے درمیان بھی مفاہمت نامے کا تبادلہ ہوا۔

دونوں فریقوں نے دفاع اور سلامتی کے شعبوں میں تعاون کے امکانات تلاش کرنے پر اتفاق کیا۔ انہوں نے جون 2026 میں پہلی بحری سلامتی سے متعلق بات چیت کا خیرمقدم کرتے ہوئے دفاعی صنعت اور دہشت گردی سے نمٹنے کے معاملات پر مذاکرات کو مزید مضبوط بنانے کا فیصلہ کیا۔ دونوں ممالک نے قابل تجدید توانائی، صاف ٹیکنالوجی، آبی انتظام، صحت، زراعت، فوڈ پروسیسنگ، تحقیق اور اختراع کے شعبوں میں بھی تعاون بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا۔

اجلاس میں مصنوعی ذہانت، کوانٹم کمپیوٹنگ اور سائبر سکیورٹی جیسی ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز میں تعاون بڑھانے کے ساتھ خلائی اور آرکٹک خطے میں امکانات تلاش کرنے پر اتفاق کیا گیا۔ دونوں فریقوں نے ٹیکنالوجی اور آب و ہوا سے متعلق امور پر الگ الگ مذاکرات شروع کرنے کا بھی فیصلہ کیا۔ دونوں ممالک نے تجارت اور سرمایہ کاری میں اضافے پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ ڈنمارک نے ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے پر جلد دستخط کرنے کے لیے اپنی حمایت کا اعادہ کیا۔ اس کے علاوہ 2024 میں طے پانے والے مائیگریشن اور نقل و حمل سے متعلق شراکت داری معاہدے پر عمل درآمد کا جائزہ لیا گیا۔ کیرلم حکومت اور ڈنمارک کی وزارت برائے بزرگ شہریوں کے درمیان صحت کارکنوں کی بھرتی سے متعلق شراکت داری کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات کا بھی خیرمقدم کیا گیا۔ ڈنمارک نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں اصلاحات کے بعد ہندوستان کی مستقل رکنیت کی حمایت کا بھی اعادہ کیا۔ دونوں ممالک نے باقاعدہ بات چیت جاری رکھنے اور وزیر اعظم کی سطح پر اگلی ملاقات کی تیاری کے لیے اپنی شراکت داری کو مزید وسیع کرنے پر اتفاق کیا۔ مشترکہ کمیشن کا اگلا اجلاس باہمی رضامندی سے طے شدہ تاریخ پر کوپن ہیگن میں منعقد ہوگا۔

سمندری راستوں کا تحفظ ممالک کی معیشت اور عام لوگوں کی زندگی سے براہ راست وابستہ ہے: صدر جمہوریہ مرمو

نئی دہلی، (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے کہا ہے کہ سمندری راستوں کا تحفظ ممالک کی اقتصادی خوشحالی اور عام لوگوں کی روزمرہ زندگی سے براہ راست جڑا ہوا ہے۔ صدر جمہوریہ نے ہفتہ کو کیرلم کے ایزیمالا میں واقع انڈین نیول اکیڈمی میں آٹم ٹرم 2026 کی پاسنگ آؤٹ پریڈ کا معائنہ کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ بحری جہازوں کی آمد و رفت میں رکاوٹ سے ضروری اشیا کی سپلائی متاثر ہوسکتی ہے اور ان کی قیمتوں میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ محترمہ مرمو نے ہندوستانی کوسٹ گارڈ اور دوست ممالک کے زیر تربیت کیڈٹس سمیت تربیت مکمل کرنے والے تمام کیڈٹس کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ پاس آؤٹ ہونے والے کیڈٹس میں بڑی تعداد میں نوجوان خواتین کی موجودگی باعث فخر ہے۔ ان کی کامیابیاں دوسری نوجوان خواتین کو بڑے خواب دیکھنے اور ملک کی خدمت میں چیلنجنگ ذمہ داریاں سنبھالنے کی ترغیب دیں گی۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ آج کی ایک دوسرے سے مربوط دنیا میں سمندری خطے کی اہمیت مسلسل بڑھ رہی ہے۔ عالمی تجارت کا ایک بڑا حصہ سمندری راستوں کے ذریعے انجام پاتا ہے۔ ایسے میں سمندری راستوں کا تحفظ صرف جہازوں تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کے اثرات ممالک کی معیشت اور عام شہریوں پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔ انہوں نے کیڈٹس سے کہا کہ سمندر میں ان کی خدمات کا تعلق خشکی پر رہنے والے لوگوں کی زندگی سے ہے۔ یہ خدمات لوگوں کے تحفظ، خوشحالی اور فلاح و بہبود میں براہ راست تعاون کرتی ہیں۔

محترمہ مرمو نے کہا کہ نوجوان کیڈٹس کی دیانت داری، پیشہ ورانہ صلاحیت، بہادری اور حساسیت ہندوستانی بحریہ کے کردار کا تعین کرے گی۔ سمندر میں انہیں خراب موسم، طویل مدت تک تعیناتی اور غیر یقینی حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ایسے میں انہیں کئی مرتبہ دباؤ کے درمیان مشکل فیصلے کرنے ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ قیادت کا مطلب صرف احکامات دینا نہیں بلکہ ذمہ داری اٹھانا، اپنے عمل سے مثال قائم کرنا اور ساتھیوں کے ساتھ کھڑے رہنا بھی ہے۔ صدر جمہوریہ نے یقین ظاہر کیا کہ کیڈٹس کی تربیت، حالات کے مطابق خود کو ڈھالنے کی صلاحیت اور ان کا عزم انہیں مستقبل کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار کرے گا۔ انہوں نے کیڈٹس پر زور دیا کہ وہ ہندوستانی بحریہ کی اعلیٰ روایات کو برقرار رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی وردی ایک ارب سے زیادہ ہندوستانیوں کے اعتماد اور امیدوں کی علامت ہے۔

موجودہ نشستوں پر نافذ ہو خواتین ریزرویشن، مرکز بتائے پنجاب-یوپی انتخابات میں کب ملے گا فائدہ: کماری سیلجا

چنڈی گڑھ، 28 نومبر (یو این آئی) ہریانہ میں سرسا نشست سے رکنِ پارلیمنٹ کماری سیلجا نے مرکزی حکومت سے لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں کی موجودہ نشستوں پر خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت واضح کرے کہ پنجاب اور اتر پردیش کے اسمبلی انتخابات میں خواتین کو ریزرویشن کا فائدہ کب ملے گا۔ کماری شیلجا نے کہا کہ ستمبر 2023 میں پارلیمنٹ نے خواتین ریزرویشن کو منظوری دی تھی، لیکن اس کے نفاذ کی حتمی تاریخ اب تک واضح نہیں ہے۔ حکومت اسے مردم شماری اور حد بندی سے جوڑ رہی ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ نئی مردم شماری کا عمل شروع ہونے کے باوجود حد بندی کے لیے 2011 کے اعداد و شمار کا استعمال کیوں کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس موجودہ 543 لوک سبھا نشستوں اور موجودہ ریاست وار نمائندگی کی بنیاد پر خواتین کو ایک تہائی ریزرویشن دینے کی حامی ہے۔ حد بندی جیسی بڑی تبدیلیوں پر ریاستوں اور سیاسی جماعتوں سے تبادلہ خیال ہونا چاہیے۔ کماری سیلجا نے ہریانہ میں پنچایتی راج اداروں کے کھاتوں سے تقریباً 109 کروڑ روپے کی سائبر ٹھگی پر بی جے پی حکومت کو گھیرا۔ انہوں نے پوچھا کہ 523 بینک کھاتوں میں اتنی بڑی رقم کیسے پہنچی۔

مجوزہ حد بندی بل کی مخالفت کرے گی سی پی آئی (ایم ایل) لبریشن: دیپانکر

نئی دہلی، (یو این آئی) ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی (ایم ایل) لبریشن نے مرکزی حکومت کے مجوزہ حد بندی بل کی سخت مخالفت کرنے کا اعلان کیا ہے۔ پارٹی کے جنرل سکریٹری دیپانکر بھٹاچاریہ نے سوشل میڈیا پر جاری ایک بیان میں کہا ہے کہ پارلیمنٹ کا آئندہ خصوصی اجلاس ایک سخت امتحان ہوگا، جس سے یہ واضح ہو جائے گا کہ کون سی جماعتیں جمہوریت اور وفاقیت کی حمایت میں کھڑی ہیں۔ مسٹر بھٹاچاریہ نے الزام لگایا کہ مودی-شاہ حکومت کو شاید اب یہ محسوس ہونے لگا ہے کہ اس کے پاس حد بندی بل منظور کرانے کے لیے مطلوبہ عددی قوت موجود ہے۔ انہوں نے پارٹی کے بنیادی موقف کو دہراتے ہوئے کہا کہ خواتین کے لیے ریزرویشن کو حد بندی کے ساتھ جوڑنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں کی موجودہ نشستوں کی تعداد کی بنیاد پر ہی خواتین کے لیے ریزرویشن فوری طور پر نافذ کیا جانا چاہیے۔ لوک سبھا کی رکنیت میں 50 فیصد اضافے کی تجویز پر تنقید کرتے ہوئے سی پی آئی (ایم ایل) کے جنرل سکریٹری نے کہا کہ اس سے پارلیمنٹ کا حجم غیر ضروری طور پر بڑھ جائے گا، اس کے قانون سازی اور غور و خوض کے کردار محدود ہو جائیں گے اور یہ محض برسر اقتدار حکومت کی ہاں میں ہاں ملانے والا ایک فورم بن کر رہ جائے گی۔

انہوں نے کہا کہ اگرچہ بظاہر ریاستوں کی حصے داری یکساں برقرار رہتی دکھائی دے رہی ہے، لیکن اس سے وفاقی توازن پر منفی اثر پڑے گا اور اقتدار فیصلہ کن طور پر چند بڑی ریاستوں میں مرکوز ہو جائے گا، جس سے نسبتاً چھوٹی ریاستوں کو مستقل نقصان اٹھانا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ نشستوں کی تعداد کے علاوہ حد بندی کے نتیجے میں ملک بھر میں انتخابی حلقوں کی حدود بھی دوبارہ متعین کی جائیں گی اور درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے ریزرو نشستوں کی ازسرنو نشاندہی کی جائے گی۔ جموں و کشمیر اور آسام میں حد بندی کے تجربات کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ یہ عمل حاشیے پر موجود سماجی گروہوں اور اقلیتی برادریوں کے لیے تباہ کن ثابت ہوسکتا ہے۔

مسٹر بھٹاچاریہ نے واضح کیا کہ ان کی پارٹی حد بندی کے اس منصوبے کی پُرزور مخالفت کرتی ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ پارٹی کے دونوں لوک سبھا اراکین، انڈیا اتحاد کی دیگر اتحادی جماعتوں کے ساتھ مل کر مجوزہ حد بندی بل کی مخالفت کریں گے۔ قابل ذکر ہے کہ سی پی آئی (ایم ایل) لبریشن کے اس وقت لوک سبھا میں مجموعی طور پر دو اراکین ہیں، جو دونوں بہار سے منتخب ہوئے ہیں۔ ان میں آرہ لوک سبھا حلقے سے سوداما پرساد اور کاراکاٹ لوک سبھا حلقے سے راجارام سنگھ شامل ہیں۔

انتخابی حلقوں کی حد بندی میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جائے

جماعت اسلامی ہند کی ڈی لمیٹیشن کے ذریعہ سیاسی استحصال اور ناانصافی کے ممکنہ خطرہ کے تدارک کے لئے حفاظتی اقدامات کی اپیل

نئی دہلی: جماعت اسلامی ہند کے امیر سید سعادت اللہ حسینی نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ڈی لمیٹیشن اور نئے انتخابی حلقوں کی تشکیل کے سلسلے میں ایک واضح، فول پروف اور آئینی اصولوں کے تحت ضابطہ عمل وضع کرے۔ میڈیا کے لیے جاری اپنے بیان میں جماعت اسلامی ہند کے امیر سید سعادت اللہ حسینی نے کہا کہ حکومت کو سب سے پہلے ایک ایسا واضح، فول پروف اور آئینی طور پر مستحکم فریم ورک وضع کرنا چاہیے جو ڈی لمیٹیشن میں من مانی، سیاسی مداخلت اور کسی بھی طرح کی جانبدارانہ ردوبدل کو روک سکے۔ اس پورے عمل کے لیے طے شدہ طریق ؟ کار اور حفاظتی ضوابط کو واضح طور پر عوام کے سامنے پیش کیا جائے۔ اگر ڈی لمیٹیشن کا عمل انجام دینا ہی ہے تو مجوزہ بل کو آگے بڑھانے سے پہلے سیاسی اور عوامی اتفاق رائے پیدا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مجوزہ ڈی لمیٹیشن کے عمل کے حوالے سے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ انتخابی حلقوں کی تشکیل کا طریق ؟ کار منصفانہ اور شفاف ہو۔ ڈی لمیٹیشن کے عمل سے جمہوری نمائندگی، وفاقی توازن، خطے اور مختلف طبقات کے سیاسی حقوق پر دوررس اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سید سعادت اللہ حسینی نے کہا کہ حکومت کو یہ سمجھنا چاہیے کہ ڈی لمیٹیشن ایک حساس معاملہ ہے، اسے عجلت میں قانون سازی کی کارروائی تک محدود نہیں کیا جاسکتا۔ اس سلسلے میں ریاستی حکومتوں، سیاسی جماعتوں، سماجی و شہری تنظیموں اور دیگر متعلقہ فریقوں سے مشاورت نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن جماعتوں کو بھی چاہیے کہ وہ صرف نشستوں کی تعداد میں اضافے پر توجہ مرکوز کرنے کے بجائے ایک منصفانہ، شفاف اور فول پروف ڈی لمیٹیشن کے عمل اور اس کے لیے مؤثر حفاظتی اقدامات کے مطالبے کو اپنی پہلی ترجیح بنائیں۔ سید سعادت اللہ حسینی نے کہا کہ اگر ڈی لمیٹیشن کی منظوری دی جاتی ہے تو اس کا مقصد جمہوریت کو مضبوط کرنا، وفاقی توازن کا تحفظ کرنا اور ہر خطے اور برادری کو منصفانہ نمائندگی کی ضمانت دینا ہونا چاہیے۔ مجوزہ ڈی لمیٹیشن کمیشن کی تشکیل اور اس کے کام کرنے کے طریق ؟ کار میں ادارہ جاتی نگرانی اور مؤثر عدالتی نظرثانی کا فقدان سنگین تشویش کا باعث ہے۔ انہوں نے کہا کہ آسام اور جموں و کشمیر میں ہونے والی ڈی لمیٹیشن کے تجربات نے بھی ایسے خدشات پیدا کیے ہیں کہ انتخابی حلقوں کی جغرافیائی حدود میں اس طرح سے ردوبدل کیا جاسکتا ہے جس سے مذہبی اقلیتوں کی سیاسی نمائندگی متاثر ہو۔ اس لیے اس پورے عمل کو کسی بھی قسم کی جانبدارانہ یا امتیازی مداخلت سے محفوظ رکھنا ضروری ہے، تاکہ تمام متعلقہ فریقوں کا اس عمل پر اعتماد برقرار رہے۔ سید سعادت اللہ حسینی نے اس بات پر زور دیا کہ خواتین کے لیے ریزرویشن اور ڈی لمیٹیشن دو الگ الگ معاملات ہیں اور انہیں ایک دوسرے سے منسلک نہیں کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی ہند خواتین کی سیاسی نمائندگی اور ان کو بااختیار بنانے کی مکمل حمایت کرتی ہے۔ تاہم خواتین کے لیے ریزرویشن کو موجودہ نظام کے تحت ہی نافذ کیا جانا چاہیے اور اس میں ذیلی کوٹے رکھے جانے چاہئیں، تاکہ تمام طبقات کی شمولیت کو یقینی بنایا جاسکے۔ دوسری طرف انتخابی حلقوں کی حد بندی کا معاملہ الگ سے ایک شفاف اور آئین کے اصولوں پر قائم طریق ؟ کار کے ذریعے طے کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہم مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ڈی لمیٹیشن سے متعلق تمام تفصیلات کو عوام کے سامنے پیش کرے، اس عمل کے لیے طے شدہ معیارات اور حفاظتی ضوابط کو عوام کے سامنے لائے اور پارلیمنٹ میں بل پیش کرنے سے پہلے وسیع تر سیاسی اور عوامی اتفاق رائے پیدا کرے۔ جمہوری اداروں کی ساکھ، ہر ووٹ کی یکساں قدر اور تمام خطوں اور برادریوں کی منصفانہ نمائندگی کو ہر حال میں اولین اہمیت حاصل رہنی چاہیے۔

بِسلیری نے مغربی بنگال کے نمونوں کی جانچ رپورٹ پر نظر ثانی کا مطالبہ کیا

ممبئی، (یو این آئی) بوتل بند پینے کا پانی فروخت کرنے والی کمپنی بِسلیری نے مغربی بنگال کے نمونوں کی جانچ رپورٹ پر سوال اٹھاتے ہوئے نمونے جمع کرنے کے عمل اور جانچ رپورٹ پر نظر ثانی کا مطالبہ کیا ہے۔ فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا (ایف ایس ایس اے آئی) کی جانچ میں مغربی بنگال کے ضلع جلپائی گوڑی کے تیلی پاڑہ میں واقع بِسلیری پلانٹ میں تیار کیے گئے پیک شدہ پینے کے پانی کے پی بی 201 بیچ کے نمونے میں کولی فارم بیکٹیریا کی موجودگی پائی گئی تھی۔ ریگولیٹر نے گزشتہ 12 اگست کو اس بیچ کی فروخت پر پابندی لگادی تھی۔ بِسلیری نے ہفتہ کو ایک پریس ریلیز میں کہا کہ اس حکم کے بعد اس نے اس بیچ کی بوتلیں واپس منگوالی ہیں۔ کمپنی نے دعویٰ کیا کہ ایف ایس ایس اے آئی سے منظور شدہ دو آزاد تجربہ گاہوں میں اسی بیچ کے نمونوں کی جانچ سے پتہ چلا کہ یہ نمونے کولی فارم بیکٹیریا اور غذائی تحفظ سے متعلق دیگر تمام معیارات پر پورے اترتے ہیں۔

610ویں عرس شیخ العالم کی چار روزہ تقریبات، غسل مزار اور آخری قل کے ساتھ اختتام پذیر

عرس شیخ العالم علیہ الرحمہ
Urs Shaikh-Ul-Alam
زیر سرپرستی
حضرت شاہ محمد علی عارف عرف صبو میاں صاحب

رودولی، ایودھیا (نامہ نگار): خانقاہ شیخ العالم حضرت شیخ احمد عبدالحق توشہ قدس سرہ میں 610ویں عرس مبارک کی تقریبات حسب سابق روایات نہایت عقیدت و احترام اور حسن انتظام کے ساتھ عارف ملت پیر حضرت شاہ محمد علی عارف عرف صبو میاں سجادہ نشین خانقاہ شیخ العالم کی سرپرستی میں بارہ جمادی الثانی سے پندرہ جمادی الثانی تک جاری رہیں قرآن خوانی محفل سماع لنگر صابر رسم گاگر شیخ العالم کانفرنس جشن دستار بندی رسم اجرا ایوارڈ تقریب محفل قل اور غسل مزار شریف کے بعد یہ روحانی و علمی سلسلہ اپنے اختتام کو پہنچا عرس مقدس کی تقریبات کا آغاز بارہ جمادی الثانی کو قدیم خانقاہ مسجد شیخ العالم میں قرآن خوانی سے ہوا بعد نماز محفل سماع کا پروگرام ہوا اور شام میں پہلے قل کے ساتھ عرس کا پہلا دن اختتام پذیر ہوا 13 / جمادی الثانی کو عرس کے دوسرے دن کا آغاز مسجد شیخ العالم میں قرآن خوانی سے ہوا بعد نماز عصر عرس کی اہم روایات میں شامل رسم گاگر شریف بھی نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ سجادہ نشین صبو میاں صاحب قبلہ کی سرپرستی میں انجام پائی۔ اس مبارک رسم میں خانوادۂ شیخ العالم کے تمام افراد نے بھرپور شرکت کی خانوادے کے افراد کی اس مشترکہ شرکت نے خانقاہی روایات روحانی نسبت اور خاندانی وابستگی کے خوب صورت تسلسل کو نمایاں کیا۔ اس دوران خانقاہ کی فضا ذکر و اذکار نعت و منقبت اور روحانی نغمات سے معمور رہی جب کہ ملک کے مختلف علاقوں سے آنے والے زائرین و عقیدت مندوں نے بارگاہ شیخ العالم میں حاضری دے کر روحانی فیوض و برکات حاصل کیں اسی تسلسل میں حسب روایت احاطہ مزار شیخ العالم میں صاحب سجادہ نے عقیدت مندوں کے ہجوم میں چراغاں کیا۔ بعد نماز مغرب شیخ العالم کانفرنس وجلسۂ دستار بندی ورسم اجرا کا انعقاد صاحب سجادہ صبو میاں کی سرپرستی میں ہوا۔ کانفرنس وسیمینار میں ملک کے مختلف گوشوں سے علماء مشائخ اہل علم عقیدت مندان اور مریدین کی بڑی تعداد نے شرکت کی اس موقع پر حضرت علامہ سید ابوبکر شبلی الاشرفی الجیلانی کچھوچھہ شریف کا خطاب نہایت شاندار فکر انگیز اور روح پرور رہا آپ نے اپنے خطاب میں حضرت شیخ العالم قدس سرہٗ کی عظمت و روحانی مقام ان کی دینی و اصلاحی خدمات اور دعائے حیدری کے مضامین ومعارف پر نہایت دل نشیں انداز میں روشنی ڈالی آپ نے خانقاہوں اور مدارس اسلامیہ کی اہمیت و افادیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خانقاہیں تزکیۂ نفس اصلاح باطن اور روحانی تربیت کے مراکز ہیں جب کہ مدارس دین اسلام کی تعلیم و اشاعت اور نسل نو کی علمی و اخلاقی تربیت کے بنیادی سرچشمے ہیں آپ کے خطاب نے سامعین کے دلوں میں خانقاہی نسبت اور دینی وابستگی کے جذبات کو مزید مستحکم کیا۔ اسی موقع پر خلیفۂ صبو میاں مولانا اشتیاق احمد قادری فیض الرسول براؤن شریف نے بھی نہایت مؤثر اور اصلاحی خطاب فرمایا آپ نے تعلق باللہ کو مضبوط بنانے کی ضرورت پر خصوصی زور دیتے ہوئے کہا کہ حقیقی کامیابی اللہ تعالیٰ کی رضا اس کی اطاعت اور احکام شریعت کی پابندی میں مضمر ہے آپ نے مسلمانوں سے گزارش کی کہ وہ نمازوں کا اہتمام کریں عبادات کی پابندی کو اپنا شعار بنائیں اور اپنے اعمال و کردار کو شریعت مطہرہ کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ خطیب اہلسنت علامہ غلام خیر البشر ردولوی نے اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی کہ خانقاہوں سے وابستگی اور اولیائے کرام سے عقیدت اسی وقت حقیقی ثمرات سے ہمکنار ہوتی ہے جب بندہ اپنے رب سے تعلق مضبوط کرے اور نیک اعمال کے ذریعے اس کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کی سعی کرے۔ کانفرنس میں علامہ عمار رضا حشمتی سربراہ اعلی دار العلوم مخدومہ نے تحفظ ایمان وعقائد پر مدلل خطاب کیا مولانا عظیم الدین برہانی نے بھی ایمان عمل صالح اور دینی و روحانی موضوع پر اپنے مؤثر خطاب سے محفل کو وقار بخشا عرس کی ایک اہم علمی پیش رفت کے طور پر انگریزی زبان میں تصوف کی تاریخ پر مشتمل پانچ سو صفحات کی کتاب صوفی ازم کا رسم اجرا بھی عمل میں آیا اس کتاب کی مصنفہ سجادہ نشین صبو میاں صاحب قبلہ کی صاحبزادی حمیرہ فاروقی ہیں اس علمی کاوش کو خانقاہی و تصوف کی تاریخ کے حوالے سے ایک قابل قدر پیش رفت قرار دیا گیا۔ اسی تقریب میں سجادہ نشین کے زیر سرپرستی قائم اداروں ادارہ شیخ العالم صابریہ چشتیہ لکھنؤ اور جامعۃ الحق رودولی شریف کے فارغین طلبہ کی دستار بندی بھی کی گئی طلبہ کی دستار بندی نے عرس کی علمی و تعلیمی اہمیت کو مزید نمایاں کیا اور دینی تعلیم کے فروغ کے عزم کو تازہ کیا۔ 14 / جمادی الثانی کا دن نہایت اہمیت کا حامل ہے چھ سو سال کی قدیم روایت خرقہ اول کی زیارت کرائی جاتی ہے یہ وہی خرقہ ہے جسے شیخ العالم کی پیرومرشد حضرت جلال الدین کبیر الاولیاء نے اپنے آخری وقت میں حضور شیخ العالم کو عنایت کیا تھا اس دن حسب روایت صاحب سجادہ کی امامت میں عصر کی نماز خانقاہ میں ادا کی جاتی ہے نماز عصر کے صاحب سجادہ نے خانقاہ شیخ العالم کی روایتی زیارت کا اہتمام فرمایا اس موقع پر عقیدت مندوں کا غیر معمولی ہجوم دیکھنے میں آیا۔ خانقاہ کے صحن چھتوں اور اطراف کی سڑکوں پر زائرین کا جم غفیر موجود تھا ہر شخص اس مقدس خرقہ کی زیارت بوسہ لینے اور روحانی فیوض و برکات حاصل کرنے کے لیے بے تاب نظر آیا نہایت نظم وضبط اور روایتی انداز میں خرقہ زیب تن کر کے حق حق حق کی صداؤں کے درمیان مزار شیخ العالم پر حاضری ہوئی جہاں سجادہ نشین صاحب نے ملک وملت امن وسلامتی اور امت مسلمہ کی سربلندی کے لیے دعائیں فرمائیں۔ عرس مقدس میں خانقاہ صفویہ صفی پور شریف کے حضرت سید افضال میاں خانقاہ معصومیہ رامپور کے سجادہ نشین سید حسین میاں خانقاہ چشتیہ مین پوری کے حضرت عبدالرحمن ببلو میاں خانقاہ برخورداریہ باندہ کے حضرت سید فیضان میاں سمیت متعدد مشائخ وسجادگان کے علاوہ عبدالجبار چیئرمین نگر پالیکا ردولی عباس علی زیدی سابق وزیر انجینئر محبوب عالم صدیقی لکھنؤ انجینئر سلطان حیدری دہلی ومعززین شہر نے شرکت کی۔

ممتاز شاعرہ رخسار کمال امروہی سے پروفیسر ناصر نقوی کی خصوصی گفتگو

امروہہ (خصوصی خبر): ہندوستان کی ادبی و ثقافتی تاریخ میں امروہہ کو ہمیشہ سے ایک ممتاز مقام حاصل رہا ہے۔ اس سرزمین نے علم و ادب، شاعری اور فنونِ لطیفہ کو ایسے درخشاں ستارے عطا کیے جن کی روشنی سے آج بھی دنیا منور ہے۔ انہی عظیم شخصیات میں عہد ساز فلم ساز، شاعر اور مکالمہ نگار کمال امروہی کا نام سرِ فہرست ہے۔ ان کی علمی و ادبی وراثت کو ان کی صاحبزادی محترمہ رخسار کمال امروہی نے نہایت وقار اور سلیقے سے سنبھال رکھا ہے۔ رخسار کمال امروہی نہ صرف ایک حساس دل شاعرہ اور صاحبِ طرز ادیبہ ہیں بلکہ ان کی تصنیف "درد دل لکھوں کب تک" ادبی حلقوں میں خاصی مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ حال ہی میں معروف ادیب و محقق پروفیسر ناشر نقوی نے ان سے ایک خصوصی ادبی و سوانحی گفتگو کی، جس میں امروہہ کی یادوں، کمال امروہی کی ہمہ جہت شخصیت، آبائی حویلی "بڑا مکان" کی تاریخ اور شاہکار فلم "پاکیزہ" کے لندن میں شاندار عالمی پریمیئر سمیت کئی اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ قارئین کی دلچسپی کے لیے اس مکالمے کے اہم اقتباسات پیشِ خدمت ہیں۔ پروفیسر ناشر نقوی کا سوال: امروہہ شہر سے آپ کی جو یادیں وابستہ ہیں، آپ انہیں آج بھی اپنے دل سے لگا کر رکھتی ہیں، اس کی خاص وجہ کیا ہے؟ رخسار کمال امروہی: امروہہ میرے لیے میری شناخت، میری جڑوں اور میری روح کا حصہ ہے۔ انسان دنیا کے کسی بھی کونے میں چلا جائے، اسے اپنی مٹی کی خوشبو ہمیشہ اپنی طرف کھینچتی ہے۔ امروہہ کی گلیوں، وہاں کی تہذیب، زبان کی مٹھاس اور اپنوں کی بے لوث محبتوں نے میری شخصیت کی تعمیر کی ہے۔ بچپن کی معصوم شرارتیں، بزرگوں کی دعائیں اور وہاں کے علمی و ادبی ماحول کی یادیں میرے دل کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ جب بھی ممبئی کی مصروف زندگی سے تھکن محسوس ہوتی ہے تو امروہہ کی یادیں تازہ ہوا کے جھونکے کی طرح دل کو سکون بخشتی ہیں۔ پروفیسر ناشر نقوی: آپ اپنے بابا کمال امروہی کو کس روپ میں دیکھتی ہیں؛ ایک مکالمہ نگار یا ایک عظیم فلم ہدایت کار کے طور پر؟ * رخسار کمال امروہی: کمال صاحب ہر کام کمال کے ساتھ کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ ایک باکمال فنکار تھے جن کی شخصیت میں مکالمہ نگاری، شاعری اور فلم ہدایت کاری ایک دوسرے میں پیوست تھے۔ جب وہ قلم اٹھاتے تھے تو لفظوں کو تراش کر ایسا نگینہ بنا دیتے تھے جو زمانے کے لیے یادگار بن جائے، چاہے وہ "مغلِ اعظم" کے لازوال مکالمے ہوں یا "پاکیزہ" کا تخلیقی سفر۔ اور جب کیمرے کی کمان سنبھالتے تھے تو ایک حساس ہدایت کار کی طرح ہر منظر، ہر فریم اور ہر جذباتی اتار چڑھاؤ کو اس نفاست اور گہرائی سے پیش کرتے تھے کہ سنیما کی تاریخ میں ان کا مقام ہمیشہ کے لیے امر ہو گیا۔ درحقیقت، ان کی ہر تخلیق اور ہر عمل میں کمال کی یہی جھلک نظر آتی تھی جس نے انہیں ایک منفرد اور عہد ساز شخصیت بنا دیا۔ پروفیسر ناشر نقوی: امروہہ میں آپ کی تاریخی آبائی حویلی، جسے بڑا مکان بھی کہا جاتا ہے، اس کی تاریخ اور اس سے جڑی روایات کے بارے میں کچھ بتائیے؟ رخسار کمال امروہی: امروہہ کا "بڑا مکان" صرف اینٹ اور پتھر کی عمارت نہیں بلکہ صدیوں پرانی تہذیبی اور خاندانی تاریخ کا امین ہے۔ یہ حویلی ہمارے آباؤ اجداد کی علمی، ادبی اور سماجی روایات کا مرکز رہی ہے۔ اسی آنگن میں علم و ادب کی محفلیں سجتی تھیں اور اسی ماحول نے کمال امروہی، رئیس امروہوی اور جون ایلیا جیسے عظیم تخلیق کاروں کو پروان چڑھایا۔ اس حویلی کے در و دیوار میں ہماری مشترکہ خاندانی اقدار، مہمان نوازی اور تہذیبی رکھ رکھاؤ کی داستانیں محفوظ ہیں۔ جب بھی اس مکان کے دالانوں میں قدم رکھتی ہوں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ماضی کے تمام روشن چہرے اور بزرگوں کی شفقتیں ایک بار پھر زندہ ہو گئی ہوں۔ پروفیسر ناشر نقوی: حال ہی میں لندن میں فلم "پاکیزہ" کی جدید ٹیکنالوجی (4K/HD) کے ساتھ بحالی اور اس کی نمائش کا بڑا چرچا رہا، اس تاریخی موقع کی کچھ تفصیلات ہمارے قارئین سے شیئر کیجیے؟ رخسار کمال امروہی: "پاکیزہ" میرے والد کا وہ خواب تھا جسے انہوں نے برسوں اپنے خونِ جگر سے سینچا تھا۔

ووٹر فہرستوں کے خصوصی مختصر نظر ثانی پروگرام کا میرٹھ منڈل کمشنر نے تفصیلی جائزہ لیا

ہر تحصیل سطح پر کنٹرول روم قائم کر کے فارم وصولی کے عمل کی مکمل نگرانی کرنے کی ہدایت دی

بلندشہر 28 / نومبر (پریس ریلیز) یکم جنوری 2027 کو اہلیت کی تاریخ کی بنیاد پر اسمبلی حلقوں کی ووٹر لسٹوں کے خصوصی مختصر نظرثانی پروگرام کے تحت کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں ایک اہم جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت میرٹھ منڈل کے کمشنر اور الیکشن کمیشن آف انڈیا کی جانب سے ضلع بلندشہر کے لیے نامزد رول آبزرور بھانو چندر گوسوامی نے کی۔ اس موقع پر ضلع الیکشن افسر، تمام ای آر او، اے ای آر او اور تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کے نمائندے موجود رہے۔ میٹنگ میں صدر اسمبلی حلقہ کے رکن اسمبلی پردیپ چودھری اور سیانہ کے رکن اسمبلی دیویندر سنگھ لودھی نے بھی شرکت کی۔ میٹنگ کے دوران کمشنر نے نظرثانی مہم کے تحت موصول ہونے والے فارموں اور دعوؤں و اعتراضات کے تصفیے کی صورتحال کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے ووٹر لسٹوں کی تیاری کے لیے بی ایل او کے ذریعے موصول ہونے والے فارم 6، 7 اور 8 کے تصفیے کی پیش رفت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ کمشنر نے بتایا کہ ضلع بلندشہر کی ویب سائٹ پر اسمبلی حلقہ وار روزانہ موصول ہونے والے فارموں اور ان کے تصفیے کی صورتحال ظاہر کی جا رہی ہے۔ انہوں نے تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندوں سے اپیل کی کہ وہ بھی اس کا مسلسل جائزہ لیتے رہیں اور اگر کسی قسم کا اعتراض ہو تو مقررہ وقت کے اندر درج کرائیں، تا کہ اس کا ازالہ کر کے شفاف اور درست ووٹر لسٹ تیار کی جا سکے۔ انہوں نے بتایا کہ خصوصی مہم کے دنوں میں بی ایل او اپنے اپنے بوتھوں پر موجود رہ کر فارم وصول کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ عام دنوں میں بھی بوتھوں پر فارم جمع کرنے کے لیے نامزد افسران مقرر کیے گئے ہیں، جو فارم وصول کر کے بی ایل او کو فراہم کریں گے۔ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کی جانب سے پیش کی گئی تجاویز اور شکایات کا نوٹس لیتے ہوئے متعلقہ افسران کو ان کے ازالے کی ہدایت دی گئی۔ کمشنر نے تمام ایس ڈی ایم کو ہدایت دی کہ ہر تحصیل سطح پر کنٹرول روم قائم کر کے خصوصی مہم کے دن تمام بی ایل او کی اپنے اپنے بوتھوں پر موجودگی اور فارم وصول کرنے کے عمل کی مؤثر نگرانی کی جائے۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت دی کہ بی ایل او روزانہ موصول ہونے والے فارموں کو اسی دن ڈیجیٹلائز کرنا یقینی بنائیں اور فارموں میں متعلقہ شخص کا پورا نام، پتہ اور دیگر معلومات درست طریقے سے درج کریں۔ انہوں نے ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کوئی بھی اہل شہری ووٹر بننے سے محروم نہ رہ جائے۔ ضلع میں ووٹر لسٹوں کی نظرثانی کا کام بہتر انداز میں جاری ہے، اس لیے کسی بھی سطح پر لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ جہاں اصلاح کی ضرورت ہو وہاں خصوصی توجہ دے کر بہتری لائی جائے۔

دوسری بار چیئرمین منتخب ہونے پر چودھری کیف الوری کا شاندار استقبال

گورکھپور: 28 نومبر (پی این ایس) شہر کے ادیبوں، شاعروں کی جانب سے اتر پردیش اردو اکادمی کے نومنتخب چیئرمین چودھری کیف الوری کو مسلسل دوسری بار اس اہم عہدے پر فائز ہونے پر اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر شعبہ اردو گورکھپور یونیورسٹی گورکھپور کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر محبوب حسن، معروف شاعر محمد صدیق مجاز، یاسمین شریف ویلفیئر سوسائٹی گورکھپور کے سکریٹری اور معروف اسکالر وسماجی کارکن ڈاکٹر اشفاق احمد عمر، معروف شاعر وسیم مظہر، شاکر علی شاکر، فرقان فرحت، معروف اسلامک اسکالر انور حسین قاسمی، سماجی کارکن شکیل احمد، شاہنواز احمد، محمد توصیف، محمد شاہنواز نے انھیں شال پیش کی اور مٹھائی کھلا کر، گل پوشی کے ساتھ اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض انور حسین قاسمی نے ادا کیا۔ پروگرام کے ابتدائی مرحلے میں معروف شاعر شاکر علی شاکر، وسیم مظہر اور فرقان فرحت نے چیئرمین چودھری کیف الوری انصاری کی شان میں اپنے کلام پیش کئے بعد ازاں معروف ادیب اور شعبہ اردو، گورکھپور یونیورسٹی کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر محبوب حسن نے مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اہل اردو کو چودھری کیف الوری سے بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ ان کی سرپرستی میں اکادمی کی بیش بہا علمی اور ادبی روایات کی بازیافت از سرِ نو ہوگی۔ خاص طور پر درسی کتابوں اور غریب طالب علموں کی اسکالر شپ کے حوالے سے نئے امکانات روشن ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ چودھری کیف الوری گذشتہ مدت کار میں نصابی اور درسی کتابوں کی دستیابی کا خصوصی اہتمام کیا گیا تھا۔ محترم کی کارکردگی سے اردو کے ادیبوں اور شاعروں میں غیر معمولی خوشی اور اطمینان پایا جاتا تھا۔ اردو اکادمی کو ایک نئی اڑان اور پہچان دلانے میں ان کا کردار ناقابلِ فراموش ہے۔ ہم سب ان کی صحت و تندرستی اور کامیابی کے لیے دعا گو ہیں۔ مرتضیٰ حسین میموریل ہائر سیکنڈری اسکول، گھاسی کٹرا کے پرنسپل محمد صدیق مجاز نے کہا کہ چودھری کیف الوری کی ایمانداری، خلوص اور اردو اکادمی کے تئیں ان کی بے لوث محنت کو دیکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے انھیں دوبارہ یہ اہم ذمہ داری سونپی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی سابقہ مدتِ کار میں اردو ادیبوں اور شاعروں کے درمیان خوشی اور اطمینان کی فضا قائم ہوئی اور ان کے فیصلوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ محترم نے ہماری اسکول کے لئے بھی بڑے اہم کام کئے ہیں جسے فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ میں ذاتی طور پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس موقع پر یاسمین شریف ویلفیئر سوسائٹی کے سکریٹری ڈاکٹر اشفاق احمد عمر نے کہا کہ یہ ہم اہلِ گورکھپور کے لیے انتہائی فخر اور مسرت کی بات ہے کہ چودھری کیف الوری جی کو مسلسل دوسری بار اتر پردیش اردو اکادمی کا چیئرمین منتخب کیا گیا ہے۔ بلاشبہ انھوں نے اپنی سابقہ مدتِ کار میں اردو زبان وادب، ادیبوں اور شاعروں کی خدمت کے ذریعے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا اور وزیر اعلیٰ سمیت اہلِ اردو کا اعتماد حاصل کیا۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں بین الاقوامی آرٹ نمائش 'آرٹ بیلیزا 2.0' کا انعقاد

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ فنونِ لطیفہ نے اپنے احاطے میں 'آرٹ بیلیزا 2.0' کے نام سے ایک بین الاقوامی آرٹ نمائش و میلے کا عظیم الشان انعقاد کیا۔ اس تقریب میں فنکاروں، اساتذہ، طلباء اور فن کے شائقین نے شرکت کی، جس کا مقصد فن کے اظہار کی متنوع صورتوں کا جشن منانا تھا۔ یونیورسٹی کی وائس چانسلر اور اس تقریب کی سرپرست، پروفیسر نعیمہ خاتون نے نمائش کا دورہ کیا۔ انہوں نے وہاں آویزاں فن پاروں میں گہری دلچسپی لی اور میلے کے انعقاد میں طلباء کی کوششوں کو سراہا۔ اے ایم یو کے سابق اعزازی خزانچی، پدم شری انعام یافتہ پروفیسر سید ظل الرحمٰن نے 'مہمانِ اعزازی' کی حیثیت سے افتتاحی تقریب میں شرکت کی، جبکہ ممتاز خطاط (کیلی گرافر) گوری یوسف حسین نے 'مدعو فنکار' (Guest Artist) کے طور پر شرکت کی جن کی مصوری کشش کا مرکز بنا رہا۔ اس سے قبل، شعبۂ فنونِ لطیفہ کے چیئرمین اور تقریب کے کنوینر، ڈاکٹر عابد ہادی نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا، جس میں انہوں نے فائن آرٹس کے مختلف اقسام، خوبیوں اور فوائد پر روشنی ڈالی۔ افتتاحی تقریب میں یونیورسٹی کی کئی اہم شخصیات نے شرکت کی، جن میں پروفیسر وبھا شرما، پروفیسر عفت اصغر، اور پروفیسر لطیف کاظمی شامل ہیں۔ نمائش کو زبردست پذیرائی ملی؛ آنے والوں نے فن پاروں کے معیار اور تقریب کے بہترین انتظام و انصرام کی تعریف کی۔ پوسٹ گریجویشن کی طالبہ سکینہ فاطمہ نے فائن آرٹس (یا فنونِ لطیفہ) کی تعریف کرتے ہوئے بتایا، جنھوں نے اپنے فنون کی نمائش لگا رکھی تھی کہ یہ ایک ایسا فن ہے جو روزمرہ کی عملی ضرورت کے بجائے جمالیاتی خوبصورتی، تخلیق اور فکری یا جذباتی اظہار کے لیے تخلیق کیا جاتا ہے۔ اس میں روایتی صورتوں کے ساتھ ساتھ جدید اظہار کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اس بین الاقوامی آرٹس نمائش میں ایران، انڈونیشیا، عمان، سعودی عرب، انگلینڈ، بوسنیا، تھائی لینڈ، ٹیونس، الجزائر اور چین اور ہندوستان کے ڈاکٹر فاطمہ زینب رضوی، دل نور فاطمہ اور مصعب عادل جیسے ممتاز و معروف آرٹسٹوں نے اپنے اپنے فنون کے مظاہرہ کیے۔ اس نمائش کو طلباء و طالبات کے لیے اپنے اپنے ہنر کے مظاہرے کے لیے بہترین پلیٹ فارم قرار دیا گ۔

سب انسپکٹر کی سڑک حادثے میں موت

پولیس لائن میں دی گئی آخری سلامی

بلندشہر 28 نومبر (پریس ریلیز) تھانہ کوتوالی نگر میں تعینات سب انسپکٹر راج ویر سنگھ کی سڑک حادثے میں زخمی ہونے کے بعد دورانِ علاج موت ہو گئی۔ ان کے انتقال کی خبر سے محکمہ پولیس میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ جمعہ کے روز ریزرو پولیس لائن میں سینئر پولیس افسران اور پولیس اہلکاروں نے مرحوم سب انسپکٹر کو پُرنم خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے آخری سلامی دی۔ موصولہ اطلاع کے مطابق مرحوم سب انسپکٹر راج ویر سنگھ ولد جگت سنگھ موضع فتح اللہ پور تھانہ بسی کرت پور ضلع بجنور کے رہنے والے تھے۔ وہ 18 ستمبر 2023 سے ضلع بلندشہر میں تعینات تھے۔ 27 نومبر 2026 کو ایک سڑک حادثے میں زخمی ہونے کے بعد دورانِ علاج ان کی موت ہو گئی۔ اس موقع پر سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دنیش کمار سنگھ، ایس پی دیہات انترکش جین، ایڈیشنل ایس پی سٹی ابھیشیک پرتاپ اجے، ایڈیشنل ایس پی کرائم نریش کمار، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس پریم سکھ دیا، سی او شکارپور دیپک کمار اور سی او کرائم بھرت کمار سونکر نے مرحوم سب انسپکٹر کے جسد خاکی کا آخری دیدار کیا اور انہیں نم آنکھوں سے خراج عقیدت پیش کیا۔ تمام افسران نے مرحوم کے اہل خانہ سے ملاقات کر کے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے انہیں صبر و حوصلہ رکھنے کی تلقین کی۔ اس موقع پر موجود دیگر پولیس افسران اور اہلکاروں نے بھی سوگوار خاندان کے تئیں اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ ریزرو پولیس لائن میں مرحوم سب انسپکٹر راج ویر سنگھ کو آخری سلامی دینے کے بعد ان کا جسد خاکی پورے اعزاز و احترام کے ساتھ اہل خانہ کے سپرد کر دیا گیا۔

قلم کاروں کے اعزاز میں اسوتھر تیار

سی جے اے کی فکری نشست میں نامور صحافی ہوں گے شریک

فتح پور۔ صحافت کے تقاضوں، جمہوریت میں ذرائع ابلاغ کے کردار اور قلم کی طاقت کو موضوع بنا کر اسوتھر قصبہ اتوار کو صحافیوں کے ایک بڑے اجتماع کا گواہ بنے گا۔ سائبر جرنلسٹس ایسوسی ایشن (سی جے اے) کی جانب سے بھارتی پریس ڈے پندرہ روزہ تقریبات کے تحت 29 نومبر کو کلیان منڈپ میں صحافتی فکری نشست اور اعزازی تقریب منعقد کی جائے گی۔ پروگرام میں ملک کے نامور صحافیوں کے علاوہ مختلف اضلاع کے تنظیمی عہدیداران شرکت کریں گے۔ تقریب میں صحافت کے بدلتے ہوئے انداز، درپیش چیلنجوں اور ان کے حل پر سنجیدہ غور و فکر کیا جائے گا۔ تقریب کے سلسلے میں تنظیم نے تمام تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ سی جے اے کے قومی جنرل سکریٹری اور پروگرام کے منتظم شیبو خان نے عہدیداران کے ساتھ جائے تقریب پر قیام کر کے انتظامات مکمل کرائے۔ تیاریوں کو آخری شکل دینے کے دوران ریاستی صدر شہنشاہ عابدی، ضلعی صدر تربھون سنگھ، ضلع جنرل سکریٹری و دفتر انچارج دھیر سنگھ یادو اور اسوتھر بلاک صدر رام پرتاپ دیوا کر موجود رہے۔ تمام عہدیداران پروگرام کو کامیاب بنانے میں مصروف رہے۔ اس تقریب میں بھارتی پریس کونسل کے رکن ونود باجپئی مہمان خصوصی جبکہ اپرنا شکلا مہمانِ اعزازی کے طور پر شرکت کریں گی۔ اس کے علاوہ سینئر صحافی سنجے مشرا (قومی صدر، آل انڈیا نیوز پیپر ایسوسی ایشن)، گوتم سنگھ (کنٹری ہیڈ، اناڈی ٹی وی اور انتخابی حکمت عملی کے ماہر)، نیرج مہیرے (ٹی وی پینلسٹ) اور آشیش تیواری (سماجی کارکن) سمیت متعدد ممتاز صحافی بھی تقریب میں پہنچیں گے۔ سی جے اے کے قومی صدر شاشوت تیواری تقریب کی صدارت کریں گے، جبکہ نظامت کی ذمہ داری قومی جنرل سکریٹری شیبو خان انجام دیں گے۔ فکری نشست میں بدلتے ہوئے ذرائع ابلاغ کے منظر نامے کے درمیان صحافت کو درپیش چیلنجوں، غیر جانب دار اور ذمہ دارانہ صحافت، صحافیوں کے سماجی کردار اور جمہوریت میں میڈیا کی اہمیت پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ مختلف اضلاع سے آنے والے تنظیمی عہدیداران بھی اپنے تجربات اور خیالات پیش کریں گے۔ صحافیوں کی عزت افزائی اور خیالات کے تبادلے کے مشترکہ پلیٹ فارم کے طور پر منعقد ہونے والی یہ تقریب اسوتھر میں صحافتی دنیا کی ایک اہم سرگرمی ثابت ہوگی

لون دلانے کا جھانسہ دیکر چھ لاکھ روپے کی فریب دھی

دیوبند، 28 / نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) لون کرانے اور ملازمت دلانے کا جھانسہ دیکر کئی لوگوں سے قریب چھ لاکھ روپے کی فریب دہی کئے جانے کا معاملہ روشنی میں آیا ہے۔ متاثرین نے کوتوالی میں شکایت درج کراتے ہوئے کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ پولیس نے معاملہ کی تفتیش شروع کردی ہے۔ دھرم پور سراو گی گاؤں کے رہنے والے ہمانشو نے کوتوالی دیوبند پہنچ کر کئی لوگوں کے نام سے پولیس کو تحریر سونپی۔ کوتوالی دیوبند میں دی گئی تحریر میں ہمانشو نے پولیس کو بتایا ہے کہ سہارنپور کا رہنے والا ایک نوجوان اس کا سابق ہم جماعت تھا۔ چند روز قبل مذکورہ نوجوان اس کے گھر پہنچا اور اسے ایک لون کمپنی میں ملازمت دلانے کی بات کہی اور لوگوں کے لون کرانے کے لئے اسے بہت سارے فارم دئے ملازمت کے لالچ میں اس نے لوگوں کے فارم بھرے اور اخراجات کے نام پر لوگوں سے لئے گئے روپے ملزم کو دے دئے۔ ہمانشو کے مطابق اس نے ملزم کو 000,280 روپے آن لائن اور 000,30 روپے نقد ادا کردئے۔ الزام ہے کہ رقم حاصل کرنے کے بعد ملزم نے کسی بھی فرد کا لون نہیں کرایا۔ جب اس نے رقم واپس مانگی تو نوجوان نے اسے دھمکی دی۔ یہی نہیں، ملزم اور اس کے جاننے والے مسلسل ان کے گھر آتے رہتے ہیں، انہیں ہراساں کرتے ہیں اور جان سے مارنے کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ متاثرہ نے پولیس میں رپورٹ درج کراتے ہوئے ملزمان کے خلاف سخت کارروائی اور رقم واپس کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ دیوبند کوتوالی انچارج سندیپ بالیان کا کہنا ہے کہ شکایت کی بنیاد پر معاملے کی جانچ کی جارہی ہے۔ الزام ثابت ہونے پر ملزمان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

میلے میں طلباء کو کیریئر کے امکانات سے اگاہ کیا گیا

دیوبند، 28 / نومبر (نامہ نگار) ایجوکیشنل کورسز کے متعلق معلومات فراہم کرنے کے مقصد سے دون ویلی پبلک اسکول میں کیریئر میلے کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں طلباء کو کیریئر کے امکانات سے آگاہ کیا گیا۔ منعقدہ پروگرام میں مختلف یونیورسٹیوں کے نمائندوں نے ووکیشنل کورسز میں داخلوں، وظائف اور تعلیمی سہولیات کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ اسکول کے چیئرمین راج کشور گپتا نے کہا کہ صحیح وقت پر صحیح کیریئر کا انتخاب طلباء کے روشن مستقبل کی بنیاد ہے۔ پرنسپل سیما شرما نے کہا کہ آج کے مسابقتی دور میں طلبہ کو چاہیے کہ وہ اپنی دلچسپیوں اور صلاحیتوں کو پہچانیں اور زندگی میں اہداف کا تعین کریں۔

رہران ملک و ملت غار حرا کے پیغام کو عام کریں: مفتی محمد صادق مظاہری

آج پوری دنیا آپسی اختلاف اور ذہنی دباؤ میں زندگی گزارنے کو مجبور ہے پوری دنیا کے حکمرانوں کے سامنے نفسہ نفسی کا دور دورہ ہے ایک دوسرے کی ترقی خوشحالی اور استحکام کو ہم برداشت نہیں کر پا رہے ہیں پوری دنیا کے حکمرانوں میں ایک دوسرے سے سبقت لینے کی جنگ دلوں دماغ سے لیکر سڑکوں تک جاری ہے ایسے نازک حالات میں امت مسلمہ کے رہنماؤں کی بڑی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اصلاح امن واماں کے لئے قدم بڑھائیں اور قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق معاملات اور آپسی اختلاف کو دور کرنے کی کوششیں تیز سے تیز طور سے توجہ کے ساتھ انجام دیں یاد رہے کہ اللہ رب العزت زمین پر دنگے اور فسادات کو کسی بھی صورت پسند نہیں کرتے ہیں اس لئے لازم ہے کہ اہل ایمان امن و امان کے لئے اپنی علمی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کریں اور ملت اسلامیہ کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں دین اسلام اور اللہ تعالی کے حکم کو عام کریں! عالم دین مفکر اسلام مفتی محمد صادق مظاہری نے دین اسلام کی تعلیمات پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے پُرجوش، فکر انگیز اور دردمندانہ خطاب میں اتحادِ امت کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ امتِ مسلمہ کے زوال کے بہت سے اسباب ہیں۔ لیکن ان میں ایک اہم سبب آپسی اختلافات، باہمی انتشار اور اخوتِ اسلامی سے دوری ہے۔ جب ایک امت کے افراد ایک دوسرے کے خیر خواہ ہونے کے بجائے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے، ذلیل کرنے اور اپنی انا کی تسکین میں لگ جائیں تو اجتماعی قوت کمزور ہوجاتی ہے اور ترقی وسربلندی کا راستہ دشوار ہوجاتا ہے۔ مولانا نے موجودہ معاشرتی صورتِ حال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج بعض لوگ اپنی ذاتی انا اور دوسرے کو جھکانے کی خواہش میں تمام حدود پار کر جاتے ہیں معمولی دنیاوی مفادات کے لیے تعلقات خراب کیے جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کے خلاف مخبری کی جاتی ہے اور چند پیسوں کی خاطر اپنے ہی لوگوں کے لیے مشکلات پیدا کی جاتی ہیں انہوں نے کہا کہ مسلمان کی پہچان یہ ہونی چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کے دکھ درد کو اپنا دکھ سمجھے اس کی عزت و آبرو کی حفاظت کرے اس کی پریشانی میں اس کا سہارا بنے اور اس کی کامیابی پر خوش ہو۔ لیکن افسوس کہ آج بہت سے مقامات پر بھائی چارے کی جگہ بدگمانی، خیر خواہی کی جگہ عداوت اور ایثار کی جگہ خود غرضی نے لے لی ہے۔

خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن دینے کیلئے نشستوں میں اضافے کی تجویز

کیشو پرساد موریہ کی اپوزیشن سے خواتین ریزرویشن بل کی حمایت کی اپیل

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ شری کیشو پرساد موریہ نے آج اپنی کیمپ آفس، سات کالیداس مارگ پر خواتین کے ریزرویشن کے موضوع پر منعقدہ پریس کانفرنس میں کہا کہ وزیر اعظم شری نریندر مودی کی قیادت میں ملک کی خواتین کو حقوق، عزت اور فیصلہ سازی کے عمل میں مؤثر شراکت داری دلانے کی سمت میں تاریخی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ خواتین کا ریزرویشن محض سیاسی نمائندگی کا موضوع نہیں ہے، بلکہ ملک کی نصف آبادی کو پالیسی سازی، قیادت اور ملک کی تعمیر میں یکساں مواقع فراہم کرنے کا عزم ہے۔ سب کی نمائندگی اور سب کی شراکت داری سے ہی سب کی امنگوں کا ہندوستان تشکیل پائے گا۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سال 2023 میں وزیر اعظم شری نریندر مودی کے پختہ عزم اور دور اندیش قیادت میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے "ناری شکتی وندن ادھینیم" کی منظوری ملک کی پارلیمانی تاریخ کی ایک اہم کامیابی ہے۔ اس قانون میں لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں میں خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اب مرکزی حکومت اس ریزرویشن کو جلد مؤثر بنانے کی سمت میں اہم اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تجویز کے مطابق لوک سبھا کی نشستوں کی تعداد 543 سے بڑھ کر تقریباً 816 ہو سکتی ہے۔ اتر پردیش میں لوک سبھا کی نشستیں 80 سے بڑھ کر 120 اور اسمبلی کی نشستیں 403 سے بڑھ کر تقریباً 605 کرنے کی تجویز ہے۔ نشستوں میں 50 فیصد اضافے سے خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن کا فائدہ دینے کے ساتھ ہی تمام ریاستوں میں نمائندگی کے مواقع بھی بڑھیں گے۔ اس سے گاؤں، قصبوں اور شہروں کے مسائل اور امنگوں کو ایوانوں تک پہنچانے کے لیے زیادہ عوامی نمائندے دستیاب ہوں گے۔ شری موریہ نے کہا کہ اتر پردیش ملک کی سب سے بڑی ریاست ہے۔ یہاں لوک سبھا اور اسمبلی میں عوامی نمائندوں کی تعداد بڑھنے سے ریاست کے گاؤں، غریبوں، کسانوں، مزدوروں، خواتین اور محروم طبقات کی آواز کو مزید مؤثر انداز میں اٹھانے کا موقع ملے گا۔ دلتوں، پسماندہ طبقات، خواتین اور سماج کے ہر طبقے کو اپنے علاقے کی قیادت کرنے کے زیادہ مواقع حاصل ہوں گے۔ زیادہ نمائندگی سے جمہوریت مضبوط ہوگی اور سماجی انصاف کا عزم بھی پورا ہوگا۔ جب فیصلہ سازی کے عمل میں تمام طبقات کی شراکت داری یقینی ہوگی، تبھی ترقی یافتہ ہندوستان اور ترقی یافتہ اتر پردیش کا تصور حقیقت میں تبدیل ہوگا۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم شری نریندر مودی نے خواتین کو صرف سرکاری اسکیموں سے فائدہ اٹھانے والی مستفیدین تک محدود نہیں رکھا، بلکہ انہیں ترقی کی رہنما اور ملک کی تعمیر میں شراکت دار بنایا ہے۔ اجولا یوجنا، سوچھ بھارت مشن، پردھان منتری آواس یوجنا اور جل جیون مشن جیسی اسکیموں نے خواتین کی زندگی میں وسیع تبدیلیاں لائی ہیں۔ اتر پردیش میں وزیر اعلیٰ شری یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں مشن شکتی، وزیر اعلیٰ کنیا سمنگلا یوجنا اور سیلف ہیلپ گروپس کے ذریعے خواتین کو تحفظ، عزت، خود انحصاری اور خود کفالت کے نئے مواقع مل رہے ہیں۔ ریاست کی لاکھوں خواتین سیلف ہیلپ گروپس سے وابستہ ہو کر معاشی طور پر مضبوط ہو رہی ہیں اور دیہی معیشت کو استحکام فراہم کر رہی ہیں۔ شری موریہ نے کہا کہ آج ہندوستان کی خواتین صرف خاندانی ذمہ داریوں تک محدود نہیں رہنا چاہتیں، بلکہ وہ پالیسی ساز، رہنما اور ملک کی تعمیر میں فعال شراکت دار بن کر آگے بڑھ رہی ہیں۔ خواتین کے ریزرویشن سے پنچایت سے لے کر پارلیمنٹ تک خواتین کی قائدانہ صلاحیتوں کو مزید مواقع ملیں گے۔ پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں خواتین کی آواز مضبوط ہوگی اور ان کی ضروریات، مسائل اور امنگوں کو پالیسی سازی میں مناسب مقام ملے گا۔ خواتین کو بااختیار بنانے کا اگلا مرحلہ انہیں قیادت اور فیصلہ سازی کے عمل میں فیصلہ کن شراکت داری دلانا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آزادی کے بعد طویل عرصے تک خواتین کو پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں مناسب نمائندگی دلانے کی کوششوں میں اپوزیشن نے متوقع تعاون نہیں کیا۔ سال 2023 میں جب پارلیمنٹ میں ناری شکتی وندن ادھینیم پیش کیا گیا اور خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن دینے کا تاریخی موقع سامنے آیا، تب جن جماعتوں نے اس کی مخالفت کی، انہیں ملک کی خواتین ضرور یاد رکھیں گی۔ نصف آبادی کے حقوق کے معاملے میں کسی بھی طرح کی سیاست مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے تمام اپوزیشن رہنماؤں سے اپیل کی کہ وہ خواتین کے ریزرویشن اور حد بندی سے متعلق تجاویز کی مخالفت نہ کریں۔ اسے جماعتی سیاست کے چشمے سے دیکھنے کے بجائے ملک کے مفاد، جمہوریت کی مضبوطی اور خواتین کے حقوق کے نقطۂ نظر سے دیکھیں۔ یہ تجویز آئین کی بنیادی روح، مساوی مواقع اور وسیع تر عوامی نمائندگی کے تصور کے مطابق ہے۔ تمام سیاسی جماعتوں کو متحد ہو کر اس کی حمایت کرنی چاہیے، تاکہ پارلیمنٹ میں اس اہم بل کو منظور کرانے کی راہ ہموار ہو سکے۔ شری موریہ نے کہا کہ مرکزی حکومت کی کوشش ہے کہ خواتین کے ریزرویشن کو سال 2029 کے لوک سبھا انتخابات سے مؤثر بنانے کی سمت میں پیش رفت کی جائے۔ اس کے لیے مجوزہ آئینی اور حد بندی سے متعلق قانونی اقدامات اہم ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ وزیر اعظم شری نریندر مودی کی قیادت میں مختلف سیاسی جماعتیں ملک کے مفاد میں تعاون کریں گی۔ جس دن یہ نظام نافذ ہوگا، وہ ملک کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے لیے ایک تاریخی اور قابلِ فخر موقع ہوگا۔ اتر پردیش سمیت پورا ملک اس کامیابی کا جشن منائے گا۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کا خواب اسی وقت پورا ہوگا، جب ملک کی نصف آبادی کو ترقی، نمائندگی اور فیصلہ سازی کے عمل میں یکساں مواقع ملیں گے۔ وزیر اعظم شری نریندر مودی نے خواتین کی طاقت کو ملک کی طاقت بنانے کا عزم کیا ہے اور ہم اس عزم کو پورا کرنے کے لیے پوری مضبوطی کے ساتھ ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ خواتین کی طاقت کا احترام ہی ترقی یافتہ ہندوستان کی پہچان ہے۔ نصف آبادی کو حقوق اور قیادت میں شراکت داری ملنے سے ملک کو نئی رفتار حاصل ہوگی۔

مذہبی پروگراموں اور یاتراؤں میں کسی قسم کی رکاوٹ برداشت نہیں ہوگی: کیشو پرساد موریہ

باندا میں شری بھکت چریتر کتھا میں شرکت، عقیدت و روحانی اقدار کے فروغ پر زور

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ شری کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ ہندوستانی ثقافت کی عظمت اس کی مالا مال بھکتی روایات میں پوشیدہ ہے۔ بھکتی صرف خدا کی عبادت کا ذریعہ نہیں ہے، بلکہ یہ انسانی زندگی کو تہذیب و تربیت، ہم آہنگی، اخلاقی اقدار اور روحانی شعور سے مالا مال کرتی ہے۔ سنتوں اور کتھا واچکوں کی زبان سے ادا ہونے والا مذہبی وعظ و بیان سماج کو اپنے ثقافتی ورثے اور روحانی اقدار سے جوڑنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ شری کیشو پرساد موریہ ضلع باندا میں منعقدہ "شری بھکت چریتر کتھا" میں شرکت کرتے ہوئے مذکورہ باتیں کہیں۔ انہوں نے معروف کتھا واچک آچاریہ شری اندریش اپادھیائے جی مہاراج سے آشیرواد حاصل کیا اور ویاس پیٹھ کو نمن کر کے موجود عقیدت مندوں سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ آچاریہ شری اندریش اپادھیائے جی مہاراج نہایت خوبصورت اور مؤثر انداز میں کتھا بیان کر رہے ہیں۔ ان کی کتھا سن کر عقیدت مند جذبات سے سرشار ہیں۔ ریاست اور ملک میں اس طرح کے مذہبی اور روحانی پروگرام مسلسل منعقد ہو رہے ہیں، جو سماج میں مثبت سوچ اور اچھے संस्कاروں کو فروغ دے رہے ہیں۔ شری موریہ نے کہا کہ کتھا کے دوران عقیدت مند پوری عقیدت اور انہماک کے ساتھ بھگوان کی بھکتی میں مگن رہتے ہیں۔ ایسے وقت میں کسی کو بھی کتھا میں خلل نہیں ڈالنا چاہیے۔ مذہبی پروگراموں اور یاتراؤں میں کسی بھی طرح کی رکاوٹ برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی سیاسی جماعت یا رہنما مذہبی پروگرام منعقد کرنا چاہتا ہے تو اس کا بھی خیر مقدم ہے۔ کسی کو کتھا کرنے سے روکنے یا اس میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ اتر پردیش میں ڈبل انجن کی حکومت کے رہتے ہوئے مذہبی پروگراموں اور یاتراؤں میں کوئی خلل نہیں ڈال سکتا۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایودھیا میں بھگوان شری رام کا عظیم الشان مندر تعمیر ہو چکا ہے۔ کاشی میں بابا وشوناتھ دھام کی شاندار شکل سامنے آئی ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ سچائی کی ہمیشہ جیت ہوتی ہے اور آنے والے وقت میں بھی سچائی ہی کامیاب ہوگی۔ شری موریہ نے دوبارہ ویاس پیٹھ کو پرنام کرتے ہوئے آچاریہ شری اندریش اپادھیائے جی مہاراج اور کتھا میں موجود تمام عقیدت مندوں کے تئیں احترام کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ جو عقیدت مند بھکتی کے جذبے کے ساتھ کتھا سننے آئے ہیں، بھگوان ان کی تمام منوکامنائیں پوری کریں۔ انہوں نے سب کی خوشی، خوشحالی اور بابرکت زندگی کی دعا کی۔ اپنے خطاب کا اختتام انہوں نے "جے شری رام" کے نعرے کے ساتھ کیا۔ اس موقع پر رکن اسمبلی شری پرکاش دویدی جی، شری برج بھوشن راجپوت جی، محترمہ اوم منی ورما جی، قانون ساز کونسل کے رکن شری بابولال تیواری جی، ضلع صدر شری موہن لال کشواہا جی اور شری کلوراجپوت جی سمیت دیگر عوامی نمائندے اور بڑی تعداد میں عقیدت مند موجود تھے۔

جونپور میں ترقیاتی منصوبوں اور عوامی فلاحی اسکیموں کا وزیر اے کے شرما نے لیا جائزہ

بجلی، پانی، صحت اور سڑکوں کے کام مقررہ مدت میں مکمل کرنے کی ہدایت

لکھنؤ: 28 نومبر۔ ریاست کے وزیر برائے شہری ترقیات و توانائی اور جونپور کے انچارج وزیر جناب اے۔ کے۔ شرما نے ہفتہ کے روز پولیس لائن واقع آڈیٹوریم میں ضلع میں جاری مختلف ترقیاتی اور عوامی فلاح و بہبود کی اسکیموں کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ انہوں نے افسران کو حکومت کی ترجیحات کے مطابق پوری حساسیت، جواب دہی اور مستعدی کے ساتھ کام کرنے نیز ترقیاتی کاموں کو معیاری اور مقررہ وقت کے اندر مکمل کرانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی عوامی فلاح و بہبود کی اسکیموں کا فائدہ ہر مستحق شخص تک پہنچانا یقینی بنایا جائے۔ انچارج وزیر جناب شرما نے ضلع کے بجلی نظام کا جائزہ لیتے ہوئے شہری اور دیہی علاقوں میں بلاتعطل اور معیاری بجلی کی فراہمی یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے ٹرانسفارمروں کی صلاحیت میں اضافہ کرنے، خستہ حال بجلی کے تاروں اور کھمبوں کو تبدیل کرنے کے کاموں میں تیزی لانے اور خراب ٹرانسفارمروں سے متعلق شکایات کا مقررہ مدت کے اندر ازالہ یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کسانوں کی آبپاشی کی ضروریات کے پیش نظر مناسب اور بلاتعطل بجلی کی فراہمی یقینی بنانے کو کہا۔ اس دوران انہوں نے موجود عوامی نمائندوں سے بھی ضلع کے بجلی نظام کے سلسلے میں فیڈ بیک حاصل کیا۔ وزیر برائے شہری ترقیات جناب شرما نے شہری بلدیاتی اداروں میں صفائی کے نظام کو مزید بہتر بنانے کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ عوامی بیت الخلاء، بس اسٹیشنوں اور دیگر عوامی مقامات پر خصوصی مہم چلا کر صفائی کرائی جائے۔ انہوں نے پٹرول پمپوں پر بنے بیت الخلاء کو بھی صاف ستھرا اور قابل استعمال حالت میں برقرار رکھنے کی ہدایت دی۔ انچارج وزیر نے جل جیون مشن کے تحت دیہی علاقوں میں جاری پینے کے پانی کے منصوبوں کا جائزہ لیتے ہوئے مطلوبہ پیش رفت نہ ہونے پر ناراضگی ظاہر کی۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو کاموں میں تیزی لاتے ہوئے حکومت کے منشا کے مطابق ہر گھر تک نل کے ذریعے صاف پینے کا پانی پہنچانا یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ اس کے ساتھ ہی جل نگم کے منصوبوں کے باعث کھودی گئی سڑکوں کو جلد آمد و رفت کے قابل بنانے کی ہدایت بھی دی۔ جناب شرما نے محکمہ زراعت کی اسکیموں کا جائزہ لیتے ہوئے ضلع میں بیج اور کھاد کی وافر دستیابی یقینی بنانے کو کہا۔ انہوں نے پردھان منتری کسان سمان ندھی اور فصل بیمہ اسکیم سمیت کسانوں کی فلاح و بہبود کی دیگر اسکیموں کا فائدہ تمام مستحق کسانوں تک پہنچانے کی ہدایت دی۔ دھان کی خریداری کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے تمام خریداری مراکز پر کافی تعداد میں بوریاں اور کسانوں کے لیے ضروری بنیادی سہولیات دستیاب کرانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے محکمہ آبپاشی کے افسران کو مقررہ روسٹر کے مطابق نہروں کے آخری سرے تک پانی پہنچانا یقینی بنانے کو کہا۔ انچارج وزیر نے صحت خدمات کا جائزہ لیتے ہوئے ڈینگو سے متاثرہ مریضوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے ضلع اسپتال، کمیونٹی اور پرائمری ہیلتھ سینٹروں پر ڈاکٹروں، ضروری ادویات اور بہتر طبی خدمات کی دستیابی یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ اس کے ساتھ ہی حاملہ خواتین کی باقاعدہ طبی جانچ، ادارہ جاتی زچگی اور جننی سرکشا یوجنا کا فائدہ مستحق خواتین کو فراہم کرنے پر خصوصی زور دیا۔ جناب شرما نے ضلع میں سڑکوں کی تعمیر، چوڑا کرنے اور انہیں گڑھوں سے پاک کرنے کے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے انہیں جلد مکمل کرانے کی ہدایت دی، تاکہ شہری اور دیہی علاقوں میں آمد و رفت کی سہولت مزید بہتر ہو سکے۔ انہوں نے پولیس محکمہ کو ضلع کے ٹریفک نظام کو مزید آسان اور منظم بنانے کی ہدایت بھی دی۔ انچارج وزیر نے سماجی بہبود سمیت مختلف مستفیدین پر مبنی اسکیموں سے وابستہ محکموں کے افسران کو ہدایت دی کہ اسکیموں کے نفاذ میں کسی بھی طرح کی سستی نہ برتی جائے اور کوئی بھی مستحق شخص سرکاری اسکیموں کے فوائد سے محروم نہ رہے۔

اتر پردیش حکومت کے وزیر مملکت برائے اقلیتی بہبود، مسلم وقف اور حج دانش آزاد انصاری نے ہفتہ کو نئی دہلی میں سابق مرکزی وزیر، رکن پارلیمنٹ اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے سینئر رہنما محترم جناب دھرمیندر پردھان سے خیر سگالی ملاقات کی۔

انو ریل انڈیا 2026 کا 28 نومبر کو لکھنؤ میں کامیاب اختتام

لکھنؤ۔ اختتامی دن ریلوے بورڈ کے رکن (انفراسٹرکچر) جناب وویک کمار گپتا اور ڈائریکٹر جنرل، آر ڈی ایس او جناب پربھاس دنسنا نے کانفرنس سے خطاب کیا؛ تکنیکی اجلاسوں میں ریلوے کی ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز اور اختراعات پر تبادلۂ خیال ہوا لکھنؤ۔ کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری (سی آئی آئی) کی جانب سے ریسرچ ڈیزائنز اینڈ اسٹینڈرڈز آرگنائزیشن (آر ڈی ایس او) اور وزارتِ ریلوے کے تعاون سے منعقدہ تین روزہ بین الاقوامی ریلوے نمائش و کانفرنس "انو ریل انڈیا 2026" کا 28 نومبر 2026 کو آر ڈی ایس او اسٹیڈیم گراؤنڈ لکھنؤ میں کامیابی کے ساتھ اختتام ہوا۔ اختتامی دن ریلوے بورڈ کے رکن (انفراسٹرکچر) جناب وویک کمار گپتا نے پروگرام کا دورہ کیا، کانفرنس میں شرکت کی اور موجودہ شرکاء سے خطاب کیا۔ انہوں نے ریلوے کو ملک کی معیشت کی شہ رگ اور ترقی کا اہم محرک قرار دیتے ہوئے کہا کہ ریلوے لوگوں، اشیاء اور خیالات کو آپس میں جوڑنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ انہوں نے ریلوے نیٹ ورک، گنجائش اور بنیادی ڈھانچے کی توسیع کے لیے مقرر کیے گئے بلند حوصلہ اہداف کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان اہداف کے حصول کے لیے صنعتی شعبے کے شراکت داروں، انجینئروں اور اسٹارٹ اپس کے ساتھ مضبوط تعاون اور نئی اختراعات کی ضرورت ہے۔ اس موقع پر آر ڈی ایس او کے ڈائریکٹر جنرل جناب پربھاس دنسنا سمیت ادارے کے دیگر سینئر افسران بھی موجود رہے۔ جناب دنسنا نے بھی کانفرنس سے خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے ہندوستانی ریلوے کے مستقبل کی تشکیل میں تحقیق، اختراع اور تکنیکی ترقی کے اہم کردار پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے جدید، محفوظ اور مؤثر ریلوے نظام کی ترقی کے لیے باہمی تعاون اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کو اپنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ پروگرام کے دوران ریلوے افسران، صنعتی شعبے کے نمائندوں اور مختلف تعلیمی اداروں کے طلبہ نے بڑی تعداد میں آر ڈی ایس او سمیت دیگر نمائش کے اسٹالوں کا دورہ کیا اور وہاں پیش کی گئی اختراعات، جدید ٹیکنالوجیز اور حل میں خصوصی دلچسپی ظاہر کی۔ 28 نومبر کو منعقدہ تکنیکی اجلاس میں ریلوے نظام میں سافٹ ویئر اور سینسر پر مبنی حالت کی نگرانی اور پیشگی اندازے کی بنیاد پر دیکھ بھال کے موضوع پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اس میں پیشگی اندازے کی بنیاد پر دیکھ بھال، RAMS، PHM، انٹرنیٹ آف تھنگز (IoT)، حالت کی نگرانی، قابلِ اعتماد انجینئرنگ اور ریموٹ مانیٹرنگ جیسے اہم موضوعات شامل رہے۔ اس سے قبل 27 نومبر کو "نیکسٹ جنریشن اسمارٹ رولنگ اسٹاک کی ترقی" اور "ریلوے ویلیو چین میں ابھرتے ہوئے مواقع: کاروبار کے لیے نئے امکانات" جیسے موضوعات پر دو تکنیکی سمپوزیم منعقد کیے گئے۔ ان میں اے آئی پر مبنی ریل ٹرانسپورٹ، ہائیڈروجن ٹرین، جدید ٹریکشن اور پروپلشن سسٹم، ڈیجیٹل تبدیلی، پائیدار بنیادی ڈھانچے، ریلوے تحفظ، سگنلنگ اور جدید ٹرین حفاظتی نظام سمیت مختلف موضوعات پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ تین روزہ اس پروگرام نے علم کے تبادلے، تکنیکی تبادلۂ خیال اور صنعتی شعبے کے ساتھ تعاون کو فروغ دینے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کیا۔

حد بندی بل کے ذریعے عوام کی توجہ ہٹانے کا بی جے پی پر الزام: اکھلیش یادو

سماج وادی پارٹی کا خواتین ریزرویشن میں پی ڈی اے کی شمولیت اور کسانوں کے قرض معاف کرنے کا وعدہ

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ جناب اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی اتر پردیش کا انتخاب ہار رہی ہے، اسی لیے حد بندی کا بل لا رہی ہے۔ اس حکومت کی ڈیجیٹل انڈیا، میک اِن انڈیا جیسی اسکیمیں اور نوٹ بندی کا فیصلہ پوری طرح ناکام ہو گیا۔ بینک ڈوب گئے، معیشت تباہ ہو گئی۔ کسان، نوجوان، تاجر اور جین زی بی جے پی حکومت سے ناراض ہیں۔ بی جے پی حکومت کسانوں کو وقت پر کھاد اور بیج فراہم نہیں کر پا رہی ہے۔ مہنگائی، بے روزگاری اور بدعنوانی عروج پر ہے۔ بی جے پی حکومت عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے حد بندی کا بل لا رہی ہے۔ ہفتہ کو سنبھل میں ایک پروگرام میں شرکت کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی کا کوئی بیانیہ قائم نہیں ہو پا رہا ہے۔ بی جے پی کا کنول مرجھا گیا ہے اور عوام بی جے پی سے بہت ناراض ہیں۔ 10 سال میں بی جے پی حکومت نے کوئی کام نہیں کیا، اسی لیے اب نیا نعرہ دے رہی ہے۔ بی جے پی نفرت اور تفریق کی سیاست کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کا این ڈی اے اتحاد منفی ہے۔ بی جے پی کے لیے صرف انتخابات ہی سب کچھ ہیں۔ بی جے پی حکومت کو ملک کی سرحدوں کی فکر نہیں ہے، وہ لوک سبھا حلقوں کی سرحدیں تبدیل کرنا چاہتی ہے۔ بی جے پی حکومت میں ملک کی سرحدیں سکڑ رہی ہیں۔ چین ہمارے ملک کی سرحدوں پر قبضہ کر رہا ہے، لیکن بی جے پی حکومت کو اس کی کوئی فکر نہیں ہے۔ جناب یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت بتائے کہ 2014 میں جب وہ مرکز کے اقتدار میں آئی تھی، تب ہندوستان کا رقبہ کتنا تھا اور اب 2026 میں ہمارے ملک کا رقبہ کتنا ہے؟ جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ سماج وادی پارٹی خواتین کے ریزرویشن کے حق میں ہے۔ خواتین کا ریزرویشن پہلے ہی منظور ہو چکا ہے، خواتین کے ریزرویشن میں پی ڈی اے کی خواتین کو بھی شامل کیا جائے۔ جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ انڈیا اتحاد مضبوط ہے۔ سماج وادی پارٹی اور انڈیا اتحاد اتر پردیش میں بی جے پی کو شکست دینے جا رہے ہیں۔ سماج وادی پارٹی کی حکومت میں کسانوں کے قرض معاف کیے جائیں گے اور گنا کسانوں کو 24 گھنٹے کے اندر ادائیگی کی جائے گی۔ جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ بالادستی پسند لوگ پی ڈی اے کے خلاف ہیں۔ جو لوگ پی ڈی اے کو تکلیف اور دکھ دے رہے ہیں، وہ اس بار اقتدار سے باہر ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سنبھل کا سماج وادیوں سے بہت پرانا رشتہ ہے۔ سنبھل ایک تاریخی اور بہت قدیم شہر ہے۔ سنبھل نے ہمیشہ سماج وادیوں کو محبت اور عزت دی ہے۔ سنبھل کے لوگوں کی شناخت سیکولر اور جمہوری ہے۔

انٹیگرل یونیورسٹی میں 16 ویں آل انڈیا تعلیمی کانفرنس کا آغاز

INTEGRAL UNIVERSITY
16th ALL INDIA EDUCATIONAL CONFERENCE

لکھنؤ، 28 نومبر۔ شمولیت، معیار اور تعمیرِ ملت کے لیے تعلیم" کے موضوع پر مبنی 16 ویں آل انڈیا تعلیمی کانفرنس کا آج انٹیگرل یونیورسٹی، لکھنؤ میں باقاعدہ آغاز ہو گیا ہے۔ آل انڈیا ایجوکیشنل موومنٹ (AIEM) کے زیرِ اہتمام اور انٹیگرل یونیورسٹی کے فیکلٹی آف ایجوکیشن اور فیکلٹی آف ہیومینیٹیز، سوشل اینڈ بیہیویرل سائنسز کے اشتراک سے منعقد ہونے والی اس دو روزہ کانفرنس میں ملک بھر سے نامور ماہرینِ تعلیم، پالیسی ساز اور دانشور شریک ہو رہے ہیں۔ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے انٹیگرل یونیورسٹی کے بانی اور چانسلر پروفیسر سید وسیم اختر نے سماجی ذمہ داریوں کے حوالے سے یونیورسٹی کے جاری اقدامات کا ذکر کیا، ترغیبی واقعات کے ذریعے اپنے خیالات کی وضاحت کی اور یونیورسٹی میں اس کانفرنس کے انعقاد پر اے آئی ای ایم (AIEM) کا شکریہ ادا کیا۔ افتتاحی اجلاس کا اختتام معززین کے ہاتھوں اے آئی ای ایم سووینئر (AIEM Souvenir) کے باقاعدہ اجراء کے ساتھ ہوا۔ افتتاحی اجلاس کا آغاز انٹیگرل یونیورسٹی کے رجسٹرار* پروفیسر محمد حارث صدیقی* کے خطبۂ استقبالیہ سے ہوا۔ افتتاحی کلمات پیش کرتے ہوئے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU)، حیدرآباد کے سابق وائس چانسلر اور اے آئی ای ایم (AIEM) کے صدر* ڈاکٹر خواجہ ایم شاہد* نے گزشتہ کانفرنس کا حوالہ دیا اور سماج کے پسماندہ طبقات میں تعلیم کے فروغ کی اہمیت پر زور دیا۔ اپنے کلیدی خطبے میں انٹیگرل یونیورسٹی کے وائس چانسلر* پروفیسر فرقان قمر* نے "بغیر کسی امتیاز کے تعلیم" کی وکالت کی اور تعمیرِ ملت میں جدید تعلیم کے بنیادی کردار کو اجاگر کیا۔ مہمانِ اعزازی ڈاکٹر سشیل سولومن* (سابق وائس چانسلر، چندر شیکھر آزاد یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ ٹیکنالوجی، کانپور) نے قومی تعلیمی پالیسی (NEP 2020) کی انقلابی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ قومی ترقی کے لیے تعلیم میں مصنوعی ذہانت (AI) اور مشین لرننگ (ML) کے بڑھتے ہوئے استعمال پر روشنی ڈالی۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) کے سابق وائس چانسلر پروفیسر محمد میاں نے اس بات پر زور دیا کہ تعلیمی پالیسیوں کے مؤثر نفاذ کا باقاعدہ جائزہ لیا جانا چاہیے تاکہ ان کے ٹھوس نتائج برآمد ہو سکیں۔

سی ایم ایس کانپور روڈ کیمپس کی جانب سے سالانہ تقریب کا انعقاد

لکھنؤ، 28 نومبر۔ سٹی مونٹیسوری اسکول، کانپور روڈ کیمپس کی جانب سے آج اسکول کے آڈیٹوریم میں "سالانہ تقریب" کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ سی ایم ایس کے سابق طالب علم اور تقریب کے مہمانِ خصوصی شری پاول یادو، چیف پروجیکٹ منیجر، آر ایل ڈی اے نے شمع روشن کر کے تقریب کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر اپنے خطاب میں مہمانِ خصوصی شری پاول یادو نے نوجوان نسل سے اپیل کی کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو پہچانے، انہیں فروغ دے اور سماجی ترقی میں اپنی تخلیقی توانائیوں کا بہتر استعمال کرے۔ سی ایم ایس کے بانی مرحوم ڈاکٹر جگدیش گاندھی کو یاد کرتے ہوئے شری یادو نے کہا کہ کامیابی کوئی بینک بیلنس نہیں ہے، بلکہ دوسروں کی زندگی میں مثبت اور تعمیری تبدیلی لانا ہی کامیابی کا اصل معیار ہے۔ انہوں نے اساتذہ اور سرپرستوں سے اپیل کی کہ وہ نئی نسل میں زندگی کی اقدار اور انسانی ہمدردی کے جذبات کو فروغ دیں۔ انہوں نے کہا کہ آج دنیا کو ذمہ دار شہریوں کی ضرورت ہے۔ اس سے قبل سی ایم ایس کی بانی و ڈائریکٹر ڈاکٹر بھارتی گاندھی نے مہمانِ خصوصی، دیگر معزز مہمانوں اور سرپرستوں کا پُرتپاک استقبال کرتے ہوئے کہا کہ سی ایم ایس اپنے طلبہ کو مادی علوم کے ساتھ ساتھ انسانیت کی تعلیم دے کر ان کی ہمہ جہت ترقی کے لیے پابندِ عہد ہے۔ ایک سماجی ادارے کی حیثیت سے اسکول کی ذمہ داری انتہائی اہم اور وسیع ہے۔ موجودہ دور کی ضروریات کے مطابق سی ایم ایس نے اپنے تعلیمی نظام میں کئی تخلیقی تبدیلیاں کی ہیں، تاکہ نئی نسل تمام شعبوں میں قومی اور بین الاقوامی سطح پر قدم سے قدم ملا کر آگے بڑھ سکے۔ تقریب کا آغاز "وندے ماترم" اور اسکول کی دعائیہ تقریب کی شاندار پیش کش سے ہوا۔

عیسائی برادری کرسمس منانے کی تیاریوں میں مصروف

کرسمس کی تقریبات خوشی اور روحانی عقیدت کے ساتھ منائی جائیں

لکھنؤ۔ لکھنؤ اور اس کے آس پاس کی عیسائی برادری 25 دسمبر 2026 کو کرسمس کے عظیم تہوار کو خوشی اور مسرت کے ساتھ منانے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ اس سال کرسمس کا موسم اتوار، 29 نومبر 2026 کو " آمد کا زمانہ'')ایڈونٹ (شروع ہونے کے ساتھ شروع ہوا۔ لفظ" ایڈونٹ ''لاطینی زبان کے لفظ" ایڈوینٹس ''سے ماخوذ ہے، جس کے معنی" آمد ''کے ہیں۔ کرسمس کی تیاری کے لیے چار ہفتوں پر مشتمل دعاؤں اور روحانی تیاریوں کا اہتمام کیا جاتا ہے، جو بیت اللحم میں خداوند یسوع مسیح کی ولادت کی خوشی منانے کی تیاری کا حصہ ہے۔ اس موقع پر کئی کرسمس سرگرمیاں منعقد کی جائیں گی، جو اس تہوار کی خوشی اور مسرت کے ماحول کو نمایاں کریں گی۔ شہر کے اہم گرجا گھر سینٹ جوزف کیتھیڈرل، حضرت گنج میں 24 دسمبر 2026 کو رات تقریباً 10:30 بجے کرسمس کیرول گیتوں کے ساتھ مقدس عشائیہ (دعائیہ اجتماع (منعقد ہوگا، جس کی قیادت لکھنؤ کے بشپ جیرالڈ جان میتھیاس اور دیگر پادری کریں گے۔ اس سال کلیسائی برادری کے افراد 25 دسمبر 2026 کو نصف شب منعقد ہونے والی مقدس عبادت اور دن کے اوقات میں ہونے والی دعائیہ تقریبات میں شرکت کریں گے۔ وہیں کیتھیڈرل کے احاطے کو کرسمس کی روشنیوں، کرسمس کریب (حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کے منظر کی عکاسی کرنے والی جھانکی) اور کرسمس ستاروں سے سجایا جائے گا، جو کرسمس کے خوشگوار ماحول کو نمایاں کرے گا۔ ہر سال کرسمس کے دن صبح تقریباً 10 بجے سے رات 9 بجے تک 80 ہزار سے زائد افراد گرجا گھر اور مادرِ مریم کے گروٹو میں منت کی شمعیں روشن کرنے اور دعا کرنے کے لیے آتے ہیں۔ دیگر پروگراموں میں 26 دسمبر 2026 کو شام 4:30 بجے شہر کی اہم شخصیات اور مذہبی رہنماؤں کے لیے" کرسمس گیٹ ٹوگیدر ''کا انعقاد بھی شامل ہے۔ اپنے کرسمس پیغام میں لکھنؤ کے بشپ جیرالڈ میتھیاس نے کہا، '' کرسمس میں ہم امن کے شہزادے، حضرت عیسیٰ مسیح کی ولادت کی خوشی مناتے ہیں۔ یہ کرسمس ہمارے لیے خداوند یسوع مسیح کی عطا کردہ حقیقی امن اور خوشی لے کر آئے، جس کی آج کی دنیا کو بہت زیادہ ضرورت ہے۔